صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 24 جون 2021ء بمطابق 13 ذیقعد 1442 ہجری بعداز دوپہر دو بجکر تیئس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیم۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الۡمُلۡکِ تُؤۡتِی الۡمُلۡکَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡکَ مِمَّنۡ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُO بِیَدِکَ الۡخَیۡرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌO تُوۡلِجُ الَّیۡلَ فِی النَّھَارِ وَتُوۡلِجُ النَّھَارَ فِی الَّیۡلِ وَتُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَتُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ وَتَرۡزُقُ مَنۡ تَشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍO لَا یَتَّخِذِ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ فَلَیۡسَ مِنَ اللّٰہِ فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّآ اَنۡ تَتَّقُوۡا مِنۡھُمۡ تُقٰۃً وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفۡسَہٗ وَاِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ۔

(ترجمہ): کہو! خدایا! ملک کے مالک! تو جسے چاہے۔ حکومت دے اور جسے چاہے۔ چھین لے جسے چاہے۔ بخشے عزت اور جس کو چاہے، ذلیل کر دے بھلائی تیرے اختیار میں ہے بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔ رات کو دن میں پروتا ہوا لے آتا ہے اور دن کو رات میں جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو اور جسے چاہتا ہے۔ بے حساب رزق دیتا ہے مومنین اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا رفیق اور دوست ہرگز نہ بنائیں جو ایسا کرے گا اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں ہاں یہ معاف ہے کہ تم ان کے ظلم سے بچنے کے لیے بظاہر ایسا طرز عمل اختیار کر جاؤ مگر اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ و آخِرُ الدَعَوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَـٰلَمِينَ۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ Leave applications: جناب عبدلکریم صاحب سپیشل اسسٹنٹ آج کے لئے، جناب فضل حکیم صاحب ایم پی اے، آج اور کل کے لئے جناب انور حیات صاحب ایم پی اے three days 24 to 26 کے لئے جناب اقبال وزیر صاحب ایم پی اے، آج کے لئے جناب مصور خان صاحب ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The leave granted.

میں ایک ریکویسٹ کرونگا سارے ایوان سے Today is the last day of debate on budget اور ہوتا یہ کہ At the end پانچ چھ لوگ ہی رہ جاتے ہیں اور آج Today is a very important day because منسٹر فنانس نے Conclude کرنا ہے، اپنی سپیچ کرنی ہے So اس کو ہم تھوڑا Speed up بھی کریں گے تاکہ چار سوا چار بجے تک ہم فنانس منسٹر کو سپیچ کروا سکیں ورنہ اس کے بعد نہ میڈیا ہوتا ہے نہ اپوزیشن کی باتوں پر وہ جواب بھی صحیح نہیں دے پائیں گے تو اس لئے دو تین منٹ سے زیادہ کوئی نہیں لگائے ورنہ پھر مجھے یہ نام ختم کرنا پڑ جائیں گے، ساڑھے چار یا سوا چار بجے کے لگ بھگ اور کچھ لوگ رہ جائیں گے، اس لئے کوشش کریں کہ سب کو ٹائم مل جائے، میرے پاس اٹھائیس نام ہیں، اٹھائیس نام تو میں دو دنوں میں بھی نہیں ختم کر سکتا۔ جی۔

جناب عنایت اللہ: فنانس منسٹر، ہم فنانس منسٹر کو آج سننا چاہتے ہیں تو جو اپوزیشن کے ہیں، ان کو Accommodate کریں اور ٹریژری بنچز۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت خان، اصولی بات تو یہ ہے کہ Before the budget debate یہ نام آنے چاہئیں اور اس وقت جو آئے تھے وہ ہم سارے بھگتا چکے ہیں، یہ بعد میں Include ہوتے رہے ہیں، بعد میں جو طریقہ کار ہے ہی نہیں تو یہ روز نام نہیں آتے ہیں، بجٹ سپیچ کے بعد میں نے Announce بھی کیا تھا کہ آج یا کل سیکرٹری صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں نام، تو وہ تو سارے ختم ہو چکے ہیں۔ جی، نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ میں اور شگفتہ بی بی جو اپوزیشن سے ہیں اور کل کنڈی صاحب، ہم شام تک بیٹھے رہتے ہیں جب تک یہ اجلاس Adjourn نہیں ہو جاتا لیکن

ٹریژری بنچز سے بھی نہیں ہوتے ہیں لوگ اور یہاں سے بھی نہیں، میں ان سے بھی گلہ کرتی ہوں کہ اپنی اپنی تقریریں کرکے ہر بندہ چلا جاتا ہے تو سر، ایسے نہیں چلتا بجٹ، بجٹ یہ ہوتا ہے کہ اپوزیشن ان کی سنے، وہ اپوزیشن کی سنیں تو تب ہی آپ کا، آپ دیکھ لیں کہ آپ کا کتنا جو ہے وہ خالی ہے، سی ایم صاحب یہاں صرف اپنی سیکورٹی بھجوا دیتے ہیں تاکہ یہ لوگ بیٹھے رہیں، پھر بھی ان لوگوں کو پتہ نہیں چلتا کہ آج سی ایم صاحب آ رہے ہیں، سی ایم صاحب سے میں ریکویسٹ کرونگی کہ اچانک چھاپہ ماریں، دیکھیں کہ ان کی ٹریژری بنچز پہ کتنے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> میرے خیال میں آج وہ آ رہے ہیں، وہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> بس تو پھر آج آ رہے ہیں تو ان سب کی غیر حاضری لگائیں۔

<u>Mr. Speaker:</u> Momina Basit Sahiba, two three minutes.

سالانہ بجٹ برائے مالی سال 22-2021 پر عمومی بحث

<u>محترمہ مومنہ باسط:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ سپیکر صاحب، مجھے موقع دینے کے لئے، بجٹ پہ بات کرنے کے لئے۔ بجٹ کی روح یا اس کی Spirit اس کا Balanced ہونا ہے، ایک طرف قومی ضروریات کو مدنظر رکھنا، عوامی فلاح و بہبود کو پیش نظر رکھنا، تعلیم، زراعت، صحت کو اہمیت دینا اور عدلیہ کو مضبوط بنانا وہ بنیادیں ہیں جنہیں مستقبل کی ریڑھ کی ہڈی کہا جا سکتا ہے اور ہمارا بجٹ عوامی بجٹ ہے۔ سپیکر صاحب، کچھ غلط انفارمیشن ہزارہ کے اندر تھوڑی بہت پھیلائی جا رہی تھی جو میرے تک پہنچی، یہاں پر میرے Colleagues جو PTI کے بیٹھے ہوئے ہیں، انہوں نے بجٹ پہ بات کی اور I think کافی اچھے طریقے سے انہوں نے Overall سب سیکٹرز کو Cover کیا But I have wanted کہ مجھے یہ Opportunity آپ نے دی، Thank you very much کہ میں ہزارہ کے عوام کو اس پلیٹ فارم کے توسط سے بتا سکوں کہ یہاں پہ آپ کے نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے لئے اور وہ بالکل بھی آپ کو انہوں نے نظر انداز نہیں کیا ہوا اور آپ کی یہاں پر وہ بھرپور طریقے سے نمائندگی کر رہے ہیں تو Just a quick summery میں بتانا چاہونگی Last five years completed schemes جو Almost مکمل ہوئی ہیں یا کچھ تکمیل کے مراحل میں ہیں، ان میں Special initiative, special development package district Torghar, four billion, Industries, 225 megavolt copter power for Hattar Economic Zone, twenty one billion, One thousand acre Special Economic Zone Hattar, twenty one billion. Health, BHQ hospital, five

hundred bedded Category A Teaching Hospital in Haripur, one billion.ہائر ایجوکیشن میں پاک آسٹریا جو یونیورسٹی بن رہی ہے، 6.3 بلین جو کہ ابھی تک مراحل میں ہی ہے۔

Two Monte sector development, special development package District Torghar phase 26.3 billion road by pass road from Ayub bridge, Havailian to Dhamtor at Abbotabad, widening, Dualization of Murree Chowk Thandyani Chowk and Nawan Shehr link Road District Abbottabad 1 billion, credit goes to you Mr. Speaker Sahib and then water construction of Siran Right Bank Canal at Mansehra 2.8 billion, construction of Chamak Mera dam at Abbottabad 1.1 billion, construction of Gudwalian Bank at Haripur dam 1.2 billion

اس میں ٹورازم کے لئے روڈز بھی ہیں جو کہ 2020-21 میں Approve کئے گئے تھے،

Shogran road ،Ganool papring road ، Manoor valley road Nawaz ،Komal Gali to Chora sehri Road،Mandi mali road،Mansehra Abad to Mandi Road یہ کچھ اگر رہ بھی گیا ہو I think یہ کچھ میں نے میگا پراجیکٹ کے نام لئے ہیں جن کی Per project جو Cost ہے وہ One billion سے زیادہ ہے اور جو نئی اے ڈی پی ہے 2021-22 یہ بھی بڑا سپیکر صاحب لوگوں کو رہا ہے کہ یہ جاننا چاہ رہے تھے کہ کیا ہوا ہے ہمیں کیا دیا گیا ہے تو In total 42 billion rupees allocate کئے گئے ہیں جس میں Board of Revenue، Higher Education، Health، Local Government Multi Sector Development Roads Science Technology, Information Technology, Water sanitation، یہ سب سکیمز دی گئیں ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ سی ایم صاحب کی طرف سے یہ آرڈر ہے کہ ایک طرح

(اس مرحلہ پر گھنٹی بجائی گئی)

سے کہ یہ ایک سال کے اندر اندر ان سکیمز کو کمپلیٹ کیا جائے، تو At the end میں آنریبل چیف منسٹر صاحب، ان کی کیبنٹ اور پی ٹی آئی گورنمنٹ کو مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے ایک زبردست بجٹ اور بہت ہی بڑا بجٹ پیش کیا۔ Thank you so much.

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you very much, very good.

آپ نے ٹائم کی پابندی کی۔ ہدایت الرحمان خان، جناب ہدایت الرحمان خان۔

جناب ہدایت الرحمان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے بجٹ پر بات کرنے کے لئے ٹائم دیا۔ جناب سپیکر، میں بجٹ پر بات کرنے سے پہلے ایک ہمارے علاقے ریشم میں دریا کے بہاؤ کی وجہ سے کافی گھروں کو نقصان پہنچا، کوئی بارہ گھر مکمل Damage ہوئے ہیں، کوئی آٹھ گھروں کو جزوی طور پر نقصان ہوا، کافی فصلیں اور لوگوں کی زمینیں وغیرہ دریا برد ہوئی ہیں، میں آپ سے گزارش کرونگا کہ ان کے ساتھ، فوری طور پر ان کو ریلیف دیا جائے، فی الحال کافی لوگ آسمان تلے آپ کے ریلیف کے منتظر ہیں۔ اس کے بعد موجود حکومت نے ADP اور PSDP میں چترال کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور چترال کو بھی جس کا کوئی پوچھنے والا نہ تھا آگے لانے کے لئے، اٹھانے کے لئے ہمارے پسماندہ ضلعے کو، کوشش کی اس پر مرکزی حکومت اور صوبائی حکومت خاص کر ہمارے چیف منسٹر محمود خان صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں، یقیناً اچھے سلوک کے ساتھ ساتھ کچھ چیزیں جو ہمارے ضلع کے لئے انتہائی اہمیت کی حامل ہیں، ان کو بھی بجٹ میں Include کرنے کے لئے میں درخواست کرتا ہوں، ان میں سب سے پہلے نمبر پر ہمارا گیس پلانٹ ہے، چونکہ ہمارے چترال کا جو جنگلاتی ایریا ہے اس کی بہت زیاد تیزی کے ساتھ کٹائی ہو رہی ہے، چونکہ جلانے اور آگ کے لئے اور کوئی سسٹم ہمارے پاس نہیں ہے جس کی وجہ سے یقیناً بڑے پیمانے پر جنگل خراب ہو رہے ہیں تو گیس پلانٹ لگانا چترال میں انتہائی زیادہ ضروری ہے، اس کے ساتھ کافی روڈ چونکہ ہمارے بجٹ میں شامل ہیں لیکن خاص کر یہ ہمارے دروش سے چترال جو نغز سے چترال تک کافی روڈوں کی حالت خراب ہے، اس کو بھی اگر شامل کریں، یہ بھی بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے جی۔ ساتھ ساتھ یقیناً اپر چترال میں جو نیا ضلع بنا ہے اور یقیناً آپ کی حکومت نے اس ضلع کو بنایا ہے لیکن اس کے لئے میں خصوصی یہ درخواست آپ سے کرونگا کہ ضلع کو Develop کرنے کے لئے اگر سیکرٹریٹ بنایا جائے، اس کے لئے دو تین سال ایڈوانس بطور قرضہ ہمیں چترال کے لئے دیا جائے تاکہ اپر چترال میں ایک خوبصورت سیکرٹریٹ ہم بنا سکیں، یہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی جی۔ اور ساتھ ساتھ مستوج براول روڈ جو انتہائی زیادہ اہمیت کا حامل ہے، اس کو جناب وزیر اعلیٰ صاحب نے خصوصی اس پر توجہ دی تھی لیکن کسی وجہ سے یہ ایس ڈی پی میں شامل نہیں ہو سکا ہے، اگر اس کو بھی شامل کریں جی۔۔۔۔

Mr. Speaker: Order in the House, please.

جناب ہدایت الرحمان: یہ چترال کے لئے بہت زیادہ ضروری منصوبہ ہے اور ساتھ ساتھ چونکہ ہمارے چترال کا علاقہ جی بہت دور دراز کوئی چودہ ہزار مربع کلومیٹر ہے، اس میں مختلف علاقوں میں ڈسپنسری

وغیرہ کی ضرورت ہے، اگر پندرہ بیس ڈسپنسریاں مختلف علاقوں میں دے سکیں، تاکہ لوگوں کو اپنے علاقے میں علاج کی سہولت لوگوں کو میسر ہو، یہ بہت زیادہ ضروری ہے۔ ساتھ ساتھ یہ اتروڑ روڈ کافی عرصے سے اس میں تعمیرانتہائی سست روی کی شکار ہے۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

جناب ہدایت الرحمان: پی ایس ڈی پی میں بھی اس کے لئے کوئی وہ نہیں رکھا گیا ہے، اس میں بھی اگر تھوڑا بہت اس کے لئے اس مرتبہ بجٹ میں شامل کرلیں، بڑی مہربانی ہو گی جی اور اس کے علاوہ ہمارے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ختم جی، ٹائم ختم ہو گیا، آگے بہت سے لوگ رہتے ہیں، آپ کے ہی بھائی ہیں، بہنیں ہیں، ان سب کو تھوڑا تھوڑا مل جائے گا، میں کہتا ہوں حاضری سب کی لگ جائے۔ محترمہ ریحانہ اسماعیل صاحبہ۔

I need your cooperation

محترمہ ریحانہ اسماعیل: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب، آج چوتھا دن ہے بجٹ پہ سب بات کر رہے ہیں، سب اس سائیڈ سے، سب نے اطمینان کا اظہار کیا اور ہماری اپوزیشن کی سائیڈ سے سب نے اپنے حلقوں کی محرومی کا اظہار کیا، میں Repetition نہیں کرونگی، میں صرف یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں ہم جو بجٹ پیش کرتے ہیں، کیا وہ ڈیموکریٹک طریقہ کار ہے، کیونکہ Foreign کی تو ہم ہمیشہ مثالیں دیتے رہتے ہیں لیکن وہاں پر اگر دیکھا جائے تو بجٹ کا Process جو ہے مہینوں تک چلتا رہتا ہے، اس پر بحث ہوتی ہے، Concerned کمیٹیوں میں جاتا ہے، اس کے بعد کہیں جا کر Approval ہوتا ہے لیکن بد قسمتی سے ہمارا اور ہمارے اس ایوان کے نمائندوں کا اس بجٹ میں کوئی عمل دخل نہیں ہے، اس کو ایک سیکرٹ ڈاکیومنٹ کے طور پر رکھا جاتا ہے، بجٹ والے دن فنانس منسٹر جب بجٹ پیش کرتے ہیں تو اس کے بعد ہمارے ڈیسکوں پہ بنڈل کتابیں رکھ دی جاتی ہیں، دو دن کے Break میں یہ ٹیکنیکل چیزیں سب کیلئے پڑھنا اور سمجھنا بہت مشکل ہوتا ہے اور اگر کوئی کوشش کر کے سیکھ بھی لیں تو شاید ان میں سب کا Interest اس لئے نہیں ہوتا کہ جو آپ نے پیش کیا ہے، ہم نے من وعن وہی پاس کرنا ہے، ہم اس میں کوئی ردوبدل نہیں کر سکتے، تو عوامی نمائندوں کا جو Interest ہے وہ صرف اے ڈی پی تک ہی محدود ہوتا ہے اور صرف اپنے حلقے تک ہی محدود رہتا ہے، میں یہ سمجھتی ہوں کہ بجٹ کے طریقہ کار کو یہ Rule میں تبدیلی لانی چاہیئے اور ہمیں ایک ڈیموکریٹک طریقہ کار پہ چلنا چاہیئے، تب تک ہم اسی طریقے سے بجٹ پیش

کرتے رہیں گے جس میں نہ عوامی نمائندوں کا کوئی اختیار ہو اور نہ ہی عوام کی آواز یہاں تک پہنچے، جو بناتا ہے، جیسے بناتا ہے، یہاں پر ہم جیسے یہاں صرف ایک چیک پہ Sign کر لیتے ہیں اور پورے صوبے کیلئے ہم بجٹ منظور کر لیتے ہیں، تو یہ طریقہ کار Change ہونا چاہیئے اور ہم منسٹر فنانس سے تو یہ امید کرتے ہیں کہ وہ تو Foreign qualified ہیں، ان کو تو سب کا پتہ ہے کہ باقی Countries میں کیسے ہوتا ہے، دور نہیں تو انڈیا ہی کا دیکھ لیں، مارچ کے مہینے میں ان کا بجٹ پیش ہوتا ہے اور Concerned Committees میں اس کے بعد کہیں جا کر Approval کیلئے وہ اسمبلی میں آتا ہے، تو ہمارے ہاں بھی آپ لوگ سوچیں کیونکہ یہ طریقہ کار جو ہے ڈیموکریٹک طریقہ کار نہیں ہے، یہاں پر ہم اپوزیشن ممبران کو یہ کہتے ہیں کہ اس ایوان میں بیٹھیں، لوگوں کا کام Legislation ہے، آپ کا کام فنڈ لگانا نہیں ہے، میرے خیال میں شاید فنڈ لگانے کا کام صرف گورنمنٹ کا کام ہے، اپوزیشن کا نہیں ہے، جن کو محروم رکھا جاتا ہے۔ دوسری طرف آپ کہتے ہیں کہ یہ لوکل گورنمنٹ کا کام ہے فنڈ لگانا، ٹھیک ہے لوکل گورنمنٹ کا ابھی تک جو Delay ہوا ہے اور آپ ابھی کہہ رہے ہیں کہ دسمبر میں الیکشن ہو گا لیکن دوسری طرف آپ فنانس بل میں ترقیاتی فنڈ کم کر رہے ہیں، پہلے تیس پرسنٹ تھا، فنانس بل میں اس کو بیس پرسنٹ کر دیا گیا ہے اور منسٹر صاحب بتائیں ہمیں کہ ابھی اس بجٹ میں اور کتنا رکھا گیا ہے؟ تو یہ تمام باتیں، آپ نے کہا کہ ہم یہاں پر مختصر بات کریں تو میں اتنی لمبی بات نہیں کرونگی، دوسرا فنانس منسٹر کی میں اس بات پر شکر گزار ہوں کہ یہاں پر جتنی بھی خواتین اسمبلی ممبرز بیٹھی ہیں، Women Caucus کی تنظیم کی طرف سے انہوں نے جو Proposal بنائی خواتین کیلئے، اس میں نہ کسی حلقے کا ذکر تھا نہ کسی علاقے کا ذکر تھا، خواتین کیلئے فنڈ مختص کرنے کی بات کی اور میں ان کی بات کو Appreciate کرتی ہوں کہ انہوں نے وہ شامل کیا بجٹ میں اور ہم یہ امید رکھتے ہیں کہ یہ سلسلہ اگلے بجٹ میں بھی شامل رہے گا۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: .Thank you, thank you very much اس طرح اگر چلتے رہے تو ان شاء اللہ سب ممبرز کو موقع مل جائے گا۔ صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: وہ بہت اچھے پارلیمنٹیرین ہیں، وہ تین منٹ کے اوپر ٹائم نہیں لیں گے۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ، جناب سپیکر۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مجھ سے لکھ کر لے لیں، تین منٹ، وہ لیں گے اتنا۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سپیکر صاحب، زما خیال دے شل منټه کم بلکه نورلس منټه کم درې بجې دی، نورلس منټه ټائم تاسو خبره کړې وه، امید لرم چې هم لس منټه کښې به خپله خبره Conclude کومه۔ جناب سپیکر صاحب، زه د ټولو مخکښې د دې بجټ د پورا ټیم د هغې د مشرانو۔۔۔۔

جناب سپیکر: Speed up کریں، تین منٹ سے زیادہ کسی کو نہیں مل رہے، تین منٹ۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: سر، دس منٹ کا وعدہ کیا تھا اور وعدے کے مطابق ان شاء اللہ بات کریں گے۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں اپنی طرف۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اپنی بات کریں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا محمود خان صاحب کا، ان کی پوری ٹیم کا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کسی کا شکریہ ادا نہ کریں، اپنے حقیقی مسائل پیش کریں، بجٹ کے اوپر بات کریں، ٹائم بچائیں۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: کہ انہوں نے پہلی دفعہ دیر میں جو بڑی سکیمیں ہیں، موٹروے اور پنجکوڑہ Right / left canal اور خال واٹر سپلائی سکیم پی ایس ڈی پی میں شامل کی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، که مونږ د هغه د دې خبرې شکريه ادا نکړو۔۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: اس کے لئے کوئی ڈیسک نہیں بجا رہے ہیں، میں کیا کروں، اپوزیشن والے ڈیسک بجا رہے ہیں اور حکومتی بنچز والے ڈیسک نہیں بجا رہے ہیں، آپ تو بجا رہے ہیں، یہ نہیں بجا رہے ہیں۔

(قہقہے)

صاحبزادہ ثناء اللہ: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی جی، صاحبزادہ صاحب۔

صاحبزادہ ثناء اللہ: زه دا کومه Portfolio چې تاسو په دې دغه کښې کیښودې ده، دا سیکټر وائز په دیکښې چې کله ما دا کتلو First priority ایجوکیشن ته پکار وه، زما خیال دے چې ایجوکیشن په پنځم نمبر دے، نو زما دا درخواست دے چې خفا کیږی د نه، زمونږ منسټر صاحب یا د دې کمے دے یا ورله چا څه ورکړی نه دی، خو خیر دے چې څه ئے ورکړی دی، په دیکښې هم خپل کار مونږ کولے شو

خو که مونږ طریقه کار لږ غوندې بدل کړو۔ جناب سپیکر صاحب، د سکولونو Up gradation چې په کومه طریقه باندې کیږی او نوی سکولونه جوړیږی، سرکال پنځوس سکولونه ایښودی شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب، په Non developmental باندې که تاسو د سکولونو Up gradation د پاره لږ کار اوکړئ نو په ډیرو لږو پیسو باندې زمونږه کافی سکولونه Upgrade کیدے شی۔ جناب سپیکر صاحب، د Conditional grant کوم طریقه کار چې وو، پکار داده چې هغه مکمل مخکښنی په شان چې کومه په دې تیر شوی وخت کښې څومره Conditional grant کمرې وې، زه به د خپلې حلقې خبره اوکړم چې زما په حلقه کښې بائیس سکولونه په Non developmental باندې Upgrade شوی دی، زه شکریه ادا کوم د هغه ټولو افسرانو او د ټولو مشرانو چې چا زما سره د دغې غریبانانو خلقو د تعلیم د پاره ځکه چې مونږ غریبانان یو، د دیر خلق مونږه هغه شان تعلیم نه شو حاصلولے، زمونږوس دومره نه کیږی نو زمونږه ماشومان او ماشومانې جناب سپیکر صاحب، ډیر لوئے کمے چې دے زمونږ د سکولونو او خصوصاً په Female کښې ډیر زیات کمے دے، زما درخواست دا دے چې زما د حلقې د پاره دې په Non developmental باندې خیر دے مونږه ډیر زیات څه نه غواړو، ځکه چې یو سکول په دوه کروړو بهتر او پچاس لاکھ ته اورسیدو، خرچې پرې ډیرې کیږی، نو په شل دیرش لکهه روپۍ باندې زمونږ سکولونه Upgrade کیدے شی، لهذا مهربانی دې اوکړی، زما وزیر تعلیم صاحب چې نور سکولونه هم Upgrade کړی راته، جناب سپیکر صاحب، پنجاب First priority ایجوکیشن د پاره ایښودې ده، سندھ حکومت First Priority ستره بلین، دلته مونږ 6.5 بلین ایښودې دی، نو زما دا درخواست دے چې----

(وقت ختم ہونے پر گھنٹی بجائی گئی)

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب، ما خو په یو سکول باندې لا، تعلیم باندې لا خبره نه ده ختمه کړې او تاسو په ما باندې بیا ټلئ وهئ۔ جناب سپیکر صاحب، که زه د صحت خبره کوم، د صحت په مد کښې بهترین کار کوم چې د صحت سهولت کارډ دے، دا یو بهترین او احسن اقدام شوے دے، (تالیاں) ځه غریبانانو خلقو د پاره شوے دے خو جناب سپیکر صاحب، په هغې کښې چې کوم کمے دے،

زه به د حکومت پام هغې طرف ته هم را ګرځوم، ځنې هسپتالونه پرائیویټ هسپتالونو ته چې دا سهولت ورکړے شوے دے جناب سپیکر صاحب، په هغې کښې ډیر زیات Deficiencies دی، زه به د خپلې حلقې د یو هسپتال، پرائیویټ هسپتال "شفاء" یو هسپتال دے، زمونږ سره هلته Category C هسپتال دے، پورا ډاکټران چوبیس ډاکټران په هغې کښې سپیشلسټان هم موجود دی خو هغې ته دا سهولت نه دے ورکړے شوے، زما دا درخواست دے وزیر صحت صاحب ته چې هغه کوم پرائیویټ هسپتال ته د صحت سهولت کارډ سهولت ورکړے شوے دے جناب سپیکر، وزیر صحت صاحب، په هغې کښې یو سپیشلسټ ډاکټر نشته دے، دا په کومه دغه تاسو ایښوده ده جناب سپیکر صاحب----

Mr. Speaker: Windup, please.

صاحبزادہ ثناءاللہ: جناب سپیکر صاحب، زه د دې ټولو خبرو یو خبره کوم، د دې ټولو خبرو حل څه دے چې دا ورونړه هم ژاړی چې پیسې کمې دی، روډ سیکټر کښې ډیرې زیاتې پیسې ایښودې شوې دی خو جناب سپیکر صاحب، ایښودې شوې خو دی سکیمونه خو پیسې ورله راوړل هم غواړی، دا به جوړول هم غواړی، زما یو درخواست دے ټریژری بنچز والو ته او دې خپل اپوزیشن ورونړو ټولو ته، خیر دے منسټران صاحبان او چیف منسټر صاحب نه به عمران خان صاحب خفا کیږی، دوئ به احتجاج نشی کولے خو زه وایم چې دا دومره نور ایم پی ګان صاحبان زمونږه ناست دی، په دې صوبائی اسمبلئ کښې د پاکستان تحریک انصاف زما هغوی ته درخواست دے چې تاسو لاړ شئ سوال د پاره، لاړ شئ مرکز ته چې په این ایچ پی کښې زمونږه څومره بقایا، 128بلین روپئ زمونږ اوس په مرکز باندې زمونږه په دې وخت کښې دی، دا به په 2023کښې دو سو (200)بلین ته رسی، زما درخواست دا دے چې دا پیسې راشی نو زمونږه به پرې پورا کار اوشی۔ چونکه جناب سپیکر صاحب، تاسو وخت هم نه راکوئ، مونږ خو دا نه وایو---

جناب سپیکر: تھینک یو،آپ کا بہت بہت شکریہ، سارے دوست تعاون کریں گے تو سب کو تھوڑا تھوڑا ٹائم مل جائے گا۔جناب نثار مہمند صاحب۔

جناب نثار احمد: شکریه سپیکر صاحب، د ټولو نه اول خو زه----

جناب سپیکر: خیر آگے کٹ موشنز آنی ہیں، اس پہ بات ہو جائے گی۔ جی، نثار خان۔

جناب نثار احمد: د ټولو اول خو زه د خپلې صوبې پختونخوا دې لوئې جرګې ته داد ورکوم او فخر محسوسوم چې دا تیر بجټ د پاکستان په نورو صوبو کښې یا په مرکز کښې په کوم انداز پیش کړے شو او دلته په کوم انداز کښې پیش کړے شو او څومره په صبر او تحمل باندې سپیچ واوریدلے شو، نو زه خپلې د صوبې دې ټولې لوئې جرګې ته په دې باندې داد ورکوم او دا د داد مستحق دی۔ (تالیاں) دې سره سره زه د حکومتی بنچونو نه دا توقع لرم چې په کوم انداز اپوزیشن د پښتو دغه روایات اوساتل نو بیا د پښتنو دغه روایات هم ژوندی ساتل پکار دی چې د دې په بدله کښې د دغه د اپوزیشن ایم پی ګانو بهر پور هغه هومره د هغوی احساس اوساتلے شو، ساتلے شی چې چا ته دا احساس ورنکړے شی چې که په بجټ کښې ئے خپلې غوښتنې کړې وے یا هغې کښې احتجاج له تلی وے نو څه خبره به وے، زه دا توقع لرم چې څنګه د دې طرف نه داسې پیشرو شوې ده، داسې چې دے هغه ته مخامخ شوی دی، دغسې د حکومتی بنچونو نه توقع لرم چې دوئ هم پیش شی او خاصکر د وزیر اعلیٰ صاحب چې هغه د اپوزیشن د ممبرانو سره هم هغه انداز باندې او سپیکر صاحب، ستاسو په سربراهئ کښې چې دا جرګه تاسو د دې جرګې د دې غونډې مشران یئ چې دغسې دا دستور بر قرار پاتې شی، زمونږ دلته د کوم ایم پی اے دغسې اعتراض رانشی چې هغه کمے محسوس کړی۔ د دې سره زه د وزیر اعلیٰ صاحب هم ځکه مشکور یم چې تیر دوه کاله اوشو چې تر هغې پورې زما یا زما د بعض ملګرو د هغوی سره ناسته نه وه شوې او هغه مونږ ته دعوت راکړو او د بجټ د اجلاس نه مخکښې هغه مونږ ځان سره کښینولو، امید لرم او هیله لرم چې وزیر اعلیٰ صاحب پښتون سړے دے، د دې صوبې د پښتنې هغه غټې قبیلې یوسفزئی سره ئے تعلق دے، هغه مونږ سره چې کومې وعدې کړې دی په میټنګ کښې، هغه به ان شاء اللّٰه پورا سر ته رسوی، دا مې د هغه نه توقع ده۔ د دې سره زه د پښتون په هیڅ ټولې نړئ پښتنو، عثمان کاکړ صاحب چې زه په دې وخت کښې یاد نکړم، یو ښه مدبر پارلیمنټیرین، په خبره ولاړ پارلیمنټیرین او تاسو د هغه جنازه اولیده چې د هغه په جنازه کښې د بلوچستان په تاریخ کښې د ټولو نه

غټه جنازه وه، هغه د یو مخصوص پارټئ جنرل سیکرټری وو خو هغې ته چا او نه کتل، هغې کښې د هر مکتبه فکر پښتون هر د هغې 'پسا هوا' طبقې د پنجاب خلقو یعنی هر هغه خلق چې هغه محکوم وو، ټولو پکښې شرکت کړے دے، نو زه هغه ته داد پیش کوم۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please.

<u>جناب نثار احمد:</u> او زه هغه ته خراج تحسین پیش کوم او د خپلې د اسمبلئ د پختونخوا د دې لوئې جرگې نه دا غواړم که مناسب گنړی، زما تجویز دے چې د هغه د پاره مونږ په دې پختونخوا اسمبلئ کښې په دې وجه باندې د هغه د پاره مونږه د ټولې نړئ هغه د هغه مستحکم مضبوط کړو او د هغه Aim څه وو۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you.

<u>جناب نثار احمد:</u> د هغه بنیادی Aim امن غوښتل وو، Peace غوښتل وو او هغه د دې ټولې نړئ د پاره Peace غوښتو، د پښتنو د پاره ئے امن غوښتو، Peace غوښتو، نو زه۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> Thank you very much. *نثار خان، آج تعاون کر لیں پھر مجھ سے روز تعاون لیں۔ آج تعاون کر لیں مجھ سے روز سے تعاون لیں، کٹ موشنز پہ میں آپ کو زیادہ ٹائم دے دونگا، آخری بات کرنے کریں، نثار خان کو۔۔۔۔*

<u>جناب نثار احمد:</u> زه سپیکر صاحب، د هغې د پاره ما معذرت اوکړو چې دا زمونږ د ټولو پښتنو چونکه دا د پښتنو اسمبلی ده نو باید چې دیکښې د پښتنو د اتلانو یا د امن د پاره چې څوک کوشش کوی خواه که د هر گوند نه وی، خواه که هغه د هر مذهب نه وی، باید چې مونږ د هغه تعریف اوکړو او هغه له داد ورکړو، د دې سره جی زه د New merged areas په حواله باندې د بجټ په حواله یو خبره دا کوم چې مسائل خو ډیر دی ځکه چې مونږه راغلی یو، مونږه ډیر د پسا هوا، یعنی مطلب مونږه پاتې، زمونږ ترقی نه، زمونږ Even دې پورې چې زما په ژبه پابندی وه، ما د خپل ژوند تپوس نشو کولے چې ژوند مې څنګه تیر شی، په دې باندې د هغې نه چې مونږ راغلو دې ایریا ته نو مونږ سره یوه وعده شوې ده په پنځویشتم ترمیم کښې، زه په ډیر معذرت سره چې هغه این ایف سی درې پرسنټ باید چې د هغې اناؤسمنټ د پاره په دې غوښتنه زما دا صوبائی اسمبلی د یو قرارداد په

شکل کښې هم مخکښې پیش کړی او دا غوښتنه په سخته اوکړی ځکه چې دا پیسه راشی نو هله به زمونږ مسائل حل کیږی۔ راځم جی زه د ضلع مهمند په حواله باندې، ضلع مهمند ډیره پسمانده علاقه ده خو ډیره زرخیزه علاقه، د معدنیاتو په حواله ډیرزرخیزه علاقه ده، په هغې لړ کښې به زه جی دا اووایم چې زما کوم دتجارت لارې دی، پکار ده چې هغه تجارت لارې باندې ماته لارې کهولاؤ شی په New merged areas کښې چې کومې بندې لارې دی او کومې کهولاؤ شوې دی خو ټهیک ده چې کومې نه وی چې هغه کهولاؤ شی۔ یو جی هغې کښې دافائده ده چې هغه به ټولې صوبې ته فائده راوړی او دغه علاقو ته به هم د روزګار فائده راشی اودغسې زما په علاقه کښې کالجونه نشته، سکولونه نشته، زما سره داسې تحصیلونه دی چې نن په هغې کښې سکول نشته، ماسره داسې تحصیلونه دی چې په هغې کښې دجینکو تعلیم نشته، د جینکوسکول نشته، زه وایمه چې اول ماله د صحت نه هم مخکښې ضروری دا ده چې زمازیاته پیسه زما په تعلیم خرچ کړئ چې ماته تعلیم راشی، ماته ایجوکیشن راشی۔

Mr. Speaker: Windup, please.

جناب نثار احمد: دغسې جی زما په یکه غنډ کښې زما یو ضلع چې هغه۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: باقی آپ کو کٹ موشن پہ ٹائم دے دوں گا، کٹ موشن پہ دے دوں گا۔

جناب نثار احمد: نوخو جی راځم، هغې له راځم، هم دغه غواړم چې څه پکار دی، ماته یو RHC پکارده په غلنئ کښې، هیډکوارټرکښې، زما په لوئرمهمند کښې RHC ده یوه سر، نورڅه نشته، مهربانی اوکړئ چې صحت کښې هغه زمونږ په هرتحصیل کښې Type D ته لاړ شی چې په دې پیښنوربوجهـ کم شی، دلته چې دې کوم بوجهـ دے، هر مریض دلته Refer to Peshawar, refer to Peshawar نو په صحت باندې دلته چې دے نو دغه ضروری څیزونه دی۔ دغسې زما سره په سپورټس کښې، ماسره روډ ز کښې، ځکه چې زمونږ څه علاقه زرعی ده، بلکه زه تاسو سره، زه تاسوته داریکویسټ کوم چې تاسو سره د ضلع مهمند د پاره ډیره زیاته پیسه پرته ده او هغه زه تاسوته ښایم چې یو د معدنیاتو په شکل کښې ده او بله تاسو سره د ورسک ډیم او د مهمند ډیم په شکل کښې ده، که مهمند ډیم کښې هغې نه نهرونه وتلې شی، هغه علاقه آبادیدې شی، هلته زراعت ورکولې شی نو

په دې باندې که تاسو خصوصی توجه ورکړئ نو زما د دې صوبې د دې موجوده وزیر اعلیٰ صاحب نوم به کیږی چې دوئ په خپل دورکښې د دې پی ٹی آئی حکومت دغه دغه کارونه مخې ته راوړل او که دې ته تاسو باید چې په ایمانداری سره اوګورئ، ستاسو ډیره مننه۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو، نثار خان۔ لائق خان صاحب۔

<u>جناب لائق محمد خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، میں وزیر اعلیٰ صاحب کا انتہائی مشکور ہوں کہ بجٹ اجلاس سے پہلے جو میں نے سپیچ کی تھی، اس میں میں نے اپنی جو سکیموں کی تجاویز پیش کی تھیں، اس میں کافی حد تک جناب جھگڑا صاحب نے مہربانی کی اور بجٹ بک میں آ گئی ہیں، میں انتہائی مشکور ہوں جھگڑا صاحب کا بھی اور وزیر اعلیٰ صاحب کا بھی، اور اس کے علاوہ چھوٹی سی گزارشات ہیں کہ میرا جو حلقہ ہے، اس میں پانی بہت زیادہ ہے، مختلف جگہوں پہ اور پانی کا بہاؤ بھی بہت زیادہ ہے، اگر Energy & Power میں کچھ ہمارے حلقے میں کام ہو جائے، اس سے کافی ہمارے صوبے کو اور میرے حلقے کو بھی فائدہ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ دو تین اگر مجھے BHUs مل جائیں تو بڑی مہربانی ہو گی۔ میں روڈ سیکٹر میں اور دو تین چیزوں میں وزیر اعلیٰ صاحب کا اور خاص کر وزیر خزانہ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے دل کھول کر مجھے فنڈ دیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو مزید عزت اور حوصلہ عطا فرمائے۔

<u>جناب سپیکر</u>: تهینک یو۔ اوس شوکت یوسفزئی صاحب، اوس اپوزیشن ختم شوے دے او Now you decide about your treasury benches, there are a lot of people in treasury benches, Opposition has finished, you know. ترند صاحب، جی۔ چلو پہلے ترند صاحب کر لیں پھر آپ کریں، تاج محمد ترند صاحب۔

<u>جناب تاج محمد (معاون خصوصی برائے توانائی)</u>: شکریہ جناب سپیکر، آپ نے مجھے موقع دیا۔ جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں اپنے تمام اپوزیشن ممبران کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے بجٹ تقریر کو بڑے غور سے سنا، صبر سے سنا لیکن ایک گلہ کروں گا کہ اتنا اچھا بجٹ جیسا کہ سب لوگوں کو پتہ ہے کہ کورونا وائرس کی وجہ سے Covid 19 کی وجہ سے پچھلے ڈیڑھ سال سے پوری دنیا کی معیشت کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے تو ایسے حالات میں ہماری صوبائی حکومت نے اتنا اچھا بجٹ پیش کیا تو میں توقع یہ کر رہا تھا کہ ہمارے اپوزیشن کے بھائی جس طرح انہوں نے صبر اور تحمل سے ہمارا بجٹ سنا ہے، وہ اس کو Appreciate بھی کریں گے لیکن چند ایک کے علاوہ کسی نے نہیں کیا، بہر حال ان کا شکریہ کہ انہوں نے Cooperate کیا۔

جناب سپیکر، ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں نے بہت سے اعتراضات اٹھائے، خاص کر مہنگائی پہ بہت سے بھائیوں نے بات کی ہے، یقیناً اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہمارے ملک میں بہت مہنگائی ہو گئی ہے لیکن جناب سپیکر، ہماری صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت دونوں بھرپور طریقے سے کوشش کر رہی ہیں کہ ہم عوام کو زیادہ سے زیادہ ریلیف دے سکیں، اس سلسلے میں "احساس پروگرام" جاری ہے پورے ملک میں اور یوٹیلٹی سٹورز کے ذریعے فیڈرل گورنمنٹ اربوں روپے سبسڈی دے رہی ہے تاکہ غریب عوام کو ریلیف مل سکے۔ ہماری صوبائی حکومت نے اس مرتبہ اپنے بجٹ میں Food Basket Program شروع کرنے کے لئے دس ارب روپے رکھے ہیں اور صوبائی حکومت نے گندم پر سبسڈی کے لئے دس ارب روپے رکھے ہیں۔ اسی طرح جو سرکاری ملازمین تھے ان کا بہت عرصے سے احتجاج جاری تھا، وہ ڈیمانڈ کر رہے تھے کہ تنخواہوں میں اضافہ ہو تو جو الاؤنس نہیں لے رہے ہیں، ان ملازمین کے لئے Thirty seven percent تک اضافہ کر دیا گیا ہے اور باقی ملازمین کے لئے Ten percent، تو یہ بھی میرے خیال میں ان کو کافی ریلیف مل جائے گا اور جناب سپیکر، صوبے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ جو ہمارے خطیب ہیں، آئمہ کرام ہیں، ان کے لئے بیس ہزار آئمہ کرام اور خطیبوں کے لئے وظائف کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں، تو میرے خیال میں یہ ایک بہت بڑا اقدام ہے ہماری گورنمنٹ کا۔ بے روزگاری کے بارے میں بات ہوئی جناب سپیکر، دنیا کا کوئی ایسا ملک نہیں ہے کہ جہاں پہ حکومت سارے لوگوں کو روزگار فراہم کر سکے لیکن حکومت کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو روزگار کے مواقع دے دے، تو اس سلسلے میں جو موجودہ حکومت ہے، انہوں نے صرف ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں بیس ہزار نئے اساتذہ بھرتی کرنے کا کہا ہے، اس طرح ساتھ ساتھ تین ہزار سکول لیڈر بھرتی ہونگے تو اس سے کافی حد تک لوگوں کو روزگار مل جائے گا اور اس کے علاوہ معاشی بحالی کے لئے بینک آف خیبر کے ذریعے لوگوں کو قرضہ جات دیئے جائیں گے۔ جناب سپیکر، مختلف شعبے ہیں، جیسے ہمارے صوبے میں اللہ کا شکر ہے کہ ٹورازم کا Potential ہے، Mines & Minerals کا ہے، Energy & Power کا ہے، اس میں ان شاء اللہ ہم ایسے اقدامات اٹھائیں گے کہ لوگوں کو روزگار کے مواقع ملیں گے۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ان شاء اللہ۔

<u>معاون خصوصی برائے توانائی:</u> جناب سپیکر، تفصیل تو بہت زیادہ ہے لیکن میں زیادہ ٹائم نہیں لوں گا، اب میں صرف چند اپنے ڈیپارٹمنٹ کے جو ہیں وہ بتانا چاہوں گا ایوان کو۔ جناب سپیکر، اس وقت ہمارے

Hydel میں تقریباً 161 میگا واٹ بجلی نیشنل گرڈ کو جارہی ہے، اب جو ہمارے Under construction منصوبے ہیں، وہ میں ایوان کے ساتھ Share کرنا چاہوں گا، ایک تو ہمارا 356 Mini Micro Hydel جو پراجیکٹ تھا جو پچھلی ہماری حکومت نے شروع کیا تھا، وہ ان شاء اللہ اس سال Complete ہوگا، اس سے تقریباً پینتیس (35) میگاواٹ بجلی لوگوں کو میسر ہوگی۔ دوسرا کوٹو ہائیڈل پراجیکٹ جو ہے وہ تقریباً چالیس (40) میگاواٹ کا ہمارا پراجیکٹ ہے، وہ بھی ان شاء اللہ اس سال Complete ہوگا۔ تیسرا کروڑا جو ڈسٹرکٹ شانگلہ میں ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> وہ لسٹ Share کر رہے ہیں He is chief whip، وہ اپنے ممبر سے پوچھ رہا ہے کہ کس کس چیز پر۔۔۔۔۔

<u>معاون خصوصی برائے توانائی:</u> یہ کروڑا شانگلہ میں ہے جی، یہ گیارہ میگاواٹ کا ہے تو یہ بھی ان شاء اللہ اس سال Complete ہوگا۔ اس کے ساتھ ریشو جو ڈسٹرکٹ چترال، یہ 4.2 میگاواٹ کا ہے، یہ بھی ان شاء اللہ اس سال Complete ہوگا۔ جناب سپیکر، اب میں ایوان کو بتانا چاہونگا کہ جو ہمارے Under construction جو پراجیکٹس ہیں، ان میں لاوی چترال ہے جو 69 میگاواٹ کا ہے اور ان شاء اللہ 2023 میں Complete ہوگا، مٹلتان ڈسٹرکٹ سوات میں ہے، یہ جناب سپیکر، یہ 84 میگاواٹ کا ہے، 84 میگاواٹ کا ہے اور یہ 2023 میں Complete ہوگا۔ اسی طرح چپڑی، اس میں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں Figure تو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے ناں، Figure کو دیکھ کر پڑھ سکتا ہے۔

<u>معاون خصوصی برائے توانائی:</u> اسی طرح چپڑی چار خیل ہے جو 10.56 میگاواٹ کا ہے اور یہ بھی 2023 میں Complete ہوگا ان شاء اللہ، بالاکوٹ مانسہرہ یہ ان شاء اللہ 2026 میں Complete ہوگا اور یہ 300 میگاواٹ کا ہمارا ان شاء اللہ پراجیکٹ ہے۔ جناب سپیکر، اس کے علاوہ بٹہ کونڈی مانسہرہ میں بھی 96 میگاواٹ کا ایک پراجیکٹ ہے، برندو تورغر میں 6.95 میگاواٹ کا ہے اور اس کے علاوہ جی، جو پہلے ہمارے فیز ون میں Mini Micro Hydel Project کے جو 356 منصوبے تھے تو فیز ٹو میں ان شاء اللہ ہم صوبے میں 672 Mini Micro Hydel Projects بنائیں گے۔ اس کے علاوہ جناب سپیکر، اس دن ہمارے ایک معزز رکن عنایت اللہ خان صاحب نے ایک نکتہ اٹھایا تھا کہ دیر میں شگو کس اور شیر مئی۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Windup please Minister Sahib.

معاون خصوصی برائے توانائی: یہ دو پراجیکٹس تھے اور ایک بٹگرام میں ندیال خوڑ، تو اس پہ PP Mod میں ہے، اس پہ کام جاری ہے، NEPRA میں اس کا کیس گیا ہوا ہے ان شاءاللہ، تو ہم کوشش کرینگے کہ یہ جلد سے جلد Complete ہو۔ جناب سپیکر، ایک اور بات میں ایوان کو بتانا چاہوں گا کہ ہماری صوبائی حکومت نے جو Wheeling system شروع کیا ہے، اس سے ہمارے صوبے کا ریونیو بہت زیادہ بڑھا ہے اور انڈسٹری کو بھی بہت زیادہ فائدہ ہوا ہے، تو ان شاءاللہ ہم مستقبل میں بھی کوشش کرینگے کہ اس طرح کے مزید پراجیکٹس اس صوبے میں کر سکیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اب میں تھوڑا سا Solarization پہ آؤں گا۔ سر، مجھے تھوڑا سا پانچ منٹ ٹائم دینگے آپ، ایک Solarization جو ہمارے منصوبے اس حکومت نے، جناب سپیکر، جو اس حکومت نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی بتا رہے ہیں آپ کو۔

معاون خصوصی برائے توانائی: Solarization کے جو منصوبے Complete کئے ہیں، میں ایوان کے ساتھ وہ Share کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: وہ سکول، ہسپتال نہیں مانگ رہے ہیں، اپنے ڈیپارٹمنٹ کی کارکردگی بتا رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے توانائی: سی ایم سیکرٹریٹ، سی ایم سیکرٹریٹ کی Solarization کر لی گئی ہے، سول سیکرٹریٹ کی Solarization کر لی گئی ہے۔

جناب سپیکر: ہماری اسمبلی کی Solarization کب تک کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

(تالیاں)

معاون خصوصی برائے توانائی: Electrification of Hundred Villages through Solar Alternate Energy سر، یہ بھی کر لیا گیا ہے۔ سر، میں تھوڑی سی، چلیں میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ سر، یہ Solarization کا ہمارا نیا پروگرام بھی ہے، میں تو ایوان کو بتانا چاہتا تھا لیکن سر، میں تھوڑا سا KPOGDCL-----

جناب سپیکر: سیکرٹری صاحب نے ہمیں خوشخبری سنائی ہے کہ آپ نے اسمبلی ہال کو شامل کر لیا ہے۔

معاون خصوصی برائے توانائی: کس کو سر؟

جناب سپیکر: اسمبلی ہال کو Solarization میں شامل کر لیا آپ نے اور ایم پی ایز ہاسٹل بھی شامل ہے۔

معاون خصوصی برائے توانائی: سر، ابھی نئے جو آ گئے، نئے سال کے لئے ہم نے پانچ ہزار مساجد کے لئے وہ رکھ لئے ہیں، فیز ٹو کے لئے ان شاء اللہ وہ ہم کریں گے۔

جناب سپیکر: میں اسمبلی کی بات کرتا ہوں، آپ۔

معاون خصوصی برائے توانائی: جناب سپیکر، میں تھوڑا ساKPOGDCL کے بارے میں بتانا چاہونگا، اسمبلی کے لئے کریں گے، آئندہ سال کرلیں گے ان شاء اللہ۔

جناب سپیکر: میں نے کہا ہم بھی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، ہماری اسمبلی آپ نے شامل کرلی اور ایم پی ایز ہاسٹل بھی شامل کرلیا ہے۔

معاون خصوصی برائے توانائی: سر، مجھے آپ کی بات کی سمجھ نہیں آ رہی ہے جناب سپیکر، میں۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں یہ کہہ رہا ہوں منسٹر صاحب، کہ۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے توانائی: KPOGDCL، آپ مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیں، KPOGDCA کے بارے میں میں تھوڑی سی بات کرنا چاہوں گا۔ سر، آپ بولیں۔

جناب سپیکر: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ہم بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں اور سارا ہاؤس بھی کہ آپ نے ایم پی ایز ہاسٹل کو بھی Solarize کرنے کا اس میں ڈال دیا اور ہماری اسمبلی کو بھی ڈال دیا ہے، آپ کا شکریہ۔

معاون خصوصی برائے توانائی: .Thank you Sir, thank you, ji جناب سپیکر، اب میں تھوڑا ساKPOGDCL کے بارے میں بات کرنا چاہوں گا۔ جناب سپیکر، ماضی میں ہماری صوبائی حکومت نے اس سیکٹر میں کوئی Share نہیں لیا اور صرف ہمیں جس طرح ہمارے معزز ممبران نے اپوزیشن نے Point out کیا کہ ہمیں صرف اس میں جو مرکز سے پیسے آتے ہیں، وہ تقریباً 26 ارب سے زیادہ ہیں لیکن اگر ہماری ماضی کی حکومتیں اس میں Share لے لیتیں، اپنی Investment کرتیں تو آج ہمیں پچاس ساٹھ ارب روپے وہاں سے ریونیو آتا جناب سپیکر۔۔۔۔

Mr. Speaker: Minister Sahib, windup, please.

معاون خصوصی برائے توانائی: جناب سپیکر، میں تھوڑا سا بتانا چاہوں گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کے پارلیمانی لیڈر مجھے بار بار گھنٹی، دیکھا رہے ہیں۔

معاون خصوصی برائے توانائی: ایک ہمارا ڈوگ، کوہاٹ میں، کوہاٹ ڈسٹرکٹ میں ڈوگ حسین میں ہم نے 2.5 percent share لیا تھا جس کا ابھی وہاں پہ گیس اور تیل نکلا ہے اور ان شاء اللہ سالانہ ہمیں 90 ملین وہاں سے ریونیو آئے گا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

معاون خصوصی برائے توانائی: جناب سپیکر، تھوڑا سا میں پانچ منٹ مجھے ٹائم دے دیں جی۔ سر، میں ایوان کو بتانا چاہتا ہوں سر، ٹھیک ہے جی، اگر یہ نہیں سننا چاہتے سر تو ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ابھی عارف وزیر صاحب نے بھی اپنے Mines & Minerals کا بتانا ہے۔

معاون خصوصی برائے توانائی: ہمارے KPOGDCL میں کیا ہو رہا ہے، ہمارے انرجی ڈیپارٹمنٹ میں کیا پراجیکٹس ہیں اور اس کا مستقبل میں اس صوبے کو، صوبے کے عوام کو کتنا فائدہ ہوگا؟ تو میں تو وہ بتانا چاہتا تھا سر، اگر یہ Interrupt کرتے ہیں تو ٹھیک ہے سر، Thank you, Sir.

(تالیاں)

جناب سپیکر: عارف احمد صاحب، عارف احمد زئی صاحب۔

جناب محمد عارف (معاون خصوصی برائے معدنیات): اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، ایک تو میں روایات کی پاسداری پر اپوزیشن کا انتہائی مشکور ہوں، اس مرتبہ اس لئے بہت زیادہ میں اس کا، سب نے اس کا ذکر کیا لیکن اس مرتبہ پاکستان میں جو بجٹ کی فضاء آئی ہے جو سارے صوبوں میں اور نہ مرکز جو بن رہی تھی تو لوگ یہی Expect کر رہے تھے کہ اب KP Assembly میں بھی یہ دھینگا مشتی ہوگی اور یہاں سے کتابیں وہاں پھینکی جائیں گی اور وہاں سے کتابیں ادھر پھینکی جائیں گی لیکن اس مرتبہ جو انہوں پاسداری کی، میں اپوزیشن کو بھی، محمود خان کی ٹیم کو بھی، چیف منسٹر صاحب کی ٹیم کو، تیمور خان کی ٹیم کو، آپ کو Specially میں مبارک دیتا ہوں کہ اس مرتبہ بہت زبردست انہوں نے روایات کی پاسداری کرتے ہوئے۔ بجٹ کو اچھے طریقے سے سن لیا جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، محمود خان صاحب کو اور تیمور خان کی ٹیم کو اس لئے مبارک دیتا ہوں کہ بعض لوگ اپوزیشن کے دبے الفاظ میں اور بعض کھل کر اس بجٹ کی تعریفیں کر رہے ہیں اور میڈم نے کہا کہ یہاں سے تعریفیں ہو رہی ہیں اور وہاں سے گلے ہو رہے ہیں لیکن میڈم وہاں سے جو تعریفیں کی گئیں، یہ ہم نے یہاں سے تھوڑی سی کنجوسی کا مظاہرہ کیا کہ ہم اس کے لئے بہت زیادہ ڈسک بجاتے کیونکہ وہاں

سے پہلی مرتبہ سات آٹھ بجٹ میرے سامنے پیش ہوئے، کسی نے اس طرح کی تعریفیں میں نے کبھی نہیں سنی تھیں، اس مرتبہ تیمور خان کی بڑی Achievement ہے، محمود خان صاحب کی ٹیم کی بڑی Achievement ہے جنہوں نے ایک زبردست بجٹ بھی پیش کیا کہ ادھر سے بھی تعریفیں ہو رہی ہیں۔ جناب سپیکر، (تالیاں) میں، صلاح الدین صاحب بیٹھے ہیں، انہوں نے کل ایک بات کی تھی کہ میں ایمرجنسی کو جو تعلیمی ایمرجنسی ہے اس کو نہیں مانتا، صحت کی ایمرجنسی کو نہیں مانتا، میں سر، زیادہ باتیں اس لئے نہیں کرتا کہ آپ سے بھی ڈر لگ رہا ہے کہ آپ نے مجھے تین چار منٹ دینے ہیں ورنہ میرے ساتھ پورا ڈیٹا تھا سر، میں ان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ تعلیمی ایمرجنسی جب سے لگی ہے، میں پچھلی حکومت میں سٹینڈنگ کمیٹی ایجوکیشن کا چیئرمین تھا سر، بابک صاحب ہمارے پارلیمنٹرین ہیں اور اچھے پارلیمنٹرین ہیں، میں ان کو اپنا استاد سمجھتا ہوں، وہ بھی ہمارے ممبر رہے ہیں لیکن On the record یہ بات ہے کہ پچھلے ان کے دور حکومت میں پانچ سال جو کہ گزرے تھے، چار پانچ ہزار سے زیادہ بھرتیاں نہیں ہوئی تھیں اور یہ اس تعلیمی ایمرجنسی کا نتیجہ ہے کہ تقریباً Fifty thousand کے لگ بھگ اساتذہ نہ صرف بھرتی ہوگئے بلکہ Quality education کے لئے Quality teachers ہمارے پاس آ گئے، جو مارکیٹ سے ہم نے (B.Sc (honours، PhDs اور M.Phil کے وہ لوگ جو یا تو پہلے ایسا تھا کہ اساتذہ کی بھرتیاں کس طرح ہوتی تھیں؟ سر، آپ کو پتہ ہے، ہمارے ایک سینیئر ممبر نے مجھے کہا تھا کہ ایک دن میرے پاس ایک بندہ آیا، مجھے کہا کہ مجھے یار نوکری چاہیئے، میں استاد بننا چاہتا ہوں تو میں نے ادھر ادھر دیکھا تو میرے پاس میرا Pad نہیں تھا تو میں نے سگریٹ کے ڈبے پر لکھ کر اس کو DEO کے پاس بھجوا دیا اور اس نے اس کی Appointment کر دی، یہ اس ایجوکیشن کا حال تھا لیکن آج الحمدللہ میرٹ کی بنیاد پر شفافیت کی بنیاد پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے اپنا نام شفافیت پہ رکھا کہ آج بھی ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ شفافیت کا لفظ بھی لگا ہے، میرٹ کا لفظ بھی لگا ہے اور یہ پی ٹی آئی کی حکومت کے، چیف منسٹر محمود خان اور عمران کے Vision کے مطابق یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، ہیلتھ ایمرجنسی، میں ان کو صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہیلتھ ایمرجنسی میں اپنے ہسپتال کی وہ مثال آپ کو دونگا، شبقدر ڈی ایچ کیو ہاسپٹل، وہاں پہ جب 2013 میں ہماری حکومت آئی تو وہاں پہ ہمارے میڈیا کے حضرات آئے تھے، میں رات کو وہاں پہنچا، میرے پورے ہاسپٹل میں نہ کوئی ڈاکٹر تھا، ڈی ایچ کیو کیٹگری سی ہاسپٹل Develop ہو کر نہ کوئی ڈاکٹر تھا وہاں پہ نہ کوئی، دو تین اردلی وہاں بیٹھے تھے، باقی

ہسپتال میں اندھیرا تھا کیونکہ بجلی نہیں تھی اور میں نے اس دن وہاں پہ یہ کہا تھا کہ اگر میں نے اپنے دور حکومت میں آپ نے مجھے نمائندہ بھیجا ہے، اگر میں نے اس ہسپتال کو ٹھیک نہ کیا، میری حکومت نے، میرے چیف منسٹر نے اس ہسپتال کو ٹھیک نہ کیا تو میں کھلے عام سب کو بتاؤنگا کہ میں نااہل تھا اور میں اب ووٹ مانگنے نہیں آؤں گا لیکن الحمد للہ آج اس ہسپتال میں پچاس ساٹھ سے زیادہ ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں، ٹیکنیشن کام کر رہے ہیں، وہاں پہ ایکسپریس لائن لگی ہے اور وہاں پہ بجلی آ گئی پہلی مرتبہ، شبقدر میں بجلی سر نہیں ہے، وہ میں ان شاء اللہ بعد میں کبھی ذکر کرونگا، اگر موقع ملا کہ شبقدر میں بجلی کی کیا صورتحال ہے لیکن ایک شبقدر ہاسپٹل ہے جہاں پہ Twenty four hours بجلی اب آ رہی ہے شکر الحمد للہ۔ جناب سپیکر، میں اور ڈیپارٹمنٹس کی طرف نہیں جاتا، میں Mineral development department کی طرف آتا ہوں جناب سپیکر، یہ اسکو آپ چھوٹا ڈیپارٹمنٹ کہہ سکتے ہیں، بہت چھوٹا ڈیپارٹمنٹ ہے لیکن عمران خان کا Vision کے مطابق اس محکمے میں چونکہ Potential موجود ہے، اللہ نے اس صوبے کو پورے ملک کو لیکن اس صوبے پہ خصوصی رحمت کی ہے، جہاں پر ہم دیکھ رہے تھے کہ یہ صرف پہاڑ ہے، یہاں پہ کوئی درخت نہیں اگ رہا سر، وہاں پہ ابھی جو ہے پتہ چل گیا کہ وہاں ماربل ہیں، Nephrite ہے، بہت سارے ایسی Minerals چھپی ہوئی تھیں جو آج الحمد للہ پی ٹی آئی کی پہلی حکومت کے تسلسل کے بعد ابھی جو اس محکمے کو جو توجہ دی گئی تو آج الحمد للہ وہ لوگ جو Merged districts کے، مہمند ڈسٹرکٹ سے میرے نثار صاحب بیٹھے ہیں، ان کے ڈسٹرکٹ کے وہ لوگ جو کراچی گئے تھے، لاہور گئے تھے اور اپنا کاروبار شروع کیا تھا، وہ واپس پلٹ رہے ہیں اپنے ضلعوں کو، وہاں پہ وہ Minerals کی جو Deposits ہیں وہ نکال رہے ہیں، ان کو ہم آسان طریقے سے Leases دے رہے ہیں، ان کی مرضی کے مطابق، Specially ان کے Merged districts کی میں بات کرتا ہوں، Merged districts میں ہم باہر کے لوگوں کو Mineral titles نہیں دیتے، یہ ان کو پہلے ہم نے Right دیا ہے کہ آپ چاہتے ہیں کہ آپ کسی اور کو دے دیں تو آپ دے دیں لیکن محکمہ صرف اور صرف وہاں کے لوکل لوگوں کو Mineral titles دیں گے۔ جناب سپیکر، اس کی اہمیت کو آپ اس طرح دیکھ سکتے ہیں کہ 2013 میں 57 کروڑ سے، اگر میں غلط نہیں ہوں، 57 کروڑ سے Revenue start ہو گیا تھا 2013-14 میں لیکن آج الحمد للہ 2 ارب 65 کروڑ اور ان شاء اللہ اس مہینے کے End تک ہم Expect کر رہے ہیں کہ پانچ ارب ریونیو اس ڈیپارٹمنٹ کا آئے گا ان شاء اللہ، یہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ اس

محکمے کو پی ٹی آئی کی گورنمنٹ نے توجہ دی ہے، اہمیت دی ہے۔ جناب سپیکر، اس کے کچھ Challenges بھی ہیں، وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور جناب تیمور خان کی توجہ بھی اس کے لئے چاہتا ہوں، میں جناب تیمور خان کا شکر گزار بھی ہوں، میں محمود خان صاحب چیف منسٹر جو ہمارے اس صوبے کی قیادت کر رہے ہیں، ان کا میں بڑا مشکور ہوں کہ انہوں نے ان محکموں کو Honoraria دیا ہے، Incentives دی ہیں کہ جہاں پہ ریونیو بڑھ گیا ہے، انہوں نے زبردست کیا ہے اور میں تیمور خان کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے ڈیپارٹمنٹ کی بھی تعریف کی ہے لیکن سر، جب آپ سمجھتے ہیں کہ ہم Honoraria یا جو Incentives ہیں وہ Subject to the performance دیتے ہیں، اس مرتبہ میں سیکرٹری صاحب کا مشکور ہوں، سیکرٹری منرلز، DG نے، ساری ٹیم نے مل کر جد وجہد کی، مل کر کام کیا اور اس لئے یہ ریونیو آج پانچ ارب تک پہنچ گیا، ان شاء اللہ اور بھی ہم کوشش کرتے رہیں گے لیکن ان کی توجہ یہی چاہئے کہ Challenges یہ ہیں، ہمارے پاس سٹاف کی کمی ہے، ہمارے پاس گاڑیاں بالکل نہ ہونے کے برابر ہیں، ہمارے آفسز بے کار ایسی حالت میں ہیں کہ سر، میں آپ کو کیا بتاؤں، بعض جگہوں پہ آفس ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Windup, please.

<u>معاون خصوصی برائے معدنیات</u>: تو سر، ان شاء اللہ میں Windup کرتا ہوں سر، لیکن میری یہ گزارش ہے کہ ان Challenges کو بھی دیکھا جائے اور جناب سپیکر، آج شاید یہ Related نہ ہو، میں نے اپنی سپیچ ساری چھوڑ دی لیکن سر، مجھے آج جو حوصلہ ملا ہے، آٹھ پانچ چھ دن پہلے جو پرائم منسٹر نے ایک انٹرویو میں دو لفظ کہے تھے سر، مجھے ایک حوصلہ ملا ہے سر، میں سمجھ گیا کہ میں Sovereign state کا ایک Sovereign citizen ہوں سر، یہ ثابت ہو گیا اور مجھے پہلی مرتبہ یہ احساس ہو گیا کہ اب مجھے جیب سے چٹ نکالنی نہیں پڑے گی، پرائم منسٹر نے جو بات کہی تھی "Absolutely Not" سر، آپ کی وساطت سے میں اس اسمبلی کے فلور سے خیبر پختونخوا کے عوام کی طرف سے اور پاکستان کے عوام کی طرف سے میں سلوٹ پیش کرتا ہوں عمران خان کو، جس نے (تالیاں) کھلے عام سب کے سامنے کھلے الفاظ میں بہت ٹھیک ٹھاک طریقے سے ان کو بتایا، کہا کہ نہیں ہوگا اس طرح ہم نہیں دینگے۔ جناب، میں مولانا صاحب کا مشکور ہوں، انہوں نے کہا کہ ہمارے کہنے پہ یہ سب کچھ ہوا ہے، چلو ہم مانتے ہیں آپ کے کہنے پہ کیا لیکن سر، اتنی میری ریکویسٹ ہے، مولانا صاحب سے یہ میری ریکویسٹ ہے کہ کم از کم اتنا تو کہیں Appreciate کریں، آپ کے کہنے پر عمران نے کیا ہے، زرداری صاحب نے نہیں

کیا تھا آپ کے کہنے پہ،   (قطع کلامی)   آپ کے کہنے پہ نواز شریف صاحب، این آر او کی بات نہیں مانی تھی لیکن عمران خان نے اگر مان لی تو کم سے کم Appreciate کر لیں۔ سر، میں عمران خان کو اس فلور سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تم چوروں کو پکڑتے رہو، ہم تمہارے ساتھ ہیں، تم قدم بڑھاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں، تم جیتو یا ہارو ہم تمہارے ساتھ ہیں، تم ہمارا عشق ہو اور We love Imran Khan پاکستان زندہ آباد، لویہ پختو نخوا پائندہ باد۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ جناب بابر سلیم سواتی صاحب، پھر ہمایون صاحب، بابر سلیم سواتی صاحب۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، صوبائی حکومت نے جناب وزیر اعظم خان کے Vision کے مطابق جو بجٹ دیا ہے، اس پہ میں وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور پارلیمان کی تاریخ میں جس خوبصورتی کے ساتھ اس بجٹ کے دوران یہ اسمبلی چلی ہے، اس میں اپوزیشن کو، حکومتی بنچوں کو اور جناب آپ کو سلام پیش کرتا ہوں کہ اتنی زبردست پارلیمانی روایت یہ قائم ہوئی ہے۔ یہ اسمبلیاں اس لئے بنائی جاتی ہیں کہ ان میں Representatives آئیں، وہ اپنی بات کریں، ڈیبیٹ کریں اور خوبصورتی کے ساتھ کریں۔ اس مرتبہ نہ صرف پورے پاکستان میں بلکہ پوری دنیا نے یہ ماحول دیکھا اور اس کے لئے میں آپ کو، اپوزیشن کو اور اسمبلی کے تمام حکومتی بنچوں کو سلام پیش کرتا ہوں۔   (تالیاں)   جناب، بہت ساری باتیں ہو چکی ہیں، میں ان کی Detail میں نہیں جانا چاہتا، وہ بار بار Repeat ہو رہی ہیں وہی باتیں، میں حیران ہوں کہ یہ وزیر خزانہ صاحب نے کس دل اور کس دماغ سے اتنا خوبصورت اور اتنا Balanced budget پہلی دفعہ پیش کیا ہے کہ میرے جو اپوزیشن کے بھائی ہیں، یہ بٹنی صاحب ہو گئے، یہ لائق خان ہو گئے، یہ عنایت خان ہو گئے، یہ کنڈی صاحب ہو گئے، ان سب نے اس کی تعریف کی ہے، یہ بھی پہلی دفعہ ہوا ہے تاریخ میں۔   (تالیاں)

جناب، میرے اپنے ہزارہ کے بارے میں محترمہ میری بہن نے بڑی وضاحت کے ساتھ پہلے اپنی سپیچ میں وہ پراجیکٹ بتائے ہیں، میرا اپنا حلقہ جو ہے PK-31 اس کے لئے بھی میں اس صوبائی حکومت کا مشکور ہوں، جناب وزیر خزانہ کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے پانی کی میگا سکیم Gravity flow جو ہے اس کی Continuity برقرار رکھی، مجھے داتا بائی پاس دیا، بیڈرہ انٹر چینج سے کیکچ تک دو رویہ مجھے سڑک کی منظوری دے دی جس پہ ابھی کام شروع ہے۔ کلچر اور ٹورازم میں مانسہرہ شہر کی Beautification کے لئے مجھے 72 کروڑ روپے دیئے۔ اسی طرح ایک ڈیم مجھے دیا، پانی کی سکیمیں دیں، روڈوں کی سکیمیں دیں۔

میں کامران بنگش صاحب کا مشکور ہوں اور ان سے پہلے سابق اپنے وزیر ہائرایجوکیشن کا مشکور ہوں کہ میرا جاباجو لڑکیوں کا گرلز کالج تھا، اس کی بھی اللہ کے فضل و کرم سے SNE منظور ہو گئی ہے، جو پرویز خٹک صاحب نے ہمیں پچھلے دور کے End میں جو مانسہرہ کے لئے State of the art library دی تھی، اس کی SNE بھی Move ہو گئی اور ان شاء اللہ چند ہی دنوں میں اس کا افتتاح بھی کیا جائے گا۔ جناب عالی، میں ان تمام چیزوں کے لئے کمی اور محرومیاں بہت ہیں مگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں جتنا ریلیف حلقوں کو دیا گیا ہے اور تمام ڈویژن کو دیا گیا ہے، اس سے پہلے اتنا ریلیف دیکھنے میں نہیں آیا ہمیں۔ اس کا کیا نام ہے؟ میں وزیر زراعت کا بھی مشکور ہوں کہ انہوں نے ہمیں Fish hatchery ڈاڈر کے مقام سے اوپر وہ ہمیں خصوصی طور پہ انہوں نے عنایت کی، اس کے لئے ان کا بھی بڑا شکریہ اور اس کا بھی کام جاری ہے۔ جناب عالی، میں چند تجاوز پیش کرنا چاہتا ہوں، صحت انصاف کارڈ ایک Game changer یہ پوری دنیا میں آپ کو اس طرح کی دوسری مثال نہیں ملتی، آپ امریکہ میں بھی دیکھتے ہیں، یورپ میں بھی دیکھتے ہیں، لوگ پرائیویٹ انشورنس کرتے ہیں، جو انشورنس Pay کرتا ہے اسے وہ Coverage ملتی ہے، کسی بھی جگہ کوئی حکومت یہ Coverage خود برداشت نہیں کر رہی ہے، میرے علاقے کے لوگ اور میرے صوبے کے لوگ میں جب دیکھتا تھا تو میرا دل دکھتا تھا، کسی مزدور کی بیٹی بیمار ہوتی تھی، بیوی بیمار ہوتی تھی، باپ بیمار ہوتا تھا، ماں بیمار ہوتی تھی، تو وہ مجبور ہوتا تھا لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلانے کے لئے۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please.

<u>جناب بابر سلیم سواتی:</u> میں جناب عمران خان کو اور وزیر خزانہ کو اور وزیراعلیٰ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے صوبے کے لوگوں کو کم از کم صحت کے معاملے میں ہاتھ پھیلانے سے آزاد کر دیا ہے، اس کے لئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اس میں میری ایک تجویز ہے جناب، کہ چونکہ ہم نے پورے صوبے کو یہ Coverage دی ہے، جناب وزیر خزانہ صاحب، میری ایک Suggestion ہے، اس Coverage میں ہم نے سرکاری ملازمین بھی شامل کئے ہیں، یہ جو ہم ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں، ہم بھی شامل ہیں، تو تمام اس میں لوگ شامل ہیں، میں یہ تجویز دیتا ہوں، ہمارا اس کارڈ سے ہٹ کر بھی بہت بڑے اخراجات صوبے کے اندر صحت کے اوپر ہو رہے ہیں، سرکاری محکموں میں بھی اور ہماری ذات میں بھی، میں یہ تجویز دیتا ہوں کہ آپ اس کی Coverage کو جو ہے، ایم پی ایز اور سرکاری ملازمین کو Full coverage دیں اور یہ جو پیسہ بچے گا یہ ہمیں Contribute کرے گا اور بہت سارے کاموں

کے لئے جی، جو اس طرف سے بچے گا۔ ایک اور بات میں کرنا چاہتا ہوں جناب، کہ کل بجٹ ہمارا ایک ہزار 118 ارب روپے کا ہے، اس میں میں کل دیکھ رہا تھا صوبائی اسمبلی کا تخمینہ جو ہے وہ تقریباً ایک ارب اور 74 کروڑ روپے ہے، ایک ہزار 118 ارب میں سے ایک ارب اور 78 کروڑ روپے یہ صوبے کے عوام ہم پہ خرچ کر رہے ہیں، اس ہاؤس سے لے کر چیف منسٹر، کیبنٹ، یہ تمام لوگ، اس میں ہماری اسمبلی، اسمبلی کا سٹاف، اسمبلی کا سیکرٹریٹ اور تمام لوگ شامل ہیں اور ہمارا محاسبہ روز ہو رہا ہوتا ہے، ہمارا محاسبہ گلیوں میں بھی ہو رہا ہوتا ہے، ہمارا آڈٹ ہو رہا ہوتا ہے اور ہر جگہ ہم Check کے نیچے ہوتے ہیں، اس صوبے کا Current revenue، اخراجات، تنخواہ اور الاؤنسز 724 ارب روپے ہیں، یہ میں آپ سب لوگوں کی توجہ کے لئے یہ بات کر رہا ہوں کہ ہمارے ہاں جو آڈٹ کا سسٹم ہے وہ روایتی آڈٹ ہے سر، میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جس طرح ہمارا Performance audit ہوتا ہے، ہم بھی سرکاری ملازمین ہیں، پانچ سال کے لئے ہی سہی، ہم عوام کے منتخب کردہ سرکاری ملازمین ہیں اور ہر وقت ہمارا Performance audit ہو رہا ہوتا ہے، اسی طرح اس صوبے میں، جناب، آپ سے میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ Performance audit کی اس صوبے میں بنیاد ڈالی جائے تاکہ محکموں کو اور افراد کو Performance کی بنا پہ ان کی Evaluation ہو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: Thank you very much, good suggestion. بابر سلیم سواتی صاحب، بہت اچھی تجویز دی آپ نے۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: جناب سپیکر، بس ایک منٹ اور دے دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں ایک منٹ اور لے لیں۔

<u>جناب بابر سلیم سواتی</u>: چونکہ سر، ماحول بہت اچھا ہے، عنایت بھائی نے، میاں صاحب نے، ان سب نے بڑی اچھی باتیں کی ہیں، ابھی میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے کامران بنگش صاحب اٹھ گئے ہیں وزیر صاحب، تو میں کامران بنگش صاحب سے بھی اپیل کروں گا، آپ بھی ہاتھ ہولا رکھیں، جس طرح کہ یہ ماحول چل رہا ہے اسی طرح چلتا رہے۔ Thank you very much, Sir.

<u>Mr. Speaker:</u> Thank you. Humayun Khan Sahib.

<u>جناب ہمایون خان</u>: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ یہ بجٹ کے بارے میں اپوزیشن اور حکومتی ارکان نے میرے خیال میں کسی نے مخالفت بھی کی، کسی نے تعریف بھی کی، میں تھوڑا اس سے ہٹ کر بات کر لوں گا۔ بجٹ گھر کا ہو، صوبے کا ہو یا کسی ملک کا ہو، ایک ہی اس کا Trend ہوتا ہے، اپنے اخراجات کو اور ان کے

مصرف کو Balance کرنا ہوتا ہے۔ ہمیں چونکہ پچھلے ادوار میں ہماری جو حکومت پہ جو قرضے بڑھے ہیں، جو 2002 سے لے کر 2013 تک اسی ٹائم ہماری جو Military regime تھی، انہوں نے اپنی ہماری خارجہ پالیسی کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے، یہ ہماری جو غلط خارجہ پالیسی تھی اس کی وجہ سے ہمارے صوبے کی حالت بہت بری طرح خراب ہو گئی تھی اور اس کا خمیازہ اب ہم بھگت رہے ہیں۔ ایک سروے کے مطابق 150 ارب ڈالر یا کم از کم اگر کر لیں تو 100 ارب ڈالر ہمارے صوبے کا نقصان ہوا ہے، 100 ارب ڈالر میں سے ہم نے کیا کیا جی؟ اسی ٹائم ہماری جو سڑکیں خراب ہوئیں، ہمارا جو Infrastructure تباہ ہوا، ہمارے جو سکول، ہسپتال، مساجد، جتنا بھی ہمارا نقصان ہوا، ہمارا زیادہ تر اس کا خرچہ اسی کی نو آبادی پہ لگ گیا، اسی ٹائم جی آپ سوچ کر لیں کہ ایک غلط پالیسی کی وجہ سے ہمارے کتنے لوگ شہید ہو گئے؟ ہمارے سویلین، ہماری آرمی، پولیس، لیوی، سارے لوگ، وہ ہم اندازہ نہیں کر سکتے، ہماری جو Political leadership ہے خاص کر عوامی نیشنل پارٹی کے لوگ، اس کی ہم وہ نہیں کر سکتے، اس کی وجہ کیا تھی؟ ان کی کچھ غلط پالیسیوں کی وجہ سے ہمیں یہ سارا نقصان ہونا پڑا اور اب بھی وہ ہم بھگت رہے ہیں۔ ہمارے خان صاحب کی جو ابھی ایک پالیسی بنی ہے، ان شاءاللہ اس میں ہم سب کا بھی خیر ہو گا، نیشنل لیول پر اور انٹرنیشنل لیول پر ان شاءاللہ ہمارا امن بھی ہو گا، اگر امن بھی ہو گا تو ہم ترقی بھی کریں گے جی امن میں، میں پچھلے دن ایک سکول کے پاس سے جا رہا تھا تو سکول کی چار دیواری پہلے چھ فٹ تھی پھر دس فٹ ہو گئی تھی، پھر بیس فٹ تک اور پھر اس کے اوپر وہ Fencing لگی تھی، ہمارے سارے بچے جس طرح جیل میں ہوتے ہیں، اس طرح ہمارے سکول، ہسپتال وغیرہ، ہمارے جو ایم پی ایز ہاسٹل اسمبلی کے باہر بھی ہمارے جنگلے پڑے ہوئے تھے، ایک بدصورتی تھی، ابھی اس چیز کو ہم نے ایک Beautification کے نام پہ یا ہماری حکومت کی ایک پالیسی ہے کہ بھئی امن ہو گیا اس دور میں کوئی بھی ڈرون حملہ ہمارے دور میں نہیں ہوا ہے جی، اس کا سارا کریڈٹ ہمارے خان صاحب کے ایک International vision کی طرف جاتا ہے اور اس کا کریڈٹ ہم اس کو ضرور دیں گے۔ ہمارے ایک دوست نے، پچھلے دن میرے خیال میں ہمارے ایک دوست نے ایک سابق وزیراعلیٰ کا بہت اچھا نام لیا کہ وہ بہت اچھے تھے، سارے ممبران ان سے خوش تھے، جناب سپیکر صاحب، ممبران کیوں خوش تھے؟ ہر ایک ممبر کو ٹینڈروں میں حصہ دیا جاتا تھا اور سی ایم سیکرٹریٹ میں ان کے لئے SMS، میرے خیال میں وہ ان کی توجہ کے لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ SMS کے Through تو Ten percent اور

پھر Twelve اور Twenty percentage جاتا تھا، اس کی وجہ سے سارے ممبران تو خوش تھے مگر عوام ناخوش تھے، اس کی بنیاد پر عوام نے انہیں ووٹ نہیں دیا، اگر جو جتنے بھی، ہمارے اپوزیشن کے ممبران جیتے ہیں، عوامی نیشنل پارٹی کے ہیں یا پیپلز پارٹی کے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ان کے ذاتی کریڈٹ کی وجہ سے یہ لوگ جیتے ہیں حالانکہ ان کی وہ پارٹی کی Debit تھی ان کی جو کارکردگی تھی، خواہ پیپلز پارٹی کی تھی یا دوسری پارٹی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بجٹ پہ آجائیں۔

جناب ہمایون خان: آرہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم نہیں ہے آپ کے پاس، دو تین منٹ ہیں۔

جناب ہمایون خان: نہیں، دیر سے ایک بھی ممبر نہیں بولتا، اگر میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب کہیں گے، میں نے حلقے کی بات کرنی ہے اور میں نے اجازت نہیں دینی ہے پھر۔

جناب ہمایون خان: مجھے ٹائم دے دیں جی، مجھے ٹائم دے دیں۔

جناب سپیکر: وہی ناں، آپ Irrelevant بات کر رہے ہیں، بجٹ پہ بات کریں۔

جناب ہمایون خان: بجٹ پہ آتا ہوں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بجٹ پہ آئیں۔

جناب ہمایون خان: آج کل جو ہماری Transparency ہے، اس کا سارا کریڈٹ ہماری اس سابق ہماری صوبائی حکومت اور ابھی ہماری حکومت کو جاتا ہے اسلئے کہ ہمارے اوپر ابھی تک کسی نے بھی ذاتی لیول پہ ایک الزام بھی نہیں لگایا کہ انہوں نے کرپشن کی ہے اور یہ لوگ اگر ناخوش ہیں، ہم بھی ناخوش ہیں، ہمارے اپوزیشن والے بھی ناخوش ہیں مگر ہمارے ان شاءاللہ عوام خوش ہیں اور ان شاءاللہ آئندہ کے لئے 2023 میں اس کا کریڈٹ ہمیں بھی ملے گا ان شاءاللہ، اور میں ان کو درخواست بھی دوں گا کہ یہ سارے جو جیتے ہیں یہ ہماری پارٹی میں آجائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، ہمایون خان۔

جناب ہمایون خان: ایک منٹ جی، تھوڑا، میں ضلع دیر کی اور پورے صوبے کی ایک بات کروں گا۔

جناب سپیکر: تو میں کہہ رہا ہوں کہ پہلے شروع آپ دیر سے کریں، آپ اور چیزوں میں لگ جاتے ہیں۔

جناب ہمایون خان: دیر میں ہمارے جی ٹورازم کے لئے ایک بھی Spot کو شامل نہیں کیا گیا ہے، میں اپر دیر اور لوئر دیر کی بات کرتا ہوں اور ہزارہ کی بھی بات کرتا ہوں کہ جہاں بھی ٹورازم ہے وہاں پہ اس کے لئے Facilities خاص کر اس کو Access دیا جائے Reachable tracks میں۔ اچھا جی، میرے حلقے کے ساتھ دریائے سوات جو ڈاکٹر امجد صاحب کے حلقے سے شروع ہوتا ہے اور پھر میرے حلقے کے ساتھ دریائے سوات اور دریائے پنجکوڑا، اس کے ساتھ ساتھ اگر اس طرح کے Guards بن جائیں، میں یہ وزیر خزانہ صاحب سے یہ ایک ریکویسٹ کرتا ہوں کہ یہ پلاننگ کا کام ہے کہ یہ ٹورازم کا Spot بھی بن سکتا ہے اور Flood Protection بھی ہو جاتی ہے آبادیوں کی اور Agricultural land کی، تو اس کو اس میں شامل کیا جائے۔ اچھا جی، ایک ہمارے صاحبزادہ صاحب نے Schooling کے بارے میں سارے لوگ گلہ کر رہے ہیں، میں بھی کرتا ہوں جی، دو سال میں ہمارے سکول نہیں بنتے اور دو کروڑ سے کم ہمارا ایک سکول بھی نہیں بنتا، میری ایک تجویز ہے وزیر خزانہ صاحب سے کہ انہوں نے پہلے سال ایک تجویز دی تھی کہ Rented building میں ہم سکول بنائیں گے، میرے پاس تجویز یہ ہے کہ صرف پانچ ارب روپے سے اس صوبے میں تین ہزار سکول میں بنا سکتا ہوں، یہ Task مجھے دے دیں۔ آپ ایک منٹ، اچھا جی، میرے حلقے میں ایک ٹی ایچ کیو ہسپتال ہے جی، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے، پچھلے سال اس کے لئے Feasibility study رکھی گئی اور سولہ کروڑ روپے، ایک کروڑ ساٹھ لاکھ روپے اس کے لئے Feasibility study کے لئے منظور ہوئے، وزیر خزانہ صاحب، میں آپ کی توجہ اس لئے کہ آپ ہیلتھ منسٹر بھی ہیں، میں نے اس کو چھوڑ کر CPO (Health) کو اور DHO کو اور C&W کے ایکسیئن کو بٹھا کر کہ بھائی آجائیں اس پہ Feasibility کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے لئے ایسا کر لیں کہ اگر یہ Feasible ہے تو آپ یہ کہہ دیں، وہی CPO (Health) اور C&W کے ایکسیئن اور DHO (Health) آ گئے Existing building میں، انہوں نے کہا کہ یہ کافی ہے Category B کے لئے، اسی ADP میں غلطی سے میرے خیال میں وہ دوبارہ Feasibility Study کا آیا ہوا ہے حالانکہ اس کی Summary approved ہے میرے خیال میں، آپ Kindly اس کو صرف Non-developmental پہ اس کو کر دیں کیونکہ اس میں وجہ کیا ہے جی، ہم نے اپنے طور سے ایک THQ Hospital میں چھ Dialysis mechines لگائی ہیں اور 6 جون کو ہم نے ادھر Thalassemia centre اور Blood bank کا افتتاح کر دیا اور یہ ہم نے اپنے وسائل سے کر دیا، اگر میرے حلقے میرے،

ضلع میں دو سو افراد Thalassemia کے نئے بچے پیدا ہو رہے ہیں، اس کے تدارک کے لئے ہم چاہتے ہیں کہ اور بچے پیدا نہ ہوں Thalassemia کے Patients کیونکہ ان کو خون، (مداخلت) ایک منٹ جی، ایک ضروری بات یہ کرنی ہے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹائم نہیں ہے، ابھی ہیلتھ منسٹر صاحب کو سننے کے لئے ایک بھی میڈیا پرسن نہیں ہوگا تو Conclude کرنا ہے ہم نے، Because یہ باتیں ساری پتہ ہیں ان کو، کونسی نہیں پتہ ہے ہیلتھ منسٹر صاحب کو، یہ ایک منٹ میں Windup کر لیں۔

جناب ہمایون خان: نہیں نہیں، تیمور صاحب سنیں گے، ٹھیک ہے جی، تو اس کے لئے میں نے ایک گھنٹہ میں میں نے فیس بک پہ صرف کر دیا کہ بھئی اس کے لئے ہم Donors` conference بلاتے ہیں، Thalassemia centre اور Blood bank کے لئے ایک گھنٹہ میں 32 لاکھ روپے مجھے جمع ہو گئے، سی ایم صاحب نے مجھے کہا کہ آپ مجھے کیوں نہیں کہتے؟ میں نے کہا جی یہاں ہمارا جو Process ہے یہ سمریوں کا اور جو ہمارا صوبائی ڈیپارٹمنٹ کی جو سمری کا سسٹم ہے، یہ سالوں سال تک پھر چلا جاتا ہے، اس لئے میں کہہ رہا ہوں منسٹر صاحب، کہ Kindly آپ اس طرح کریں کہ اس چیز کو تیز کریں۔ آخر میں جی بس صرف میں عبدالکریم خان صاحب نہیں ہیں، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ دیر میں انہوں نے سمال انڈسٹریل بورڈ کے Through دو Economic zones کا اعلان بھی کیا ہے، ADP میں بھی Reflected ہیں اور عنایت اللہ خان صاحب کہتے تھے کہ چکدرہ میں ہم نے پہلی حکومت سے ہم نے چکدرہ کا رکھا تھا Economic zone CPEC میں، میرے خیال میں ابھی تک نام نہیں تھا، اسی ADP میں چکدرہ میں Economic zone اور دیر میں Economic zone کا نام آیا ہے۔ میں خاص کر عبدالکریم خان صاحب کا اور سی ایم صاحب کا انتہائی مشکور ہوں، ایک آخر میں جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوہو

جناب ہمایون خان: میرے حلقے میں جی، ایک PSDP کا پراجیکٹ ہے، سالام ڈیم سے، سالام ڈیم کے نام سے، اس کا ٹینڈر بھی ہوا ہے تو Kindly ایری گیشن منسٹری سی ایم صاحب کے پاس ہے تو منسٹر صاحب کو میں ریکویسٹ کر لوں گا کہ اس کو جلد از جلد اس کا ٹینڈر بھی ہوا ہے، سارا کچھ ہوا ہے، صرف ڈیپارٹمنٹ کے اندر کچھ مسائل ہوں گے، اس کو جلدی جلدی کر دیں سر۔ تھینک یو جی، بہت شکریہ اور۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Thank you, Humayun Khan Sahib. I want to make an announcement. کل سے ہم کٹ موشنز پہ جارہے ہیں For two days اور پھر ہم نے بجٹ پاس کرنا ہو گا،اس لئے اپوزیشن کے میرے دوستوں سے یہ اپیل ہے کہ آپس میں بیٹھ کر آپ بیشک سب ڈیپارٹمنٹس پہ کٹ موشنز لائیں لیکن کوئی بندہ ایک ڈیپارٹمنٹ پہ ایک دو آجائیں، ایک پارٹی کا دوسرے پہ آجائے تاکہ سارے ڈیپارٹمنٹس یاساروں پہ یہ Possible نہیں ہو گا دو دنوں میں کہ ایک ایک ڈیپارٹمنٹ کے اوپر بیس بیس لوگ تقریریں کر رہے ہوں، پھر Ultimately مجھے وہ Rule، Power useکرنا پڑتی ہے کہ دودن ہیں،دودن میں تو میں آپ کو پوراٹائم دوں گااس لئے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر،آپ ابھی سے ہیRuleاور Power use کرنے کی باتیں کر رہے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں،ویسے نہیں کروں گا،ابھی تو میں نے کوئیUse نہیں کی،آج چوتھادن ہے،آپ کی تقریریں سن رہاہوں،اگلے دودن بھی آپ کی کٹ موشنز سنوں گا،اس کے بعد سپلیمنٹری بجٹ بھی آپ کا، اس کے اوپر بھی سارے آپ ڈیبیٹ کریں گے، ہم نے اپنے چودہ دن پورے کرنے ہیں تو جو Constitutional obligationہےBut آپ اس کو۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، ہفتہ اتوار Weekend ہوتا ہے اور چھٹی ہوتی ہے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: چھٹی ختم ہو گئی ہے ناں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: چھٹی کیوں ختم کی ہے جناب سپیکر،یہ تواچھا نہیں کیاناں۔

جناب سپیکر: اچھانہیں کیا؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، ہفتہ اتوار کو تو ہماری چھٹی ہوتی ہے اور وہ دن ہم لوگ تو اپنی Families اور گھر والوں کے ساتھ گزارتے ہیں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں،تو میں پھر چھٹی کر لیتا ہوں،آپ دودن بجٹ کوAdvance کر لیں یااس طرح کر لیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر،اگر آپ نے ہفتہ اور اتوار کو بھی بجٹ سیشن ہی کروانا ہے تو پھر ہمارے لئے اس دن آپLunchاورDinnerکابھی بندوبست کریں۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر، اگر چھٹی آپ نے ختم کی ہے اور سیشن کروا رہے ہیں تو پھر یہ Lunch اور Dinner کا کام بھی آپ ہی کریں گے، صرف یہ نہیں ہے ناں کہ آپ ہمیں چھٹی والے دن بلائیں اور ہمارے لئے کوئی انتظام نہ کریں۔

جناب سپیکر: یہ بندوبست تو فنانس منسٹر صاحب کے پاس پیسے ہوتے ہیں، ہمارے پاس نہیں ہوتے۔

جناب منور خان: اگر آپ نے چھٹی نہیں کرنی تو پھر Lunch اور Dinner کا بندوبست بھی آپ کر لیں۔

جناب سپیکر: یہ بندوبست تو فنانس منسٹر صاحب کے پاس پیسے ہوتے ہیں، ہمارے پاس نہیں ہوتے۔ (قہقہہ) نذیر عباسی صاحب۔

جناب نذیر احمد عباسی: شکریہ سپیکر صاحب، میں وہ تعریفی کلمات جو مجھ سے پہلے میرے Colleagues نے کہے ہیں، ان کو دہراؤنگا نہیں، لیکن پھر بھی میں حکومت کو اور اپوزیشن کو بھی مبارک باد دیتا ہوں کہ انہوں نے بڑے تحمل سے اور جو پارلیمانی روایت ہے اس میں بڑا اچھا انہوں نے تحمل کا مظاہرہ کیا اور اس بجٹ کی انہوں نے بھی تعریف کی، حکومت کو میں مبارک باد دیتا ہوں کہ ان مشکل حالات میں ایک بڑا اچھا بجٹ پیش کیا گیا۔ شاید میں سب سے کم وقت لونگا آپکا جی، میں تجویز کرتا ہوں جی کہ چونکہ صوبے کی ایک بڑی آبادی دیہی علاقوں میں آباد ہے اور ان کے اور شہری حلقوں کے درمیان جو ایک بڑا فاصلہ ہے سہولیات کا، اس کے لئے ہمیں ایک سپیشل فنڈ قائم کرنا چاہیئے تاکہ یہ آبادیاں جو شہر کے اندر ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی ٹائم نہیں رہا، سیکرٹری صاحب نے مجھے یہی لسٹ دی تھی۔ That is the way

(جناب سپیکر رکن اسمبلی، جناب دیدار خان سے بات کر رہے ہیں)

جناب نذیر احمد عباسی: جی، میں گزارش کرتا ہوں کہ میری تجویز ہوگی کہ ہماری چونکہ ایک بڑی آبادی جو ہے وہ دیہاتوں میں آباد ہے اور پھر خاص طور پہ صوبے کی ایک بڑی جو آبادی ہے جو پہاڑوں پہ مشتمل ہے، وہ آبادیاں Scattered population وہاں پہ Development کرنے کے لئے وسائل بھی زیادہ درکار ہوتے ہیں، شہروں کی نسبت، تو ایگریکلچر میں بھی جو ہمیں ابھی دیہاتوں سے لوگوں کی نقل مکانی کی وجہ سے جو ایگریکلچر ہے، اس کو بھی بڑا نقصان ہو رہا ہے اور جو ہمارے لوگ شہروں پہ Burden بن رہے

ہیں اور شہری جو وسائل ہیں، ان پہ Overburden ہو رہا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ ایک سپیشل فنڈ قائم ہونا چاہیئے، ہمارے جو Remote areas ہیں یا دیہی علاقے ہیں۔ اس کے علاوہ میں تجویز کرونگا جی کہ سیاحت میں جہاں پہ اس حکومت نے خان صاحب کی ہدایات کے مطابق بڑا کام کیا ہے لیکن اس میں بھی ابھی ایک بہتری کی گنجائش موجود ہے، خاص کر ہزارہ ڈویژن جو ہے اس کی ایک طرف تو شمالی علاقہ جات ہیں اور دوسری طرف اس میں کشمیر ویلی ہے تو یہ بہت بڑا ایریا ہے جو ٹورازم کو بہتر کر سکتا ہے، میرے خیال میں ہزارہ ڈویژن میں ٹورازم پہ فنڈ جو اس وقت رکھے گئے ہیں وہ ناکافی ہیں، اس میں بھی اضافہ ہونا چاہیئے تاکہ اس سے ٹورازم بہتر ہو سکے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ ارشد ایوب خان اور شوکت صاحب بھی آپ کی لسٹ کے مطابق آپ کے Last مقرر ہیں، (مداخلت) کس کو۔۔۔۔۔

<u>جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت):</u> جناب سپیکر، ان کو بھی موقع دیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جو مجھے آپ نے لسٹ دی تھی۔۔۔۔۔

<u>وزیر محنت وافرادی قوت:</u> جناب سپیکر صاحب، دس منٹ بعد ختم کر لیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> دس منٹ میں پھر جتنے بھگتا لیتا ہوں کر لیتے ہیں، لوگ بہت سارے ہیں ویسے۔ جی، ارشد صاحب۔

<u>جناب ارشد ایوب خان (وزیر):</u> شکریہ جناب سپیکر، مجھے آپ نے ٹائم دیا ہے ادھر بات چیت کرنے کا، آج کے بجٹ اجلاس میں بجٹ کے بارے میں بات چیت کرنا میں سمجھتا ہوں بڑا اہم ہے، مسائل تو ہمارے کافی ہیں، حلقوں کے بھی مسائل ہوتے ہیں، ہمارے لوگوں کو بھی مسائل ہوتے ہیں، میں آپ کو مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں، جس طریقے سے آپ نے اس ہاؤس کو Manage کیا ہے، اپوزیشن کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں، خصوصی طور پہ اپنے چیف منسٹر محمود خان صاحب کو اور اپنے فنانس منسٹر تیمور سلیم جھگڑا صاحب کو خصوصی مبارک باد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تاریخی صوبے کا تاریخی بجٹ اس فلور پہ انہوں نے پیش کیا۔ کچھ بجٹ کے Highlights پہ بات کرنا میں سمجھتا ہوں بڑا ضروری ہے، میں سمجھتا ہوں ایک بڑا اچھا قدم اٹھایا گیا ہے کہ جو ہمارا مزدور طبقہ ہے اس کی Basic salary کو اکیس ہزار روپے کیا گیا ہے، میری اس میں فنانس منسٹر صاحب ایک تجویز بھی ہے، سابقہ ادوار میں بھی اس قسم کے اعلانات ہوتے رہے ہیں، حکومتیں Minimum wages fix کرتی رہی ہیں مگر Practically

اگر آپ جاکر دیکھو موقع پہ اگر سترہ ساڑھے سترہ ہزار یا اٹھارہ ہزار بھی Fix ہوئی ہے، موقع پہ لوگوں کو دس بارہ ہزار روپیہ ہی ملتا آرہا ہے، تو میری تجویز ہے، جس طرح سکول کے لئے، ہاسپیٹلز کے لئے Independent Monitoring Units (IMU) جس طرح بنائے گئے تھے، ان تنخواہ کو Monitor کرنے کے لئے، یہ غریبوں کو یہ تنخواہ مل رہی ہے IMUs set کئے جائیں، میں سمجھتا ہوں جو سرکاری ملازمین ہیں ان کو دس پرسنٹ Increase جو گورنمنٹ نے Announce کیا ہے، ایک بڑی اچھی بات ہے اور جن لوگوں کو سپیشل الاؤنس نہیں مل رہا ان کو Thirty seven percent یہ Increase دیا جائے گا۔ اسی طرح Economic activities کو Boost کرنے کے لئے صوبے میں Farmers کو ہمارے کسانوں کو، پروفیشنلز کو Tax exemption دی گئی ہے، یہ بڑی اچھی بات ہے Vehicle registration کی Fee ایک روپے پہ لائی گئی ہے، یہ بھی بڑی خوش آئند بات ہے، غریب لوگوں کے لئے Food basket دس ارب روپے کا Announce کیا گیا ہے جو میں سمجھتا ہوں ان کے لئے ایک بہت بڑی بہت بڑی نعمت ثابت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح گندم پہ دس ارب کی Subsidy announce کی گئی ہے، Covid ایک بڑی ہی ایک خطرناک بیماری تھی، سپیکر صاحب، Pandemic تھا جو پوری دنیا میں آیا جس کا اثر پاکستان میں بھی بہت زیادہ ہوا، میں سمجھتا ہوں ایک بہت بڑا قدم ہماری گورنمنٹ نے اٹھایا ہے۔ جو لوگ اس Pandemic میں جن کے Businesses affect ہوئے ہیں جن کی Jobs affect ہوئی ہیں ان کے لئے دس ارب روپے کا پیکج اس گورنمنٹ نے رکھا ہے، ہماری گورنمنٹ نے، میں اس پہ ان سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں تھوڑی سی بات صحت انصاف کارڈ پہ کرنا چاہونگا۔ میں سمجھتا ہوں یہ ایک انقلابی کام ہے، جس طرح میرے بھائی بابر سلیم خان نے بھی کہا ہے، یہ دنیا میں بڑے کم ممالک ہیں جن میں یہ ہو رہا ہے، ایک Revolutionary کام ہے اور میں اس بات سے بھی اتفاق کرتا ہوں جو انہوں نے بات کی ہے، جو صاحب توفیق لوگ ہیں سپیکر صاحب، ان کو یہ Facility بے شک اگر نہ بھی دی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں ہماری گورنمنٹ جو بائیس تئیس ارب روپے انشورنس کی مد میں دے رہی ہے، اس میں کافی کمی آسکتی ہے اور وہی پیسے، وہی فنڈز عوام کی دوسری ضروریات پہ خرچ ہو سکتے ہیں۔ تھوڑی سی بات میں اپنے حلقے کی کرنا چاہونگا، سپیکر صاحب، اس وقت میرا حلقہ جو بالکل اسلام آباد کے قریب ہے Tourism, mining, forestation اس کا Hub بن چکا ہے، بڑی خوشی ہوتی

ہےTourism promote ہو رہی ہے ہمارے علاقے میں، Mining کے نئے Zones بن رہے ہیں، Revenueآئے گا، گورنمنٹ کو آئے گا، ہماری تحصیل کو آئے گا، ہمارے ضلع کو آئے گا But at the same time سپیکر صاحب، ہم نے دیکھنا ہے کہ ہماری جو Communities ہیں، ہمارے جو لوگ ہیں، جب یہ پراجیکٹس ادھر آتے ہیں Firstاور اولین ترجیح ہماری عوام کو دی جائے، ہماری ان Communities کو دی جائے کہ ان کی صحت ان کے Environmental issues پہ کوئی اثر نہ پڑے، ٹورازم کی مد میں کافی ایک بڑا ڈیم ہے، خانپور ڈیم، ادھر کافی کچھ ہو رہا ہے، فیڈرل گورنمنٹ ہمیں کافی Support کر رہی ہے، واپڈا کی ادھر کافی سات آٹھ سو کنال جگہ ہے وہ ٹورازم کے حوالے کی جا رہی ہے، اسی طرح کے کافی سارے پراجیکٹس میرے اس حلقے میں آ رہے ہیں۔ میں نے ادھر تیمور جھگڑا صاحب سے پہلے بھی ریکویسٹ کی تھی، یہ ہمارے ہیلتھ منسٹر بھی ہیں، میری تحصیل جو تحصیل خانپور ہے اس کی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہاسپٹل Main DHQ سے چالیس کلومیٹر دور ہے، ہمارے لوگوں کو بڑی دشواری ہوتی ہے DHQ hospital جانا، تو میری ان سے ریکویسٹ ہے، انہوں نے کچھ حد تک کافی حد تک ہاں کی ہے، ناں تو کرتے نہیں ہیں، تو امید ہے اس پہ چلیں گے یہ، تو انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، ان شاء اللہ میرے ہسپتال کو Category D سے Category C کریں گے تاکہ لوگوں کی دعائیں بھی ان کو مل سکیں اور ہمارے لوگوں کا اس سے فلاح بھی ہو سکے۔ سپیکر صاحب، آپ کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> Thank you, Arshad Sahib, thank you very much. جناب فرید صلاح الدین صاحب، فرید صلاح الدین صاحب کا مائیک کھولیں۔

<u>نوابزادہ فرید صلاح الدین:</u> Thank you so much, janab Speaker, کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، میں زیادہ وقت نہیں لونگا، باقی جیسے یہ سارے ہمارے دوستوں نے ساتھیوں نے آپ کی تعریف کی اور اپوزیشن کی، Opposition Benches and Treasury Benches یہ ماشاءاللہ ایک مثالی بجٹ پیش ہوا ہے اور یہ جو Example ہے اس کو دیکھتے ہوئے ان شاء اللہ وتعالیٰ آگے جتنے بھی ہمارے ملک میں بجٹ پیش ہونگے تو اسی طرح کے ان شاء اللہ اس Example کو They will follow itان شاء اللہ تعالیٰ اور میں وزیر خزانہ صاحب کو، ان کی پوری ٹیم کو Under the supervision, under the leadership of our Chief Minister میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ

ایک مثالی بجٹ پیش ہوا ہے، جس پہ کافی باتیں ہو گئی ہیں، میں بس جی دو Recommendations دونگا اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں سی ایم صاحب کا کہ میرے حلقے میں Ongoing schemes کے لئے کافی خطیر رقم رکھی گئی، روڈز کے لئے and other small / big projects، کافی مطلب ہے کہ ان کے لئے اس میں Mention ہے جو میں شکریہ ادا کرتا ہوں سی ایم صاحب کا اور فنانس منسٹر صاحب کا، سر، یہ ہیں کہ دو چیزیں ہیں، ایک تو یہ ہے کہ Net Hydel میں سے Recommendations جو ہمیں ملتا ہے، اس میں پلیز اگر ایک Increase کیا جائے جس طرح کہ میرا جو حلقہ Ten percent ہے جی، اس کا آدھے سے زیادہ، جو ہماری ریاست ہوا کرتی تھی، وہاں پہ ریاست امب دربند، تو That came under the Turbela dam تو ہمارے کافی اسی پچاسی (85 / 80) سے زیادہ گاؤں Disperse ہوئے تو اس میں جو ہمیں Share مل رہا ہے That is not enough تو اس میں تھوڑا اگر Increase کیا جائے جی۔ دوسرا، دربند تحصیل میری جو ہے جی That is the central point of Torghar and the Southern districts, northern districts of Haripur جو ہیں وہ وہاں پہ آکر لگتے ہیں اور اس پورے Region میں we do not have a girls` degree college، میں کامران بنگش صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ ہمارا اوگی والا ڈگری کالج ہے، اس کو ان شاءاللہ تعالیٰ جلد اس میں کلاسز شروع ہو جائیں گی، I thank him، وہاں پہ بھی بہت زیادہ ضرورت تھی اور یہ جو تیس نئے ڈگری کالجز دیئے گئے ہیں تو ان میں سے ایک کالج اگر دربند کو دیں تو یہ پورے اس علاقے کے لئے، جو ایک Central point ہے اور سب کو فائدہ ہو گا جی۔ تو آخر میں میں آپ کا دوبارہ سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا جی، Thank you so much.

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ دیدار خان صاحب۔

<u>جناب محمد دیدار:</u> شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا، ٹائم کی کمی کے باوجود آپ نے مجھے ٹائم دیا اور ان شاءاللہ کوشش کرونگا کہ اپنی بات مختصر کروں۔ جناب سپیکر، اس صوبے کے تاریخی اور بہترین بجٹ پہ میں جناب وزیر اعلیٰ محمود خان صاحب اور ان کی پوری ٹیم اور فنانس منسٹر تیمور صاحب کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور ان کو سلام پیش کرتا ہوں جناب سپیکر، Specially اس تاریخی بجٹ، اس تاریخی Tax free budget سے اس صوبے کا ہر طبقہ مستفید ہو گا ان شاءاللہ جناب سپیکر، Specially آئمہ کرام کو وظیفہ ماہانہ مقرر کرنا اس بجٹ کی خوبصورتی اور حکومت کی بہترین پالیسی اور ریاست مدینے کی طرف

ایک اور قدم ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، سارے ڈسٹرکٹس کو یکساں فنڈز مقرر کئے گئے ہیں اور Specially district development plan کے لئے 61ارب روپیہ رکھا گیا جس میں ان شاءاللہ Specially ہمارے پسماندہ ڈسٹرکٹس جو ہیں، چترال، کوہستان بٹگرام، تورغر، ان شاءاللہ یہ ڈسٹرکٹس ترقی کریں گے۔ جناب سپیکر، میں اس موقع پہ جناب وزیراعلیٰ کا انتہائی مشکور ہوں کہ میرے حلقے کا سب سے بڑا پراجیکٹ کند یا ویلی روڈ کی بھی منظوری دی ہے اور اس کے لئے ایک بہت بڑی رقم بھی مختص کی۔ جناب سپیکر، میرے حلقے میں اس وقت دو بڑے پراجیکٹس بن رہے ہیں پاکستان لیول کے، داسو ڈیم اور بھاشا ڈیم۔ جناب سپیکر، میرے حلقے کے لوگ وہاں پہ اس ڈیم میں ہر قسم کی قربانی دے رہے ہیں، اپنی جانوں کی، اپنے مال کی، اپنی قبرستانوں کی جناب سپیکر، لیکن واپڈا کا رویہ نہایت ہی ناروا ہے عوامی لوگوں کے ساتھ، جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے اس فلور کی وساطت سے واپڈا اتھارٹی سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ خدارا یہ جو عوام کے اوپر ظلم ہو رہا ہے اس کو بند کریں، لوگوں کی زمینیں مختلف غیر قانونی طریقے سے کٹوتی کی جارہی ہیں، ان کے اوپر ظلم کیا جارہا ہے، ہم صرف یہ مطالبہ کرتے ہیں واپڈا سے کہ جو آپ نے معاہدہ لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر Agreement کیا تھا، اس Agreement کے مطابق لوگوں کو ان کا حق دیا جائے۔ جناب سپیکر، وہاں پر میرے حلقے کے لوگوں کو کلاس فور بھی بھرتی نہیں کیا جارہا ہے، کلاس فور لوگ بھرتی ہونے کا بھی حق نہیں دیا ہے واپڈا والوں نے، کلاس فور بھی وہ لاہور اور کشمیر سے لے کر آتے ہیں، جناب سپیکر، آپ کی وساطت سے واپڈا اتھارٹی سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ خدارا لوکل لوگوں کو ان کا حق دیا جائے۔ جناب سپیکر، میرے حلقے میں ٹورازم میں بہت زیادہ Potential موجود ہے لیکن بدقسمتی سے اس بجٹ میں میرے حلقے میں ٹورازم میں کوئی فنڈ نہیں رکھا گیا، جیسا آپ سب کے نوٹس میں ہے سر، "سپٹ ویلی" ایک خوبصورت ویلی ہے، وہاں پہ پرائم منسٹر صاحب خود بھی گئے تھے اور انہوں نے خود بھی Commitment کی تھی کہ ان شاءاللہ اس ویلی کو ہم روڈ اور سہولیات دیں گے۔ جناب سپیکر، یہ گزارش ہے آپ سے کہ اس بجٹ میں "سپٹ ویلی" کو شامل کیا جائے اور سر، میرے حلقے میں ہر قسم کا Potential موجود ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے حلقے میں Potential کے مطابق حکومت توجہ دے سر۔ سر، میں آخر میں، میں اپنی آخری بات کرونگا DHQ hospital Sir, Upper Kohistan جو کہ 1992 سے زیر تعمیر تھا، الحمدللہ پی ٹی آئی کی گورنمنٹ میں اس کو تمام جو Civil work ہے وہ Complete ہے، Handover بھی ہو چکا ہے، اس کی SNE file فنانس منسٹر کے

ٹیبل پہ پڑی ہوئی ہے تو سر، یہ گزارش ہے کہ اس کی SNE Approve کی جائے۔ تھینک یو، سر، بہت شکریہ آپ نے مجھے ٹائم دیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> تھینک یو۔ پختون یار خان۔

<u>جناب پختون یار خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب، بجٹ 22-2021 کے حوالے سے آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں موقع دینے کا لیکن جناب سپیکر صاحب، بجٹ پر بحث سے قبل میں بنوں میں جو جانی خیل کا واقعہ رونما ہوا ہے، اس پر تھوڑی سی میں بحث کرنا چاہونگا، اگر آپ کی اجازت ہو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ٹھیک ہے، شارٹ، شارٹ، دو تین منٹ۔

<u>جناب پختون یار خان:</u> ٹھیک ہے سر۔ جناب سپیکر صاحب، بنوں میں جانی خیل کا واقعہ بار بار اس ایوان میں یہاں پہ اس پر بات چیت ہوتی رہی، میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے، اس ایوان کی وساطت سے دونوں فریقین سے، گورنمنٹ سے بھی اور جانی خیل کے قبائل سے بھی یہ گزارش کرنا چاہونگا کہ دونوں فریقین صبر اور تحمل کا مظاہرہ کریں اور اپنے درمیان ملک دشمن عناصر کو موقع نہ دیں اور اس مسئلے کو افہام و تفہیم سے حل کریں۔ بیشک حکومت کی طرف سے ڈویژنل اور ضلعی سطح پہ انتظامیہ نے کافی متعدد کوششیں کیں، کامیاب مذاکرات کے لئے لیکن جناب سپیکر صاحب، دوسری سائیڈ سے ابھی تک مذاکرات کامیاب نہیں ہوئے جی، تو میری ایک دفعہ پھر آپ کی وساطت سے یہ گزارش ہوگی کہ جانی خیل کے مسئلہ کے حل کے لئے اگر ایک کمیٹی یہاں سے بنائی جائے کیونکہ میرے اپوزیشن بھائی بھی وہاں پہ جاتے رہتے ہیں، سپیچز وہاں پہ کرتے رہے، ساتھ میں اگر اے این پی کو بھی، پیپلز پارٹی کو بھی، جے یو آئی وغیرہ کو بھی شامل کر کے ساتھ گورنمنٹ بنچز کو بھی ایک یہاں سے کمیٹی بنائی جائیں اور وہ وہاں پہ جاکر ان لوگوں کے ساتھ مل بیٹھ کر اس مسئلے کا پر امن حل نکالیں کیونکہ امن سب کا حق ہے جی اور امن کے لئے ہم کسی بھی حد تک اس کے ساتھ اگر بات چیت ہو سکے تو میری یہ گزارش ہوگی اس کے حوالے سے پہلے کیونکہ میرے اپوزیشن بھائی بھی اکثر اوقات وہاں پہ جاتے رہے اور تقریریں کرتے رہے وہاں پہ، اپنی سیاست وہاں پہ چمکاتے رہے جی، تو اس حوالے سے یہی گزارش ان کو ہوگی کہ ان کے لئے کچھ نہ کچھ وہاں پہ کیا جائے کیونکہ حالات وہاں پہ کافی کشیدہ لگ رہے ہیں اور میرے خیال میں اس مسئلے کا ایک پر امن حل نکالنا بہت ضروری جی ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ جی، بجٹ کے حوالے سے بہترین بجٹ ایک عظیم بجٹ یہ میں اس کو کہہ سکتا ہوں، تاریخی بجٹ ہے، ہمارا پورے اس علاقے کا، پورے صوبے کا جی، تو جناب سپیکر

صاحب، میں ایک تاریخی بجٹ پر Tax freeاور عوام دوست بجٹ پر اور ڈیویلپمنٹ سیکٹر کے حوالے سے بجٹ دینے پر سی ایم صاحب، محمود خان صاحب کا، ان کی ٹیم کا اور جن لوگوں نے اس بجٹ کی تیاری میں حصہ لیا، ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہونگا۔ ساتھ ہی ساتھ چند ایک سکیمیں علاقے کے لئے منظور ہوئیں، سدرن ڈسٹرکٹ کے لئے جن میں ہمارا موٹروے سدرن ڈسٹرکٹس کے لئےاس کی منظوری ہوئی جی، تو اس پر بھی میں شکریہ بھی ادا کرنا چاہونگا اور سب سے پہلے میں ہیلتھ کارڈ کے حوالے سے کہ ہیلتھ کارڈ ہمارا ایک عظیم منصوبہ ہے جی، علاقے کے پورے صوبے کے لئے بہترین منصوبہ ہے لیکن اس میں چند ایک خامیاں ہیں، ان کو بھی دور کرنا وقت کی ضرورت ہے، اگر منسٹر ہیلتھ صاحب چیز پر تھوڑی سی نظر رکھ لیں کہ بعض ہسپتال وغیرہ لوگوں کو Facilitate کرنے کی بجائے لوگوں کے لئے مسئلے مسائل بنا رہے ہیں جی، تو اس حوالے سے بھی اگر اس پہ کام کیا جائے، بہتر اصلاح لوگوں کے لئے ہوگی جی۔ ساتھ ہی ساتھ ہمارا سدرن ڈسٹرکٹ کا جو ایک دیرینہ مسئلہ تھا اور اس لحاظ سے بھی میں اپنے چیف منسٹر صاحب کا اور پی ٹی آئی گورنمنٹ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہونگا کہ ہمارے اس ایریا کا چیف منسٹر تھا ہمارا جو آج کا اپوزیشن لیڈر جی بیٹھا ہوا ہے، اس کے دور میں بھی سدرن ڈسٹرکٹ کے عوام کو موٹروے جیسی سہولت نہیں ملی جی، تو میں اس لحاظ سے بھی محمود خان کا، پی ٹی آئی کی گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرنا چاہونگا، سدرن ڈسٹرکٹس کے لئے ایک عظیم منصوبہ ہمارا ڈی آئی خان، بنوں اور پشاور موٹروے لیکن اس پر جی عملی طور پر کام کرنا اور اس کو جلد از جلد اس منصوبے کو سٹارٹ کرنا تاکہ لوگوں کو بروقت اس کا فائدہ بھی مل سکے اور عوام اس سے جی مستفید بھی ہو سکیں۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you.

جناب پختون یار خان: ہائی وے پر ہمارا جی کام جاری ہے، اس لحاظ سے بھی میں آپ کی وساطت سے این ایچ اے کو سپیشل ریکویسٹ کرنا چاہونگا، تھوڑی سا اس میں خود Interest جی لے لیں کہ اگر اس کام کو ڈبل شفٹ پہ کیا جائے، لوگوں کو کافی تکلیف وغیرہ ہوتی رہتی ہے، تو اس پر بھی میں آپ کی رائے کا انتظار کرونگا جی۔ ساتھ ہی ساتھ میرے علاقے کے لئے، بنوں کے عوام کے لئے زراعت کے حوالے سے دو بڑی سکیمیں کچکوٹ کینال پندرہ سو ملین کی سکیم اور سکارپ سابقہ ٹیوب ویل جس کا میں نے Floor of the House پہ ذکر کیا تھا، اس سکیم کی بھی منظوری پہ میں اس ایوان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہونگا اور ساتھ ہی ساتھ میں آخر میں ہیلتھ منسٹر صاحب سے میرے علاقے کے لئے Type Dہسپتال اور کچھ سکولوں کا بھی ذکر کیا تھا جی، اس کے لئے بھی آپ کی وساطت سے ریکویسٹ کرونگا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو، پختون یار خان۔

جناب پختون یار خان: آخر میں سر، میں اس بات پہ بھی، ایک آپ کے نوٹس میں لانا چاہونگا، بار بار اپوزیشن لیڈر صاحب بھی اور ان کی ٹیم کہتی رہی کہ سی ایم صاحب ایوان میں آنا نہیں چاہتے لیکن بدقسمتی کی بات یہ ہوگی، میری نظر میں توسب نے شکریہ ادا کیا لیکن میں اس بات پہ کہ جس دن ہمارے بر شیر وزیر اعلیٰ صاحب ایوان میں آئے ہوئے تھے تو اس دن ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب اس کا دیدار نہ کر سکے، (تالیاں) تو میں آپ کی وساطت سے اپوزیشن لیڈر کو یہ کہنا چاہونگا کہ اگر وہ اس دن ہوتے اور ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب کو وہ دیکھ لیتے تو شاید اس کی وہ خواہش بھی پوری ہو جاتی کیونکہ میری نظر میں ایک بڑا عرصہ ہو گیا کہ اپوزیشن لیڈر صاحب کو سی ایم کی کرسی اور وزیر اعلیٰ کا منصب دیکھے ہوئے جی، ایک دفعہ پھر میں آخر میں شکریہ اور جانی خیل واقعہ پر میں آپ کی رائے کا سپیشل منتظر رہونگا، اگر ایک کمیٹی اپوزیشن کے ساتھ بنائی جائے کیونکہ وہ بار بار امن وغیرہ کا ذکر کرتے رہے جی، تو اس حوالے سے کام اس کا ہونا چاہیئے اور جلد از جلد کو حل کرنا چاہیئے۔

جناب سپیکر: Thank you very much. شفیع اللہ خان صاحب، Short، ایک دو، تین منٹ میں، پھر میں منسٹر صاحب کو دعوت دیتا ہوں، تیمور صاحب، سیٹ پہ آئیں، اس کے بعد آپ کا نمبر ہے۔

جناب شفیع اللہ (معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات): **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔** شکریہ سپیکر صاحب، کہ آپ نے بات کرنے کا موقع دیا۔ جناب سپیکر، بجٹ کے اعداد میں پبلک کو Facilitate کرنا، ان کو ریلیف دینا بڑا ہدف ہوتا ہے جی، پولیٹیکل اور ڈیموکریٹک حکومتیں چاہتی ہیں کہ پبلک کو زیادہ سے زیادہ Facilitate کریں جو ہماری گورنمنٹ نے موجودہ بجٹ میں ثابت کر کے دکھایا ہے۔ جناب سپیکر، موجودہ بجٹ کی تیاری میں چیف منسٹر صاحب، فنانس منسٹر صاحب اور ان کی ٹیم نے جس Professionalism، دوراندیشی اور سیاسی بصیرت کا مظاہر کیا ہے، شاید تاریخ اس کو یاد رکھے گی۔ جناب سپیکر، صوبے کی تاریخ میں سب سے بڑا Developmental, tax free, balanced اور عوام دوست بجٹ پیش کر کے خود کو داد اور مبارکباد کا مستحق بنایا، لہذا میں پوری ٹیم کو داد اور مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، قائد تحریک جناب عمران خان، پرائم منسٹر پاکستان قومی مفاد میں مشکل سے مشکل فیصلے کر رہے ہیں، پبلک کو ریلیف دینے کے لئے اقدامات اٹھا رہے ہیں، خان صاحب کے مشکل فیصلوں کی وجہ سے اب ہماری معیشت میں صاف بہتری نظر آ رہی ہے۔ جناب سپیکر، جب ہم گورنمنٹ میں آئے

تو حالات انتہائی ابتر تھے، خراب تھے، ناگفتہ بہہ تھے، افراتفری تھی مگر خان صاحب چونکہ God gifted personality ہیں، اس کی دور اندیشی سے اس نے لوگوں کو ایک پبلک سے کہا کہ گھبرانہ نہیں، گو کہ اس وقت لوگوں نے خان صاحب کی اس بات کو مذاق بنایا لیکن وقت نے ثابت کیا کہ اب ہماری معیشت نہ صرف مستحکم بلکہ ترقی کی جانب گامزن ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہم بچپن سے دیکھتے آرہے ہیں کہ مختلف حکومتیں آئیں، مختلف حکمران گزر گئے، بہت سارے بجٹ دیکھے مگر جہاں تک اس بجٹ کا تعلق ہے تو یہ اپنی مثال آپ ہے، اس بجٹ میں عوام کو جو ریلیف دیا گیا ہے، شاید تاریخ اس کو یاد رکھے گی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب، میں ایک باوثوق ذرائع سے کہتا ہوں کہ آج تک جتنے بھی بجٹ پیش ہوئے ہیں، میرے خیال میں اس جیسا بجٹ ہم نے کبھی نہیں دیکھا ہے، اس بجٹ میں میں عوامی ضروریات، مشکلات اور تکالیف کو مدنظر رکھ کر ایسے فلاحی اور ریکاڈ ساز منصوبے شامل کئے ہیں جس کی مثال نہیں ملتی، صوبے کے Hundred percent عوام کو صحت انصاف کارڈ کا دینا اور Free of cost علاج دینا، ایک خواب تھا، ایک معجزہ تھا جو ہماری گورنمنٹ نے سچ ثابت کر کے بتایا۔ جناب سپیکر صاحب، کسی بھی قوم کی ترقی، خوشحالی اور کامیابی کا دارومدار ایجوکیشن اور ہیلتھ پر منحصر ہوتا ہے جی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Windup, please.

معاون خصوصی برائے جیل خانہ جات: اس لئے ہمارے نئے سکول بن رہے ہیں، کالجز بن رہے ہیں، یونیورسٹیاں بن رہی ہیں اور جدید طرز کے ہسپتال بن رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ پورے صوبے میں سڑکوں کا جال بچھائے جا رہے ہیں، میرے خیال میں اس سے ترقی کے لئے راہیں ہموار ہونگی، کھلیں گی۔ جناب سپیکر، آخر میں دیر چترال موٹروے اور پنجگوڑا Left and right bank canal جو ہمارے لوگوں کا ایک دیرینہ مطالبہ تھا، چیف منسٹر صاحب نے منظور کر کے ہمارے اضلاع کے لوگوں کے دل جیت لئے جس پر میں اپنی طرف سے اور پورے دیر کی طرف سے چیف منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ بہت جلد اس پر کام کا آغاز ہو گا۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: دو منٹ، رنگیز خان صاحب، مائیک کھولیں ان کا۔

جناب رنگیز احمد: اعوذباللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو بجٹ کا Season ہے ہمارے یہاں پاکستان میں تینوں صوبائی اسمبلیوں میں اور مرکز میں جو ہنگامہ خیز اجلاس ہوئے، اس کے مقابلے میں یہاں خیبر پختونخوا کی اسمبلی میں جس پرامن طریقے سے او جس خوش اسلوبی سے یہ بجٹ اجلاس جاری ہے، میں پورے ایوان کو اور آپ کو مبارکباد دیتا

ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں ہمارے اپوزیشن کے ساتھیوں کا کہ یہ سہرا ان کے سر جاتا ہے کہ انہوں نے بڑے پرامن طریقے سے اور بڑی خوش اسلوبی سے اس کو چلنے دیا۔ جناب سپیکر، کافی دنوں سے تقاریر ہو رہی ہیں، میرے خیال میں صرف ایک تقریر ایسی ہے کہ جناب عنایت اللہ خان صاحب نے جو Technically دو تین چیزوں کی طرف اشارہ کیا، وہ قابل غور ہیں، باقی ساتھیوں نے زیادہ تر ایسی تقاریر کی ہیں جو ایکشن کے دنوں میں جلسوں میں کی جاتی ہیں، کچھ ساتھیوں نے اپنے حلقوں کا ذکر کیا، وہ ان کا حق تھا، وہ ٹھیک کیا انہوں نے، لیکن کل احمد کنڈی صاحب نے اور صلاح الدین صاحب نے، احمد کنڈی صاحب کی تقریر تو اسی طرح کی تقریر میں پانچویں مرتبہ سن رہا تھا کل، اس سے چار مرتبہ پہلے بھی میں سن چکا ہوں لیکن میں ان کا شکر گزار ہوں کہ وہ اس صوبے کے حق کے لئے اور خصوصاً Net Hydel Profit کے اوپر وہ جو بات کرتے ہیں تو میرا علاقہ، میرا حلقہ، چونکہ تربیلہ ڈیم میرے حلقے میں ہے اور Treasury benches کا ممبر ہونے کی حیثیت سے اگر میں زیادہ زور دیکر یہاں بات نہیں کر سکتا تو ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ میرا ہی مقدمہ لڑ رہے ہیں لیکن صلاح الدین صاحب نے بھی کل اسی طرح کی بات کی ہے، میں ان دونوں کے علم میں ایک اور بات لانا چاہتا ہوں اور ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں، خاص کر صلاح الدین صاحب کو، کہ ایک بات یہ بھول جاتے ہیں کہ میرے حلقے کے پورے Indus river کو کوزے میں بند کریں کہ اس کا پانی Divert کر کے غازی بروتھا کینال میں لے کر گئے پنجاب میں اور صلاح الدین صاحب کی پارٹی نے دو وزارتوں کے عوض اس Indus river کو بیچا ہے، اس وقت انہوں نے اس وقت کی حکومت کے ساتھ اتحاد کر کے دو وزارتیں لیں اور اس کے اوپر کسی نے کوئی احتجاج نہیں کیا، اس وقت پی ٹی آئی کا وجود نہیں تھا جناب سپیکر، اور اس River میں جہاں سردیوں میں پانی خشک ہو جاتا ہے، جو لاکھوں کروڑوں سالوں سے قدرتی بہاؤ کا ایک راستہ تھا، اس دریا کا پورا رخ موڑ دیا، اس دریا کو خشک کر دیا، اس کے پانی کی بحالی کے لئے مرکز میں ابھی ایک کمیٹی بنی ہے، میں اس کمیٹی کا ممبر ہوں، آنریبل سپیکر نیشنل اسمبلی اسد قیصر صاحب اس کو Chair کرتے ہیں، اس کے لئے ابھی Consultants hire کئے ہوئے ہیں تاکہ دوبارہ اس River کے اندر پانی بحال کیا جائے، جناب سپیکر، اس دریا کے خشک ہونے سے وہاں لوگوں کا بالکل Culture ہی Change ہو گیا ہے، وہاں Fishing کا کاروبار ختم ہوا، وہاں بیلہ جات پہ جنگل تھا، اس کی تباہی ہو گئی، لوگوں کے مویشی کی جو چراگاہیں تھیں، وہ ختم ہو گئیں، واٹر لیول نیچے چلا گیا، یہ جو Picnic spots تھے وہ ختم ہو گئے، تو وہاں پہ جو تباہی ہوئی ہے اس River کو

Divert کرنے سے، وہ ایک مسئلہ ہے، وہ میں ان کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اگر یہ صوبے کا حق مانگتے ہیں تو اس پہ بھی زور دیا کریں کبھی کبھار، کیونکہ یہ آپ کے دور میں اسی مشترکہ حکومت میں جو اتحادی تھے ان کے، پی ایم ایل کی حکومت، انہوں نے اس کا رخ موڑ دیا تھا اور اس کی بحالی کے لئے بھی اٹھارہ کروڑ روپے Consultants کو جو ہوا ہے Contract، وہ اس میں لگے ہوئے ہیں اور ان شاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ اس دریا میں پانی بحال کریں۔ جناب سپیکر، بجٹ کے حوالے سے میں مختصر بات کروں گا، ٹائم بہت کم ہے، میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے، بجٹ ہم سنتے تھے اور جو سنتے تھے تو ہر حکومت کہتی تھی کہ یہ عوامی بجٹ ہے، یہ حقیقت میں جو اس سال کا بجٹ ہے، پی ٹی آئی گورنمنٹ کا، میں وزیراعلیٰ صاحب کو، تیمور جھگڑا صاحب کو، پورے ایوان کو اور پوری پی ٹی آئی حکومت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ یہ نہ صرف عوامی بجٹ ہے بلکہ ایک انقلابی بجٹ ہے۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker:</u> Windup, please.

<u>جناب رنگیز احمد:</u> کوئی ایسا طبقہ نہیں ہے جن کو ریلیف نہ ملا ہو اس بجٹ میں، جناب سپیکر، غریب کو بھی ریلیف ملا ہے یا پروفیشنل لوگوں کو بھی ریلیف ملا ہے، میں ایک ایک چیز کا ذکر اس لئے نہیں کروں گا کہ یہ تین چار دن سے اس کا ذکر ہوتا رہا ہے لیکن اس میں جو آسودہ حال طبقہ ہے جن کو پراپرٹی ٹیکس میں چھوٹ ملی ہے، جن کو پروفیشنل ٹیکس میں چھوٹ ملی ہے، وہ ایک ریکارڈ ہے اس صوبے کے اندر کہ اس طرح پہلے کبھی نہیں ہوا کہ تمام طبقات کو یکساں اس بجٹ کے اندر جو ریلیف ملا ہے، اس سے پہلے اس کی کوئی مثال نہیں ملتی جناب سپیکر، خصوصاً جو Health facilities ہیں، ہیلتھ کارڈ کے سلسلے میں جو سہولت لوگوں کو ملی ہے، اس کے اوپر Rescue 1122 جو ہے، لوگوں کی دہلیز پہ، ان کے دروازے پہ جب ایمبولینس پہنچ جاتی ہے اور پانچ منٹ کے اندر۔۔۔۔۔

<u>Mr. Speaker</u>: Rangez Khan, thank you very much, time is very short; Minister Sahib is ready.

<u>جناب رنگیز احمد:</u> میں جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک منٹ اور دیتا ہوں۔

<u>جناب رنگیز احمد:</u> میں مختصر کرتا ہوں، اپنے حلقے کی ایک بات۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> کریں کریں۔

جناب رنگیز احمد: وزیر خزانہ صاحب کے گوش گزار کروں گا کہ میرے حلقے کا ایک Category D hospital، جناب تیمور خان صاحب، آپ کی توجہ چاہوں گا، ایک Category D hospital جو Reflect ہوا ہے اے ڈی پی میں، اس کے لئے Allocation نہیں رکھی گئی ہے، مہربانی کرکے اس کے لئے Allocation رکھ لیں تو آپ کی بڑی مہربانی ہوگی کیونکہ آپ وزیر خزانہ بھی ہیں اور فنانس منسٹر بھی ہیں۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

جناب رنگیز احمد: تو، شکریہ جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: I request Taimur Saleem Jhagra Sahib, to conclude the budget speeches. Taimur Saleem Jhagra Sahib.

جناب تیمور سلیم خان (وزیر صحت و خزانہ): جناب سپیکر، سب سے پہلے تو میں سارے ممبران کا چاہے وہ گورنمنٹ سے ہوں، اپوزیشن سے ہوں، ان کی تقاریر کا، ان کے Comments کا جنہوں نے بجٹ کی تعریف کی، جنہوں نے مثبت تنقید کی، ان سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں، جیسے بہت سے لوگوں نے کہا کہ جس ماحول میں یہ بجٹ کی Presentation ہوئی، یہ بجٹ کی ڈسکشن ہوئی، ایک Culture اور ایک روایت بن گئی ہے کہ بجٹ کی سپیچز یا بجٹ کا سیشن جو ہے، اس میں شور Unparliamentarily norms، یہ جمہوریت کا حسن نہیں ہے، تو اگر خیبر پختونخوا کے ہاؤس نے وہ اصلی روایت کا خیال رکھا جو کہ جمہوریت میں ایک پارلیمنٹ میں ہونی چاہیئے جو کہ خیبر پختونخوا کی روایات اس صوبے کے Culture سے ملتی ہیں جو کہ پورے پاکستان کے کلچر سے ملنی چاہئیں، تو سارے ہاؤس کو اور خاص طور پر اپوزیشن کو خراج تحسین پیش کرنا چاہیئے کیونکہ ہم نے پورے صوبے کی جو شکل کی عکاسی کی، پورا پاکستان اس کی تعریف کررہا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، میں کچھ پوائنٹس کی وضاحت کروں گا، تمام Individual points کی تو وضاحت نہیں ہوسکتی اور جو زیادہ تر حلقوں سے Related points تھے، میں یہ Assure کراتا ہوں کہ مسئلے تو سارے حالانکہ کبھی بھی حل نہیں ہوتے جیسے کہ پیسہ جتنا بھی ہو وہ کافی نہیں ہوتا لیکن ان شاء اللہ سال کے دوران کوشش کریں گے کہ Development investment صوبے کے ہر کونے میں ہو، ہر حلقے میں ہو، گورنمنٹ اور اپوزیشن کو صرف دیکھ کر نہ ہو اور ان شاء اللہ اس کے لئے کیونکہ ہمارا جو مینڈیٹ ہے وہ پورے صوبے کا ہے، کسی ایک یا دو حلقوں کا نہیں ہے، تو ان شاء اللہ وہ ایشوز حل بھی ہوتے جائیں گے، تنقید بھی ہوتی جائے گی

لیکن پورے صوبے کو Develop ضرور کریں گے۔ پہلے میں جناب سپیکر، کچھ بڑے نکات پہ بات کرنا چاہتا ہوں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن اکرم خان درانی صاحب نے کچھ Points raise کئے، ان کا میں جواب دینا چاہوں گا، درانی صاحب کو اللہ صحت دے جناب سپیکر، انہوں نے کہا کہ بجٹ میں تین سو بلین کا Shortfall ہے، جناب سپیکر، اگر درانی صاحب Shortfall اس بات کو کہہ رہے ہیں کہ جو Actual receipts ہیں یا جو Budgeted numbers ہیں اس کی ساری Explanation اس کتاب میں ہو، بلکہ اس کتاب کی لوگوں نے تعریف بھی کی، عنایت اللہ خان صاحب نے کی، یہ کہوں گا کہ Budget receipts اور Actual expenditure میں Shortfall ہمیشہ رہا ہے، ہم نے کبھی یہ چیزیں واضح نہیں کیں، یہ واضح ہوں گی تو Budgeting بہتر ہو گی، Budgeting بہتر ہو گی تو اس پہ ڈیبیٹ بہتر ہو گی، Feedback بہتر ملے گی اور اس کا میں ثبوت دے دیتا ہوں، درانی صاحب کو بھی اسی بجٹ کی کتاب میں دیکھ لینا چاہیئے تھا کہ یہ جو Shortfall کی ہم بات کر رہے ہیں تو 2004-05 کا بجٹ لے لیتے ہیں، جب 64 ارب روپے کا بجٹ تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی منور خان صاحب، جی منور خان صاحب۔

<u>جناب منور خان:</u> تھینک یو، مسٹر سپیکر۔ یہ ابھی یہاں پہ سارے اپوزیشن بنچز والوں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہاں پہ جو اسمبلی کا سٹاف ہے تو بجٹ سیشن میں ان کو Honoraria دیا کرتے تھے، ایکسٹرا تنخواہ دیا کرتے تھے تین مہینوں کی، پچھلے بجٹ میں بھی نہیں دی اور میرے خیال میں سی ایم نے Announce بھی کی تھی کہ ہم، Announce کی تھی لیکن میرے خیال میں یہ جو فنانس منسٹر ہیں انہوں نے انکار کیا تھا، تو جناب سپیکر، یہ کب سے آ رہا ہے کہ اسمبلی کے Employees کو یہ دیتے ہیں تین مہینے کی تنخواہ، تو میرے خیال میں ہم سب نے ایم پی ایز نے یہ، میرے خیال میں یہ سارے باقی ایم پی ایز بھی ہمارے ساتھ شامل ہوں گے، گورنمنٹ والے بھی شاید اس پہ شامل ہوں گے۔ (تالیاں)
اور میں دوسری بات یہ کہتا ہوں سر، کہ پچھلے سال پرویز خٹک صاحب نے بھی جو ہاسٹل میں جو Employees ہیں وہ بھی یہی چاہتے ہیں، وہ ان کو بھی ملی تھی لیکن میرے خیال میں پتہ نہیں تیمور خان کیوں یہ ظلم کر رہے ہیں ان Employees کے ساتھ؟ تو میری ریکویسٹ یہ ہے کہ ہم ان کی تقریر، ان کی تقریر ہم تب سنیں گے جب تک یہ Floor پہ یہ Announce نہیں کرتے ہم ان کی تقریر نہیں سنیں گے، یہ ہماری طرف سے یہ ہے۔

جناب سپیکر: تیمور خان نے پہلے Assurance دلائی ہے۔

وزیر برائے خزانہ: جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں تیمور خان، تیمور خان، تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

وزیر برائے خزانہ: تو سن تو لیں۔۔۔۔۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: بات تو کرنے دیں ناں ان کو۔

(شور اور قطع کلامیاں)

وزیر برائے خزانہ: بات تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، تیمور صاحب۔

وزیر برائے خزانہ: بات تو کرنے دیں۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: اتنے اچھے ماحول کو At the end، نگہت بی بی، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، (شور اور قطع کلامیاں) وہ بات، اوہو، کریں، آپ بات کر لیں، آپ بھی یہی کہیں گے کہ تین تنخواہیں نہیں، کوئی نئی بات کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: نہیں سر، میں جناب سپیکر صاحب، یہ اس اسمبلی کی Tradition رہی ہے اور یہ اسمبلی کے یہ غریب صبح چھ بجے آتے ہیں اور رات کے گیارہ بجے جاتے ہیں جناب سپیکر صاحب، اسی طرح پولیس ڈیپارٹمنٹ کے لوگ ہمارے لئے صبح سے کھڑے ہوتے ہیں اور رات کے گیارہ بجے تک ہماری حفاظت کے لئے آتے ہیں، مجھے یہ بتائیں ایم پی اے ہاسپٹل کے لوگ جو ہیں تو وہ صبح چھ بجے سے اٹھتے ہیں، رات کے بارہ بجے سوتے ہیں جناب سپیکر صاحب، میں محمود خان صاحب کی بہت زیادہ عزت کرتی ہوں لیکن محمود خان صاحب نے پچھلی دفعہ تین Salaries کا Announcement کیا تھا، میں پرویز خٹک صاحب کو بھی داد دیتی ہوں کہ جب بھی ہم نے ان سے سٹاف کے بارے میں بات کی، آپ کو بھی داد دیتی ہوں اور اسد قیصر صاحب کو بھی داد دیتی ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ اپنے سٹاف کا خیال رکھا لیکن اس بات پہ مجھے آپ سے بھی گلہ ہے کہ آپ نے ان تین تنخواہوں کا جو کہ محمود خان صاحب نے یہاں پہ پچھلے دو تین سالوں سے ان کو نہیں ملی ہیں لیکن انہوں نے اعلان کیا اور اس کے بعد وہ تنخواہیں کس ہستی نے کاٹیں

جو کہ سی ایم سے بھی زیادہ Powerful ہے، اگر اس دفعہ ان کو تنخواہ نہ ملی تو ہم سب ایم پی ایز Winding speech نہیں سنیں گے جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> دیکھیں، پچھلے سال، پچھلے سال Financial constraint میں، نگہت بی بی، دیکھیں بات سنیں، چادر کے مطابق پاؤں پھیلائے جاتے ہیں، پچھلی دفعہ کس کو تنخواہ ملی ہے، کسی کو نہیں ملی؟ نہ سی ایم سیکرٹریٹ کو نہ فنانس کو، تو پھر ہمارے سٹاف کو کیسے ملتی؟ پیسے ہی نہیں تھے گورنمنٹ کے پاس، ابھی ہیں، ابھی وہ دیں گے۔ جی، تیمور سلیم جھگڑا صاحب۔

<u>ایک آواز:</u> باقی صوبوں میں دی گئی تھیں تو ہمارے صوبے میں کیوں نہیں دی گئیں؟

<u>جناب سپیکر:</u> باقی صوبوں کے پاس ہوں گے، آپ کے صوبے کے پاس نہیں تھے، بس چھوڑیں، تقریر جس نے سننی ہے سنیں، نہیں سننی ہے تو چھوڑ دیں جی۔

<u>وزیر برائے خزانہ:</u> اتنا جی اچھا ماحول رہا ہے میرے خیال میں، میری ریکویسٹ ہے اپوزیشن سے کہ وہ ماحول برقرار رکھے۔ جناب سپیکر، نگہت بی بی نے Tradition کی بات کی تو میں اپوزیشن کو ریکویسٹ کروں گا کہ اس Tradition کو ابھی برقرار رکھے، جیسے آپ نے کہا کہ ہم نے پچھلے سال چونکہ Covid بالکل عروج پہ تھا، 160 ارب کا نقصان ہوا تھا، تو جو بالکل بجٹ پہ کام کرتے ہیں فنانس اور پی اینڈ ڈی، ہم نے ان کو بھی نہیں دی تھی، تو وہ بنتی نہیں تھیں لیکن جناب سپیکر، اسی Tradition کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ کو یہ میرے خیال میں یہ تو کوئی بھی گلہ نہیں کر سکتا کہ اس سال فنانس ڈیپارٹمنٹ نے بجٹ بناتے ہوئے کسی سے بھی کنجوسی کی، تنخواہ بڑھاتے ہوئے، تو میرے خیال میں جو Tradition ہے یہ Announcement ہمیشہ چیف منسٹر صاحب اپنی Winding speech میں کرتے ہیں، اشارہ میں نے دے دیا ہے، باقی اسی Tradition کا احترام رکھتے ہوئے چیف منسٹر صاحب کو چھوڑتے ہیں کہ وہ اس میں Announcement کریں۔

(تالیاں)

<u>جناب منور خان:</u> جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>وزیر برائے خزانہ:</u> او شو کنه ، کښېنه بس پلیز ، او شو کنه ۔

<u>جناب سپیکر:</u> بس چھوڑیں ناں جی۔

وزیر برائے خزانہ: اوشو اوشو، اوشو جی۔ اچھا جی، جناب سپیکر، ابھی میں تھوڑی سی توجہ چاہوں گا کیونکہ یہ جو موٹے سوال ہیں یہ ضروری ہیں۔ جو ہم شفافیت لائے ہیں Budget making میں کہ اس میں سب سے پہلا سوال اور میں نے پہلے Colleagues کو کہا بھی تھا کہ وہ یہی ہوگا کہ Shortfall ہے، خسارے کا بجٹ ہے، دیکھیں یہ چیزیں ہم سامنے رکھیں گے، یہ سارے بجٹ کے Figures ہیں میں آپ کو Quote کر رہا تھا 2004-05، جب پورا بجٹ 64 ارب کا تھا، آج ایجوکیشن کا بجٹ 206 ارب کا ہوتا ہے تو 64 ارب کے بجٹ کی Budgeted receipts تھیں اور 53 ارب کی Actual receipts تھیں، 2007-08 کو لے لیتے ہیں، جب 102 ارب کی Budgeted receipts تھیں، 89 ارب کی Actual receipts تھیں۔ 2012-13 کو لے لیتے ہیں، 280 ارب کی Budgeted receipts تھیں، 255 ارب کی Actual receipts تھیں، یہ جو ہے ایک سلسلہ جا تا رہا ہے اور اس کی میں وجہ آگے بیان کرتا جاؤں گا کیونکہ بہت سے ایسی Receipts ہوتی ہیں جن پہ اپنا حق رکھنے کے لئے ہمیں وہ بجٹ میں ڈالنا پڑتی ہیں اور ہم جب بجٹ Expenditure side پہ بناتے ہیں تو وہاں پہ ہم جو سارے اخراجات کی Provision بناتے ہیں تو وہ سارے ضروری نہیں ہیں کہ وہ ہو، تو یہ بجٹ ہمیشہ Balanced ہوتے ہیں لیکن جو بجٹ میں اور جو Actual expenditure میں اور Actual receipts میں جو فرق ہوتا ہے، وہ ہمیشہ سے آتا رہا ہے۔ یہ اس حکومت کو Credit جاتا ہے کہ پہلی بار یہ وہ شفافیت کا مظاہرہ کر رہی ہے، ان بجٹ کی کتابوں میں کہ صرف R E (Revise Estimate) ہے، جیسے عنایت خان نے کہا R E (Revise Estimate) کے بعد وہ گیارہ مہینے کے Actual basis کے بھی Figures دے دیتی ہے تاکہ اگلے سال کا جو بجٹ ہوگا، اس کے اگلے سال کا جو بجٹ ہوگا اس میں یہ شفافیت جب برقرار رہے گی تو ہماری Budgeting بہتر ہوگی اور میں فخر سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ آج خیبر پختونخوا پورے پاکستان میں نہیں پورے برصغیر میں واحد وہ گورنمنٹ ہے جو اس شفافیت سے اپنے Budgeting figures کو Present کر رہی ہے جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ایک سوال ہوا اکرم درانی صاحب کی طرف سے کہ اگر Budget balanced ہے تو Domestic loan اس میں کیوں Reflect کیا ہے؟ جناب سپیکر، خیبر پختونخوا وہ واحد صوبہ ہے جس میں Domestic loan کا جو کہ High interest loan ہوتا ہے، اس کا بوجھ Zero ہے اور وہ واحد صوبہ ہے جس نے Off balance sheet یعنی بجٹ کے باہر مختلف اداروں میں کوئی Loan نہیں چھپایا ہوا

ہے، Domestic loan کی ہم نے عکاسی اس لئے کی ہے کہ اگر End میں ضرورت پڑے تو یہ Option ہمارے پاس ضرور ہونا چاہیئے لیکن ہم نے یہ Last year بھی Reflect کیا تھا، استعمال نہیں کیا تھا لیکن وہی اچھی Budgeting کے لئے ایک Provision رکھنے کے لئے اگر ضرورت پڑے تو اس کی ایک Reflection ہے کیونکہ اگر End میں کوئی ایسی Situation آئے، خدانخواستہ Covid کی چوتھی پانچویں لہر آئے، ایک Crisis ہو اور ہمیں لینا پڑے تو ہمارے پاس وہ Budgetary provision ہونی چاہیئے تاکہ ہم Supplementary grant نہ لیں۔ جناب سپیکر، ایک اور بڑا اچھا سوال انہوں نے کیا کہ آپ ان Receipts کو خاص طور پر (NHP (Net Hydel Profit کی بات ہو رہی کہ اگر وہ آتے ہی نہیں ہیں، آپ ان کو Reflect کیوں کرتے ہیں؟ جب ہم آئے تو پہلے سال میں نے یہ دیکھا کہ سیکرٹری فنانس نے مجھے کہا کہ NHP کی ہم Receipts بیس ارب تک جو ہے وہ Reflect کرتے ہیں کیونکہ اس سے زیادہ Typically فیڈرل گورنمنٹ سے آتے ہی نہیں ہیں، تو وہاں پہ میں نے اختلاف کیا اور یہ کہا کہ اگر ہمارا حق بنتا ہے اور ہم وہ Reflect نہیں کرتے تو بہت مشکل ہو جائے گا، فیڈرل گورنمنٹ، فیڈرل بیوروکریسی سے یہ کیس بتانا کہ یہ دیکھیں یہ ہمارے پیسے ہیں، ہمیں ان کی ضرورت ہے، ایک چھوٹا صوبہ ہے جس کے لئے ہر Revenue source بڑا ضروری ہے، تو یہ ہم نے پہلی بار Tradition شروع کی کہ NHP کے جتنے بھی Arrears ہیں اور ہم وہ Arrears دکھاتے ہیں، 2015-16 کا جو MoU ہوا تھا، اس کے مطابق وہ ہم Reflect کریں گے تاکہ ہم واپڈا کے ساتھ، ہم Power Ministry کے ساتھ ہم فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ یہ Continuously take-up کریں، اس صوبے کے حق کے لئے Take-up کریں، یہ بات نہ دیکھیں کہ جو فیڈرل گورنمنٹ ہے وہ ہماری پارٹی ہے، پہلے صوبے کا حق آتا ہے اس کے بعد پارٹی کا Stance آتا ہے اور اسی میں ہمیں کامیابی ہوئی، ہم نے پرائم منسٹر عمران خان صاحب کو یہ دکھایا کہ اس صوبے کی تاریخ میں ہمیشہ NHP کی Payment hieratic رہے تو مشکل حالات کے باوجود تاریخ میں پہلی بار اور دوبارہ سے یہاں پہ Reflected ہے کہ نومبر سے ہر ماہ NHP کے پیسے جو ہیں وہ ماہوار آرہے ہیں اور یہ اس لمبی جنگ میں ایک بہت بڑی جیت ہے جناب سپیکر، جو کہ آگے Institutionalize ہو گی اور اس صوبے کا جو NHP کا جو Right ہے وہ ہمیشہ کے لئے ہمیں ملے گا۔ جناب سپیکر، House requisition کی بات ہوئی اور ایک اور بڑا اچھا سوال ہے، اکرم درانی صاحب نے پوچھا کہ فیڈرل گورنمنٹ کے Rates ہم

کیوں نہیں دیکھتے؟ میں تھوڑا سا اس سوال کو Club کروں گا، آپ آج سے پہلے دیکھیں کہ پشاور میں کوئی پچھتر (75) ہزار Employees تھے، ان میں کوئی پانچ سو، چھ سو، سات سو کو ایک گھر ملتا تھا، اگر گھر کی Rental value لاکھ روپے ہوتی تھی تو اس کی تنخواہ سے پانچ ہزار روپے کٹتے تھے، یہ تو وہ خوش قسمت جس کو گھر مل رہا تھا جناب سپیکر، جس کا اپنا گھر تھا، یہ مجھے پتہ چلا، مجھے کبھی کبھی حیرت ہوتی ہے کہ یہ ستر سالوں میں ہم نے کیسی پالیسیاں بنائی ہیں؟ جس کا اپنا گھر تھا اور جس کا بس چلا تو اس نے House subsidy لی اور وہ House subsidy جو ہے اگر وہ ساٹھ ہزار تھی تو جس کے پاس گھر نہیں تھا اس کا House rent بیس ہزار تھا، یہ کہاں کا انصاف تھا؟ جناب سپیکر، کسی نے کبھی اس کو ہاتھ نہیں لگایا، اے این پی کی گورنمنٹ بھی رہ چکی ہے، ایم ایم اے کی بھی رہ چکی ہے، ہم پانچ سال رہ چکے تھے کیونکہ یہ واقعی ایک تبدیلی کا بجٹ تھا، واقعی تبدیلی کا سال تھا، ہم نے کہا کہ سب کو جو ہے وہ ایک ہی Housing allowance ملے گا اور جتنے ہماری جیب میں پیسے تھے جو ہم Afford کر سکتے تھے، ہم نے اپنی House subsidy policy کے مطابق House subsidy discontinue کی تاکہ تمام جو Employees ہیں پشاور میں، ان کے ساتھ انصاف ہو سکے اور سب کو ایک ہی Housing allowance ملے گا اور وہ خاطر خواہ اضافہ ان سب کے Housing allowance میں اور ان شاء اللہ اگر Financial envelop ہو، Because اپنی جیب کو دیکھنا پڑتا ہے تو اگلے سال جو ہماری Housing subsidy ہے اس کے ساتھ برابر بھی کر دیں گے، 75 فیصد اس کا کر دیا ہے اور وہ ہاؤسنگ پالیسی Market basis پہ Continuously revise کریں گے، 2008 سے یہ جو House rent تھا یہ Revise نہیں ہوا تھا اور ہم نے صرف پشاور کا خیال بھی نہیں رکھا جناب سپیکر، باقی سارے صوبے میں ہم نے Housing allowance پچاس پرسنٹ Existing rate کے اوپر بڑھایا اور Overall اس پیکیج کا حصہ ہے۔ آگے اس میں ایک اور بھی سوال کیا تھا کہ ہم نے تنخواہ وہ پچیس پرسنٹ کیوں نہیں بڑھائی؟ جب آپ Housing increase کو لے ہیں، جب آپ Ten percent adhoc increase کو لے لیں، جب آپ وہ Allowances کے Increase کو لے لیں تو جیسے پہلے کا Basic pay پہ Initial basic pay پہ کم سے کم وہ سارے ملازمین جن کو کوئی سپیشل الاؤنس نہیں مل رہا تھا، اس سال ان کی تنخواہ میں 37 فیصد اضافہ ہوگا اور ان شاء اللہ کوشش کریں گے کہ جتنے بھی فنانشل وسائل ہوں، آگے اس سے بھی زیادہ ہوں۔ ابھی یہ جو چھ لاکھ ملازمین ہیں سرکاری، ان

سے یہی ریکویسٹ ہے کہ جیسے گورنمنٹ نے آپ سے اپنا وعدہ نبھایا ہے، آپ کی جو Responsibility ہے پبلک پہ، کیونکہ ہم سب پبلک سرونٹس ہیں، ہمیں ابھی وہ نبھانی ہے اور اس صوبے کی ترقی میں چاہے آپ ٹیچر ہوں، چاہے ڈاکٹر ہوں، چاہے آپ لوکل گورنمنٹ کا سٹاف ہوں، ریونیو کا سٹاف ہوں، آپ کا Role اس صوبے کی تقدیر اٹھانے میں سب سے پہلے آتا ہے، تو سب سے ریکویسٹ ہے جناب سپیکر، یہاں گیلریز میں سینیئر سول سرونٹس بھی بیٹھے ہیں، اسمبلی کا سٹاف بھی بیٹھا ہے کہ ابھی ہمیں مل کر اس صوبے کی تقدیر کو اور بھی بدلنا ہے، اگر Progress کا ہمارا Rate چار یا پانچ پرسنٹ تھا، ابھی اس کو سات یا آٹھ پرسنٹ پہ اٹھانا ہے، اسی لئے ہم نے اس بجٹ کا Resurgent Khyber Pakhtunkhwa رکھا تھا کیونکہ ان شاء اللہ اس سال سے پورا پاکستان اور اس کی Economy اٹھے گی اور ان شاء اللہ اس میں پہل خیبر پختونخوا کا صوبہ کرے گا۔ جناب سپیکر، ایک اور سوال ہوا درانی صاحب سے ہی کہ قبائلی اضلاع کے فنڈز Lapse نہیں ہونے چاہئیں اور Account one میں رہنے چاہئیں، جناب سپیکر، قبائلی اضلاع کے جو فنڈز صوبے کو ٹرانسفر ہوتے ہیں وہ Lapse نہیں ہوتے ہیں، وہ Account one میں رہتے ہیں، ان کا ایک ایک روپیہ کا Account ہے، میں دوبارہ سے Commitment دیتا ہوں کہ قبائلی اضلاع کا ایک بھی روپیہ جو ہے وہ Settled districts پہ نہیں لگے گا، بلکہ یہ صوبہ جتنا بھی انصاف قبائلی اضلاع سے کر سکتا ہے وہ کرے گا۔ (تالیاں) جناب سپیکر، جب پچھلے گیارہ ارب کی Food subsidy دی گئی کیونکہ آپ کو پتہ ہے کہ جب تک نیا NFC نہیں ہوتا، قبائلی اضلاع کے NFC کا Share اس صوبے کے پاس نہیں آتا لیکن گیارہ ارب کی Food subsidy میں تقریباً بیس پرسنٹ قبائلی اضلاع کو پہنچتا ہے، وہ خیبر پختونخوا کے پیسوں سے گیا، قبائلی اضلاع کے پیسوں سے نہیں گیا، جو آٹھ سو ملین یعنی 80 کروڑ فنڈنگ ہوئی پنشن کی، قبائلی اضلاع کے ملازمین کی، وہ سارا پیسہ خیبر پختونخوا نے اپنی جیب سے دیا، قبائلی اضلاع کی فنڈنگ سے Over and above۔ جناب سپیکر، جو بلین ٹری سونامی کا پروگرام ہے جس کا کوئی بیس پچیس پرسنٹ قبائلی اضلاع میں لگ رہا ہے، شاید زیادہ لگ رہا ہے، اس کی ساری فنڈنگ جو ہے وہ اس صوبے کی فنڈنگ سے ہو رہی ہے اور ہمیں فخر ہے کہ ہم اپنا Role اپنی Contribution قبائلی اضلاع کے لئے کر رہے ہیں اور اگر اور بھی قربانی دینا پڑی تو ان شاء اللہ ضرور جو ہے وہ دیں گے۔ قبائلی اضلاع کا ہر سٹیزن، مرد، عورت، وہ اس بات کا اطمینان رکھے کہ جو ہمارے وہاں پہ پشتون بھائی بہن ہیں، ان سے ہماری یہ Commitment ہے کہ ہم ان شاء اللہ ان کو جتنا بھی پیسہ ہو اس میں اٹھائیں گے اور

پاکستان کے لئے ڈیویلپمنٹ کی ایک مثال بنائیں گے۔ (تالیاں) جناب سپیکر،Honoraria کی بات Already ہو گئی، جیسے میں نے کہا، میں ریکویسٹ کروں گا،ایک زبردست ماحول رہا ہے کہ وہ رہے اور جو Tradition کہتے ہیں کہ کچھ Announcements چیف منسٹر صاحب کا حق ہوتے ہیں،انہیں دیدیں، میں اتنا ہی کہہ دوں گا کہ ان شاء اللہ اس سال کوئی مایوس نہیں ہو جائے گا اور اگر ہم سے کوئی غلطی بھی ہوئی، میں دوبارہ کہتا ہوں کہ ہم نے کوشش کی ہے کہ تنخواہوں میں جو Increases دے رہے ہیں وہ جتنا بھی Justice کر سکیں،انصاف کر سکیں لوگوں کے ساتھ،وہ کریں،اسی لئے،یکم جولائی کو وہ Grievances committee جو ہے وہ Active ہو جائے کہ اگر کوئی اس Category میں آتے ہیں جن کو وہ پچیس پرسنٹ Raise disparity کا ملنا چاہیئے تھا کہ جی Allowance میں وہ نہیں ملا تو ان شاء اللہ ان کا کیس دیکھ کر ہم وہی پہ Resolve کر دیں گے اور وہی جو یکم جون کا وعدہ کیا تھا اسی دن سے Resolve کر دیں گے۔جناب سپیکر،لطف الرحمان صاحب نے بات کی کہ صحت کارڈ کا جو Data ہے وہ Share ہونا چاہیئے اور صحت کارڈ کے جو Patients اور Capacity اور جو ہسپتال،یہ سارا Data ہم ہر مہینے Share کرتے ہیں، میں لطف الرحمان صاحب کو Invite کرتا ہوں اپوزیشن کے سارے ممبرز کو Invite کرتا ہوں، گورنمنٹ کے سارے ممبرز کو Invite کرتا ہوں، اپنے اضلاع کا دیکھیں، جیسے پرائم منسٹر صاحب کہتے ہیں،یہ صرف ایک انشورنس سکیم نہیں ہے،یہ پورا ایک ہیلتھ سسٹم ہے کیونکہ جب ہم ہر سال، پچھلے سال کیونکہ آدھے سال کی فنڈنگ تھی، دس ارب روپے ڈالے گئے، چھ ارب روپے تقریباً خرچ ہوئے،اس سال 23 ارب روپے بچت کئے، جب یہ جائے گا،یہ ہیلتھ سیکٹر میں Investment ہے، یہ صرف ہیلتھ سیکٹر میں Investment نہیں، یہ Economy میں Investment ہے، میں دیکھ رہا ہوں کہ جس Type کی سروسز Offer ہو رہی ہیں، دو میں مثال دیتا ہوں جس سروس پہ سب سے زیادہ خرچہ آرہا ہے وہ ہے Heart bypass سے جناب سپیکر،آپ غریب کلاس کو تو چھوڑیں، تین چار لاکھ کا آپریشن دل کا وہ مڈل کلاس بھی نہیں Afford کر سکتا تھا،آج پشاور میں، صوابی، دو اضلاع اور میں میرے خیال میں سوات اور نوشہرہ ہیں، وہاں پہ پبلک اور پرائیویٹ ہاسپیٹل میں Heart bypass جو ہے وہ Offer ہو رہا ہے،ابھی بہت سے اضلاع ہیں جہاں پہ نہیں ہو رہا، پبلک ہاسپیٹل کو تو ہم کہہ رہے ہیں میرے خیال میں ایبٹ آباد میں،ایوب ٹیچنگ میں ابھی یا شروع کر دیا ہے یا کرنے والے ہیں لیکن یہ ایک Opportunity ہے، دیر میں Opportunity ہے،

ڈی آئی خان میں Opportunity ہے، کوہاٹ میں Opportunity ہے، پبلک سیکٹر کے لئے پرائیویٹ سیکٹر کے لئے کہ فنانس تو ہم کر رہے ہیں تو آپ آکر Data دیکھیں، آپ اپنے اضلاع میں پبلک سیکٹر سے بھی بات کریں، پرائیویٹ سیکٹر سے بھی بات کریں کیونکہ جان بچانے میں اور جناب سپیکر، Covid سے پہلے تقریباً پچاس ہزار لوگوں نے ایک مہینے میں صحت کارڈ کو استعمال کیا، اب سال کے مطابق حساب لگائیں تو تقریباً چھ لاکھ، چھ لاکھ خاندان یہ استعمال کریں گے، چھ لاکھ خاندان کا مطلب تقریباً صوبے کا ہر دسواں خاندان یہ جو ہے وہ سال میں استعمال کر رہا ہے، ایک لاکھ پینسٹھ ہزار لوگوں نے یہ نئی سکیم استعمال کی ہے تو اس سے اگر ہمارے صحت کا نظام بدل جائے گا تو اس میں سب کا بھلا ہو گا اور جہاں پہ جناب سپیکر، فنڈنگ میں تقسیم میں انصاف کی بات ہوتی ہے تو اس سے تو زیادہ انصاف کا کوئی اقدام نہیں ہو سکتا کہ یہ جو چار کروڑ عوام کو صحت کارڈ دیا گیا ہے، میرے خیال میں چوبیس، کتنے؟ ہمارے جو جناب سپیکر، Constituencies ہیں، ہر Constituency میں ہر خاندان کو دیا گیا ہے، چاہے اس نے گورنمنٹ کے لئے ووٹ کیا ہو چاہے اپوزیشن کے لئے ووٹ کیا ہو، اس سے زیادہ اگر کوئی انصاف پہ مبنی پروگرام ہو تو جناب سپیکر، بتایا جائے۔ جناب سپیکر، اس میں کام کرنا ہے، اس میں لوگوں کے خدشات کو بھی Identify کئے، جو Data ہم دیکھتے ہیں، اتفاقاً آج صبح ہی سٹیٹ لائف کے چیئرمین پشاور آئے تھے اور یہی دیکھیں کہ سٹیٹ لائف کے چیئرمین جو کراچی میں Based ہیں وہ پچھلے مہینے میں دو بار پشاور کیوں آیا؟ کیونکہ آپ کا شہر، آپ کا صوبہ اس ملک کے Map پہ آگیا ہے، دنیا کے Map پہ آگیا ہے کہ بڑے ادارے ابھی یہاں پہ Investment، اپنے بزنس کے لئے آتے ہیں تو ان سے آج صبح ہی یہ بات ہوئی، 99 فیصد جو Data ہے وہ دکھاتا ہے کہ 99 فیصد تو Satisfaction ہے، کہیں نہ کہیں کوئی غلط ضرور کر رہا ہو گا اور جس نے Point out کیا وہ ضرور بتائے۔ آج صبح سٹیٹ لائف چیئرمین کو یہ بتایا کہ جن ہاسپیٹلز کے Against action لیا ہے، ان کے نام دیں تاکہ وہ ہم Publically display کریں اور ان کو پھر For life time ban کریں کیونکہ اتنی اچھی سکیم کو ہم Controversial نہیں بنا سکتے، اس پہ کوئی Compromise نہیں ہو گا، جو بات ہوئی کہ اس میں اور ہسپتال Empanel ہو سکتے ہیں، یہ بات بالکل صحیح ہے اور صبح یہی بات ہوئی ہے اور سٹیٹ لائف کے چیئرمین نے بھی Agree کیا کہ اس کی جو Empanelment سال میں ایک بار ہوتی تھی کہ اس کو ہم Rolling basis پر رکھیں گے کہ ہر تین مہینے میں Apply کریں لیکن یہاں پر جناب سپیکر، یہ جو پروگرام کے ہمارے Head ہیں،

ریاض تنولی، ان کا میں نام لیکر ان کو Credit دینا چاہتا ہوں کیونکہ اس Type کے ہمیں افسر چاہیئے جو کہ اس Type کے بیس بیس ارب کے پروگرامز کو اس طرح سے چلائیں جیسے وہ چلا رہے ہیں، مجھے کسی نے اس دن بتایا کہ جب ان کی ٹیم کسی ہاسپٹل کو Empanel کرنے کے لئے جاتی ہے تو اگر وہاں پر ان کو کوئی کھانا بھی دیتا ہے تو وہ کھانا نہیں Accept کرتے تاکہ ان پر کوئی Moral pressure نہ ہو کہ اس ہسپتال کو وہ Include کریں، تو بات میں صاف کہنا چاہتا ہوں کہ جو بھی Hospital include ہوگا وہ میرٹ پہ ہوگا، جو ہاسپیٹل اس میرٹ کو Abuse کریگا، اس کے خلاف سخت سے سخت ایکشن لیں گے اور ان شاءاللہ اس ایک پروگرام کے Through ہم پورے صوبے کے صحت کے نظام کو تبدیل کرینگے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، سردار یوسف صاحب نے بات کی تھی، میں اس وقت تھا نہیں، مجھے نوٹس میں بتایا گیا اور پھر اختیار ولی صاحب نے بھی یہ بات کی تھی۔ سردار یوسف صاحب نے کہا تھا کہ یہ این جی اوز کا بجٹ ہے اور اختیار ولی صاحب نے کہا تھا کہ یہ بیوروکریٹس کا بجٹ ہے، ویسے آپس کی بات ہے، یہ شوکت بھائی بھی بیٹھے ہیں، کامران بھی بیٹھا ہے، میرے سے اکثر گلہ یہ ہوتا ہے کہ میں بیوروکریٹس کی کم سنتا ہوں، تو میرے خیال میں اگر کسی نے بیوروکریٹس کا بجٹ نہیں بنانا تو Rest assure کہ چاہے وہ بجٹ کی Lines ہوں، اس میں (مداخلت) کسی نے کہا تھا ورلڈ بینک کا بجٹ ہے، ورلڈ بینک ٹیکسز لگاتا ہے، ورلڈ بینک پروفیشنل ٹیکس کو بھی زیرو نہیں کرتا، غریب کسان پہ ایگریکلچر ٹیکس کو بھی زیرو نہیں کرتا، ورلڈ بینک نمبر پلیٹ کی رجسٹریشن کو بھی ایک روپے پہ نہیں کرتا، ورلڈ بینک KPRA کے تیس سے زیادہ Categories کے ٹیکس کو بھی دو پرسنٹ اور ایک پرسنٹ نہیں بناتا، جناب سپیکر، یہ اس صوبے کے عوام کا بجٹ ہے، نہ ورلڈ بینک کا ہے نہ آئی ایم ایف کا ہے، نہ کسی بیوروکریٹ کا ہے، نہ کسی این جی او کا ہے، نہ کسی ٹیکنوکریٹ کا ہے۔ (تالیاں) جناب سپیکر، سردار یوسف صاحب نے یہ بھی تجویز دی کہ Minimum wage کو تیس ہزار بنایا جائے، ہم چاہتے تو ہیں کہ Minimum wage تیس نہیں پچاس ہزار ہو لیکن ہر چیز کا ایک Effect اور Counter effect ہوتا ہے، جتنی Wages زیادہ ہونگی، چاہے وہ پبلک سیکٹر میں ہوں، چاہے وہ پرائیویٹ سیکٹر سے ہوں، کہیں سے وہ پیسہ آنا ہوگا اور دوسری جتنی Wages زیادہ ہونگی اس کا اثر عوام پر ہی مہنگائی کے طور پر ہوگا، تو اس کا ایک Balance ہوتا ہے لیکن یہ بات بالکل درست ہے کہ یہ اکیس ہزار کی جو Minimum wage ہے، اس کی ہم نے Implementation کرنی ہے، خاص طور پر انڈسٹریز میں، ان انڈسٹریز میں جو کہ منافع

بنا رہی ہیں جس کے لئے مزدور بارہ بارہ گھنٹے کام کر رہے ہیں، Over time بھی کام کر رہے ہیں، ہر صورت میں کر رہے ہیں۔ شوکت بھائی نے ابھی Assurance دی ہے، چاہے اس کے لئے IMU بنائیں، ابھی Notification بھی Issue ہوگا اور ان شاءاللہ ہم نے اس صوبے میں کسی اور صوبے کی طرح نہیں کہ پچیس ہزار Announce کیا صرف، اوروں سے زیادہ دکھانے کے لئے، یہ Ensure کرینگے کہ یہ اکیس ہزار کی Minimum wage implement ہو، اس کا فائدہ غریب مزدور کو پہنچے اور ان شاءاللہ مستقبل میں اس کو تیس نہیں چالیس اور پچاس ہزار بھی بنائیں گے۔ جناب سپیکر، Employees کی Salaries پہ میں نے بات کرلی، ایک اور بہت اہم Topic سردار یوسف صاحب نے چھیڑا کہ ہزارہ یونیورسٹی کے لئے بجٹ میں کوئی Grant نہیں ہے، اس پہ میں دو تین باتیں کہنا چاہونگا اور Apolitical کہنا چاہونگا، یعنی سیاست سے ہٹ کر کہنا چاہونگا۔ پہلی چیز تو یہ کہ یونیورسٹیز کی جو Grants ہوتی ہیں Operational، وہ HEC سے آتی ہیں، ہم نے اس بجٹ میں ہائر ایجوکیشن کے بجٹ میں دو ارب روپے کے Current budget میں Provision رکھی ہے یونیورسٹیز کی مدد کرنے کے لئے، لیکن یہ جناب سپیکر، ہمارا ایک Collective failure ہے کہ جس طریقے سے ہم نے یونیورسٹیز کو پھیلا دیا ہے بغیر Quality دیکھے، بغیر صحیح کنٹرول کے، کہ وہ جو ان کا کام ہونا چاہیئے تھا تعلیم پھیلانے کا، Quality education پھیلانے کا، وہ شاید تھوڑا پیچھے رہ گیا اور مختلف طریقوں سے وہ Universities employment agencies بن گئیں، یونیورسٹیز میں بہت اچھا کام بھی ہو رہا ہے، میں خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں، جو پشاور یونیورسٹی کے وائس چانسلر ہیں، جنہوں نے کہا کہ میں مشکل قدم بھی لونگا لیکن یونیورسٹی کو ٹھیک کرونگا، مجھے آپ کی Political support چاہیئے، اس طرح میں پورے ہاؤس سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر ہم نے اپنے ہائر ایجوکیشن کے نظام کو ٹھیک کرنا ہے، یونیورسٹیز کو ٹھیک کرنا ہے تو جناب سپیکر، As a government ہمیں پورے ہاؤس کی Political support کی ضرورت ہے کیونکہ یہ یونیورسٹیز ایسی نہیں چل سکتیں، خیبر پختونخوا میں برطانیہ سے زیادہ یونیورسٹیز ہیں جناب سپیکر، اگر کوئی لندن گیا ہو، وہاں پہ سارے جو دنیا کے بہترین کالجز ہیں وہ یونیورسٹی آف لندن کے Umbrella کے نیچے آتے ہیں، دو سال میں نے وہاں پہ گزارے تھے، یہ یونیورسٹی آف لندن کی کوئی بلڈنگ میں نے نہیں دیکھی، وہ صرف ایک Umbrella body ہے جو کہ وہ Grants دیتی ہے، کیمبرج اور آکسفورڈ پورے شہر ہیں، آٹھ آٹھ سو پرانی یونیورسٹیز ہیں، وہ

یونیورسٹیز تو دس دس بارہ بارہ میں تقسیم نہیں ہوئیں، تو ہمیں جو یونیورسٹیز کو Grants دینی ہیں، چاہے وہ ہزارہ یونیورسٹی کو، چاہے وہ صوابی یونیورسٹی کو، چاہے وہ پشاور کی یونیورسٹیز کو، آج شام اسلامیہ کالج یونیورسٹی سے میٹنگ ہو رہی ہے، ایگریکلچر یونیورسٹی کے ایشوز ہیں، UET Peshawar کے ایشوز ہیں، ہم نے ساتھ سسٹم کو بھی ٹھیک کرنا ہے، تو اس میں ہمیں Help چاہیئے، ان شاءاللہ ہم Grants بھی دینگے لیکن جیسے ہم نے ایک بڑا فیصلہ لیا کہ ہیلتھ کے ریکارڈ بجٹ کے باوجود ہم نے ہیلتھ کے نئے پراجیکٹس Settled districts میں نہیں ڈالے اور کیوں نہیں ڈالے؟ میرے سے ایم پی ایز ناراض بھی ہوئے، میرے دوست بھی ہیں، میرے رشتہ دار بھی ہیں، ہشام خان نے گلہ کیا کہ ان کے پراجیکٹس نہیں ڈالے تھے، وہ اس لئے کہ جو ہمارے پاس پندرہ سو Facilities ہیں، ہمیں سب سے پہلے ان کو تو اٹھانا ہے کیونکہ جب ان کے بارے میں گلے اور Complaints آتی ہیں تو ہمارے پاس کوئی حق نہیں ہوتا جواب دینے کا، کہ وہاں پہ ڈاکٹر نہیں ہے یا دوائی نہیں ہے یا Equipments نہیں ہیں، تو ان کو تو فنڈ کریں اور اس لئے ہیلتھ میں ہم نے ریکارڈ Record investments current budget میں کیں اور ان شاءاللہ اس سال کامران کی لیڈر شپ، چیف منسٹر صاحب کے Vision اور لیڈر شپ کے ساتھ ان شاءاللہ ان یونیورسٹیوں کو Support بھی کرینگے اور ان کے ساتھ کام بھی کرینگے تاکہ یہ بھی Straight line پر آ جائیں۔ (تالیاں) جناب سپیکر، اس کے علاوہ جو ہے وہ بات ہوئی کہ پچھلے سال بجٹ 318 ارب کا Development budget تھا، Utilize دو سو پانچ (205) ارب روپے ہوا، دو سو پانچ ارب روپے ہماری Projection ہے، ابھی اس میں Foreign aid سارا نہیں شامل، بہت سا جو Foreign aid کا بجٹ ہوتا ہے جو ماشاءاللہ یہ صوبہ پورے پاکستان میں سب سے زیادہ Attract کرتا ہے، وہ ہماری Books میں نہیں آتا تو اس کا مطلب کہ جو ہمارا Development outlay ہے اور جو ہماری Books میں نظر آئے گا، اس میں ہمیشہ فرق ہوگا لیکن ایک تو میں یہ کہہ دوں کہ جو Provincial development budget ہے اس کی ان شاءاللہ کم سے کم Ninety percent سے زیادہ Utilization ہوگی، جو قبائلی اضلاع کے پیسے آئے ہیں، ان شاءاللہ Ninety percent سے زیادہ Utilization ہوگی، جو نہیں ہوگی وہ ہم اگلے سال میں ڈال کر ان شاءاللہ Hundred percent سے بھی زیادہ کریں گے لیکن یہ بھی جناب سپیکر، آپ داد دیں اس گورنمنٹ کو کہ پہلی بار یہ Figures پبلک میں آرہے ہیں اور یہ بھی داد دیں کہ جو Development budget آج

سے صرف چھ سات سال پہلے کوئی 30 ارب کا ہوتا تھا آج وہ 210 اور 230 ارب کے درمیان اسی صوبے پہ Development spending ہوگی، یعنی سات سال میں سات گنا جو ہے جناب سپیکر، وہ یہاں کی Development spending زیادہ ہوئی، یہ بھی ایک ریکارڈ ہے اور یہ بھی داد دیں کہ ایک ایسا صوبہ جس کے پاس بندرگاہ نہیں ہے، جس کے پاس کراچی جیسا بڑا شہر نہیں ہے جو کہ پورے ملک کی 'آدھی اکانومی' ہو کہ آج اس چھوٹے سے صوبے میں سندھ سے بھی Development spending ہوتی ہے اور یہ بھی دیکھ لیں کہ جو ہماری Development plus spending ہے 500 ارب کی، وہ پنجاب کی بھی Development spending کے برابر ہے جناب سپیکر، یہ ہے اس صوبے کے لوگوں کا، پرائم منسٹر عمران خان صاحب کی اور پاکستان تحریک انصاف کی، اس صوبے کے لوگوں کے ساتھ جو انہوں نے یہاں پہ ایک Revolution لایا ہے، جو تبدیلی وہ لائے ہیں، یہ ہے اس کا Result۔ جناب سپیکر، خوشدل خان صاحب نے کچھ بڑے Pertinent points جو ہیں وہ Raise کئے اور ابھی خوشدل خان صاحب سے بات ہوئی تھی، بلکہ میں نے ان کو کہا تھا کہ چونکہ انہوں نے اس بار اتنی دوستی کا مظاہرہ کیا ہے تو جو ہمارے پشاور کی Developmental schemes پہ اختلافات ہیں، میں ان کا بھی ذکر نہیں کرونگا، آج خوشدل خان صاحب اور میں بھی اس اچھے ماحول کو برقرار رکھیں گے اور ان شاء اللہ مجھے امید ہے کہ آگے بھی رکھیں گے۔ خوشدل خان صاحب کی، ایک جو انہوں نے کہا تھا کہ جو Supplementary grants تھیں کہ وہ میرے خیال میں جو انہوں نے پوچھا کہ وہ Excess ہے، یعنی کہ پورے بجٹ کی مقدار کو بڑھا رہے ہیں یا وہ Individual grants میں Excess ہے، تو یہ میں Clarify کرنا چاہتا ہوں کہ یہ اگر آپ پورا بجٹ دیکھیں تو پورا بجٹ Overdraft میں نہیں گیا، یہ Individual grants میں یہ Excess ہے اور وہ اس لئے کہ جب ہم پچھلے سال کا بجٹ بنا رہے تھے اور جب جون میں، اگر آپ کو جناب سپیکر، Situation یاد ہو تو کسی کو یہ نہیں پتہ تھا، 15 جون کو اگر آپ کو یاد ہو، ہماری سو فیصد Hospital capacity utilized تھی، 18 جون کو ہم نے بجٹ پیش کیا تھا تو ہم نے ہر ڈیپارٹمنٹ کے بجٹ کو بالکل پچھلے سال کی Actual spending basis پہ کیا تھا کہ ہر جگہ Cuts لگائے تھے، جو Provision تھی، وہ Lump sum میں ڈالے تھے تو اس لئے اتنی زیادہ Supplementary grants آئیں اور جناب سپیکر، اس پہ ایک آرٹیکل بھی لکھا گیا اور مجھے فخر ہے کہ اس دوران ہم نے اپنی Development spending نہیں چھوڑی، ہم نے اپنے Account کو

کو Development spending کے اندر لیکن Limits میں بھی جانے دیا اپنی Overdraft
کیاتاکہ Economy برقرار رکھ سکیں اور اس لئے آپ کو دو Lines اور بھی نظر آئیں گی جس پہ ایک "Express Tribune" میں مضمون بھی تھا کہ وفاقی حکومت نے صوبائی حکومت کو چالیس ارب کا قرضہ دیا، وہ قرضہ نہیں دیا، وہ جو آپ Overdraft میں جاتے ہیں تو وہ ان کی Books میں جب تک آپ Overdraft میں ہوتے ہیں تو As a قرضہ قرضہ Reflect ہوتا ہے جیسے آپ واپس Positive جاتے ہیں تو وہ واپس Debit ہوتا ہے، وہ صرف ایک Accounting entry ہوتی ہے لیکن جب فنڈز Lapse ہونے کی بات ہوتی ہے تو میں یہ Clarify کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے تو ایک روپے بھی Lapse نہیں کرنے دیا، اس Type کی Financial management کی ہے کہ اگر دس روپے سے ہم نے گیارہ روپے استعمال کئے تاکہ اس صوبے کی Economy پر، معیشت پہ کوئی فرق نہ پڑے۔ جناب سپیکر، Deficit budget کی جو بات کی خوشدل خان صاحب نے کہ یہ Deficit budget ہے، دیکھیں میرے خیال میں Deficit budget کا ایک تو سال کے آخر میں پتہ چلتا ہے اور میں یہی جو کتاب میں میں نے پچھلے سولہ سال کے بجٹس کا ڈیٹا دیا ہے، اگر میں اسی کو اٹھاؤں تو اس میں پتہ چلے گا کہ یہ جو چھوٹے موٹے Deficits ہیں، پانچ پرسنٹ کے، دس پرسنٹ کے، وہ تو By the end of the year ہر کسی کے دور میں ہو جاتے ہیں، مثلاً 2004-05 میں Receipt جو 53 ارب کی تھی، Expenditure جو ہے 62 ارب کا تھا، 2008-09 میں Receipt جو ہے 98 ارب تھی، Expenditure جو ہے وہ 107 ارب کا تھا، تو یہ جو پانچ پرسنٹ چھ پرسنٹ کا فرق ہے، جو پہلی بار یہ Actual data آپ کے سامنے آرہا ہے، یہ Through out ہو رہا ہے لیکن اس کو میں Deficit نہیں کہونگا، اگر Deficit کا یہ مطلب ہے کہ شاید ہم بجٹ کا Out lay پورا کرنے کے لئے کسی نہ کسی Type کے Debts پہ Rely کرتے ہیں تو International debt تو ہم ہمیشہ لیتے رہے ہیں لیکن یہ تمام صوبوں کی روایت رہی ہے اور میرے خیال میں رہے گی، چونکہ ہمارا تمام صوبوں کا پچھتر فیصد انحصار Federal grants پہ ہوتا ہے کہ وہ بڑے Deficits نہیں Run کرتے، تو میرے خیال میں میری تجویز ہاؤس کو یہ ہوگی کہ ابھی ہم اپنی جو Financial debating ہے وہ یہ Traditional یہ Surplus budget ہے Deficit budget ہے، خسارے کا بجٹ ہے، اس سے آگے لے جائیں، چونکہ بہت سے ایشوز ہیں، بہت سے Financial issue ہیں کہ ہم نے گیارہ سو ارب روپے کا جو بجٹ

پیش کیا ہے، دل تو یہ کرتا ہے کہ بائیس سو ارب کا ہوتا لیکن وہ ہمارے لئے ایک Challenge ہے کہ ہم اپنا Revenue کیسے بڑھائیں، ہم اچھی تنخواہیں بھی کیسے دیں لیکن مارکیٹ کو بھی کیسے نہ Distort کریں؟ ہم Development spending جو کر رہے ہیں، اسی پیسے میں زیادہ Development کیسے کریں؟ یہ ہمارے Joint challenges ہیں اور اس پہ میرے خیال میں بات کرنی چاہیئے۔ جناب سپیکر، جو خوشدل خان صاحب نے بات کی کہ Federal transfers اور One percent war on terror اور Straight transfers جو ہیں وہ بجٹ سے کم تھے تو جو Latest data ہے تو Straight transfers تو بجٹ سے زیادہ ہونگے، جو FBR کے Transfers تھے اور One percent War on Terror تھے، جو دونوں FBR کے Returns سے ملتے ہیں کیونکہ اس کا ایک Set percentage جو ہے وہ آتا ہے، اس میں ضرور دس پرسنٹ کی کمی تھی لیکن ماشاءاللہ پچھلے سال سے بہت بہتر تھی اور اس لئے یہ پچھلے سال میں ہماری Spending بہت بہتر ہوئی NHP واقعی کم تھا، خوشدل خان صاحب نے NHP پہ بھی پوچھا، اس کا میں نے جواب دے دیا کہ NHP ہمیں پورا Reflect کرنا پڑتا ہے تاکہ ہم اس صوبے کا Stance جو کہ صرف ہمارا Stance نہیں ہے، خوشدل خان صاحب کا بھی ہے، نلوٹھا صاحب کا بھی ہے، سردار یوسف صاحب کا بھی ہے، PML(N) بھی جب یہاں پہ Power پہ رہی تھی، تو I am sure کہ جو PML(N) کا صوبے میں Stance تھا NHP پہ، وہ مرکز سے فرق تھا، ہم وہ اپنا کیس تب ہی لڑ سکتے ہیں جب ہم اپنے Figures کو صحیح دکھائیں اور اس پہ یہ بھی تنقید ہوئی کہ ہم اے جی این قاضی کو نہیں مانتے، جناب سپیکر، کبھی تاریخ میں اس حکومت سے پہلے بجٹ میں اے جی این قاضی فارمولا کی Line نہیں Reflect ہوئی، 2018 اور اس کے بعد ہر سال اے جی این قاضی فارمولا کی Line reflect ہوئی، یہ بھی Credit اس صوبائی گورنمنٹ کو چیف منسٹر محمود خان صاحب کی گورنمنٹ کو جاتا ہے اور کہنے کو تو ہم اس میں وہ 650 ارب کہیں، ہزار ارب کہیں، سو ارب کہیں، جو کہتے ہیں ہم Reflect کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر ہم وہ نمبر اس میں Reflect کر دیں تو وہ ہمارے بجٹ کے Figures ہی بالکل کہیں ہوا میں چلیں جائیں گے، تو ہم اپنے Stance کو Protect کرنے کیلئے اے جی این قاضی کی وہاں پہ Line reflect کرتے ہیں اور ان شاءاللہ اگلے NFC میں ہم اس کا حل بھی نکالیں گے اور ان شاءاللہ یہی Hydel resources سے اس صوبے کی Development کو اور بھی تیز کریں گے۔ جناب سپیکر، اس طرح Excise duty on oil کی

بات ہوئی ہے، یہ بھی ایک Long standing مسئلہ ہے اور میں شکریہ ادا کرتا ہوں اپوزیشن کا، اس ایشو کو Raise کرنے پر، Excise duty on oil بھی ایک ایسا مسئلہ ہے، یہ ہم سب نے Package کر کے NFC کا فارمولہ NHP, Excise duty on oil یہ جو بھی NFC دوبارہ سے Revive ہو گی کیونکہ فنانس منسٹر نئے جو ہمارے آ گئے ہیں شوکت ترین صاحب، جنہوں نے By the way یہ Commitment بھی دی ہے کہ جو ہمارے بقایاجات ہیں 36 ارب کے NHP کے کہ وہ ان شاء اللہ اگلے چند مہینوں میں وہ دیں گے اور جب وہ دینگے تو ان شاء اللہ اس بجٹ میں جو وعدے ہیں وہ ہم سارے پورے کرینگے، تو مجھے یقین ہے کہ جب سارے صوبے ایک بار بیٹھ جائیں گے اور ایک نئے NFC award پہ کام کریں گے تو یہ تینوں چاروں مسئلے جو ہیں وہ حل ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر، ایک بات ہوئی کہ صوبے پہ قرضے کا بوجھ بہت ہے، یہ میں نے پہلے بھی بتایا، ٹی وی پروگرام میں بھی بتایا اور مجھے خوشی ہے اور میں شکریہ بھی ادا کرتا ہوں عنایت خان صاحب کا کہ انہوں نے وہ Debt bulletin سامنا رکھا کہ یہ قرضوں کی پوزیشن ہماری Clear کر دیتا ہے، جو ہمارے قرضے ہیں 256 ارب کے اور آگے وہ تین سو چار سو ارب کے بھی ہو جائیں جو خوش آئند بات ہے ایک، کہ وہ قرضے ہمارے GDP کا پانچ فیصد حصہ بھی نہیں بنتے۔ دو، سب سے ضروری کہ اگر اگلے چالیس سال کی Profiling بھی دیکھ لیں اور یہ سارے نئے قرضے Add بھی کر لیں تو ہمیں اپنے بجٹ کا تین فیصد سے زیادہ نہیں ادا کرنا پڑے گا۔ تین، یہ جو سارے قرضے ہیں اور قرضے ہر ملک ہر صوبے کو ہر سٹیٹ کو لینا پڑتے ہیں بڑے پراجیکٹس کیلئے کہ یہ جو قرضے ہیں، ان میں سے کوئی بھی High interest قرضہ نہیں ہے، وہ تیس تیس چالیس چالیس سال کے قرضے ہیں جو ایک پرسنٹ، دو پرسنٹ، ڈیڑھ پرسنٹ کے، تو ماشاء اللہ اس لحاظ سے ہماری صوبے کی جو Debt management ہے وہ بہترین ہے، مجھے صرف واحد ڈر صرف یہ ہے کہ ہم اپنا ڈسپلن Overall برقرار رکھیں اور اسی لئے ہم نے وہ Debt bulletin شائع کرنا شروع کیا ہے، ایک Debt management unit بنایا ہے اور آگے جو Public financial management کا Law لائیں گے اور اس پہ اپوزیشن کے Inputs بھی لیں گے، تو اس میں وہ سارے Safeguards ڈالیں گے کہ اس صوبے کو جو قرضہ لینا بھی ہو وہ صحیح Manage ہو اور ہمارے پاس وہ Capacity ہو لیکن اگر ہم اسی طریقے سے جیسے پچھلے دو سال میں ہم نے کیا، دو سال میں 68 فیصد اپنا Revenue بڑھایا، یعنی سال کا 34 فیصد بڑھایا ہے، 34 نہیں ہم 25 یا 20 فیصد بھی اپنا Revenue جناب

سپیکر، Constantly بڑھا سکیں تو ان شاءاللہ یہ قرضوں کا بوجھ اس صوبے پر بوجھ نہیں ہوگا۔ جناب سپیکر، یہاں پہ جب Revenue کی بات ہوئی تو میں ایک بار پھر یہ جو Confidence کے ساتھ ہم نے بجٹ دیا ہے، یہ جو ایک ایسا بجٹ دیا ہے جہاں ہم نے ٹیکس کم کرنے کے اتنے بڑے فیصلے لئے، اس پہ میں خاص خراج تحسین پیش کرنا چاہونگا، وہ جو تین چار Revenue agencies یا Revenue earning departments ہیں جو اس صوبے کو Revenue earn کر کے اپنے پیروں پہ کھڑا کر رہے ہیں، Board of Revenue قلندر لودھی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں جو منسٹر ہیں Excise and Taxation پرانے منسٹر غزن جمال بھی بیٹھے ہیں، نئے منسٹر خلیل خان بھی بیٹھے ہیں، بلکہ تھوڑی سی Jealousy ہوتی ہے کہ جو انہوں نے Proposal دی تھی ایک روپیہ Car tax کا، وہ باقی بجٹ ایک طرف، وہ ایک روپے کا Car tax پہ اتنی تعریف ہوئی کہ سارا بجٹ کا شوشہ تو ایکسائز ڈیپارٹمنٹ نے لے لیا، KPRA جو اس صوبے کا سب سے بڑا Revenue generating ادارہ ہے جو کہ ان شاءاللہ بلکہ آج کی News ہے کہ جو Officially جو ان کا Target تھا 20.3 ارب کا، آج اس کو وہ Beat کر چکے ہیں اور اگلے سات آٹھ دن میں وہ 21 ارب کے اپنے Target سے Over and above اپنے لئے Internal target رکھا تھا، اس پہ بھی پہنچیں گے اور آخر میں Mines and Minerals department جو بھی میرے خیال میں پانچ ارب کے ریونیو کو Touch کرے گا تو اگر اس صوبے کی Revenue earning agencies اپنا کام کریں گی تو ہم ٹیکس کا بوجھ Spread کرینگے، صوبے کی Development کو بھی Ensure کرائیں گے اور ان شاءاللہ اگلے سال کے 75 ارب کا Target بھی Meet کریں گے۔ جناب سپیکر، سوال ہوا، عنایت خان صاحب نے کیا کہ جو 132 ارب کی Other revenue receipts تھیں کہ ان کا جواب دے دیں، تو وہ اس کتاب میں تو نہیں ہے کیونکہ یہ ہم نے آسان لفظ میں دی ہے لیکن جو وائٹ پیپر ہے، اس کا Breakdown جو ہے وہ 132 ارب روپے، اس پہ کسی اور نے بھی شاید بات کی تھی، اس میں وہ ضرور ہے اور اس کی تفصیل Basically یوں ہے کہ جو 44 ارب ہے وہ Domestic loan کا Option ہے جو دس ارب ہے، وہ ہم پہلی بار اور میں نے آج Twitter پہ جو ہماری Pension reforms strategy ہے جس میں کوئی چھ سات بہت بڑے اقدامات لئے ہیں، ان پہ میں نے پورا ایک مضمون لکھا ہے لیکن دس ارب ہم پنشن فنڈ کو، پنشن کے لئے پہلی بار استعمال کر رہے ہیں جس مقصد کے لئے بنا تھا تا کہ ہماری پنشن کا نظام

بہتر ہو جائے۔ 4.58 ارب جناب سپیکر، آپ کو حیرت ہو گی کہ اربوں روپے ایسے Accounts میں پڑے ہیں، کچھ Dormant میں ہیں، کچھ Un-used ہیں، وہ اس صوبے کے عوام کا پیسہ ہے لیکن ایک Traditional approach میں وہ استعمال نہیں ہوتا، تو ایسے جب ہم نے حساب لگایا تھا تو مختلف بہت سے پیسے پڑے ہیں، ہمارے خیال میں پانچ ارب روپے ایسے Dormant accounts میں جو کہ ہم Account one میں اور بینکوں کے Accounts میں یعنی منافع بینکوں کو مل رہا ہے، پیسے پبلک کے ہیں، وہ فنانس ڈیپارٹمنٹ واپس لے کر Re-invest کرے گا تو یہ پہلی بار اتنی Detail سے کام ہو رہا ہے۔ دس ارب ایک Accounting entry ہوتی ہے Ways and means advance facility کی اور 44 ارب ہم نے Other revenue resources یعنی Savings یا اسی طرح کے جو ہمارے کچھ Development projects ہیں International partners کے ساتھ جو Pay for performance mode میں ہمیں آتے ہیں کہ ہم Target achieve کرتے ہیں تو ہمیں Grant ملتی ہے، تو یہ سارے مل کر وہ 132 ارب روپے کی تفصیل بنتی ہے۔ Throw forward کی بات ہوئی، جناب سپیکر! Throw forward جو Overall تین چار سال کا ہے، میرے خیال میں یہ ایک مناسب Throw forward ہے، جب ہم نے اس بار شروع کیا تو یہ ساڑھے سات سال کا تھا Throw forward ایک Balance کرنا پڑتا ہے، آپ نے آگے کی Ambition بھی Set کرنا ہوتی ہے، آپ نے یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ تین چار سال میں آپ وہ Throw forward کو صاف کر سکیں اور اس میں ایک ہمارا جو As MPAs ایک Role ہے وہ یہی ہے کہ ہم ایک ایک دو دو تین تین جو ہمارے Flagship projects ہیں اپنے حلقوں میں، وہ Identify کریں کیونکہ Throw forward کے بڑھنے میں صاف بات ہے زیادہ قصور ہمارا ہی ہوتا ہے لیکن میرے خیال میں Throw forward مناسب ہے، ADP کی جو Thin spreading یہ بھی ایک Consistent problem ہے لیکن اس سال میں داد دونگا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو، جو نئے ACS خاص طور پہ آئے ہیں انہوں نے ADP جو ہے کیونکہ پراجیکٹس ہمیشہ زیادہ ہوتے ہیں لیکن جو بھی High priority projects تھے، ہم نے اس بار Sectoral ADP بنانے کے بجائے Projects based ADP بنائی تو جو پراجیکٹس کا Impact سب سے زیادہ تھا، پہلے ان کو فنڈنگ دی اور باقی جو ہے وہ اس کے بعد باقی پراجیکٹس کو دی، تو کافی حد تک Thin spreading کا

جو ایشو ہے وہ Resolve ہوا۔ Developments spend on Health and Education کی بات کی عنایت خان صاحب نے کہ وہ کم ہے، یہاں پہ میری رائے تھوڑی مختلف ہے، جناب سپیکر، ہیلتھ کا تو Development budget جو ہے وہ 44/45 پرسنٹ بڑھا، ہیلتھ اور ایجوکیشن وہ دو محکمے ہیں جن کا بجٹ سب سے زیادہ بڑھا، ہیلتھ کا 24 ارب، ایجوکیشن کا 22 ارب لیکن چونکہ ہم Development budget کو Over time صحیح استعمال نہیں کرتے تو وہ Development budget میں تنخواہیں بھی آ جاتی ہیں، Development budget میں گاڑیاں بھی آ جاتی ہیں، Development budget میں پراجیکٹس کے چائے پانی کا خرچہ بھی آ جاتا ہے، ہم وہ چیز ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور بہت سی ایسی Investments ہیں جو Recurring budget سے کرنا آسان ہے، تو ہیلتھ میں بھی، ایجوکیشن میں بھی، لوکل گورنمنٹ میں بھی اور مزید ڈیپارٹمنٹس میں بھی وہ جو ساری Investments ہیں، ہیلتھ میں جو، Sorry ایجوکیشن میں جو Conditional grants ہیں، جو فرنیچر لینے کے لئے Top up ہے ساڑھے چار ارب روپے کا، اسی طرح ہیلتھ میں جو میڈیسن کے لئے Top up ہے جو ہاسپیٹلز کے Operation and maintenance کے لئے اربوں روپے کا Top up ہے، یہ سارے Current budget میں دیئے گئے ہیں اور تیسری چیز کہ نئے سکول نئے ہسپتال ضرور بنانے چاہئیں لیکن سب سے پہلے ان Assets کا خیال رکھنا چاہیئے کہ جو ہم نے Already بنائے ہیں کیونکہ سب سے زیادہ گلے بھی ان کے آتے ہیں، تو ان شاءاللہ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ ہم اس پہ کام کریں۔ جو انہوں نے بات کی NFC کی، یہ بالکل ٹھیک ہے جناب سپیکر، اور یہ اس اسمبلی کی ایک آواز ہونی چاہیئے اور میں نے اپنی Speech میں بھی ذکر کیا، ان کتابوں میں بھی ہے کہ ہمارا تو یہ Stance ہو گا سارے NFC commission کو یعنی چاروں صوبوں اور وفاق کو کہ جو قبائلی اضلاع کا Status change ہوا ہے کہ اگر نئے NFC میں ابھی ٹائم بھی لگتا ہے کہ ہمیں ایک Interim award ضرور Announce کرنا چاہیئے۔ جہاں پہ ہم قبائلی اضلاع کی جو آبادی ہے اور اس کے Indicators ہیں وہ اس صوبے کے ساتھ ملائیں، یہ میں On the floor of the House اس لئے کہہ رہا ہوں کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ یہ پورے ہاؤس کی آواز ہے کیونکہ اس کے بعد پھر این ایف سی فارمولے پہ کام ہو سکتا ہے لیکن یہ ایک Anomaly ہے NFC award میں جو کہ پورے ملک کو مل کر Solve کرنی ہے۔ اس میں اپوزیشن کی Support کی بھی ریکویسٹ کروں گا کیونکہ

اس میں اپوزیشن جن صوبوں میں گورنمنٹ میں ہے، ان کا بھی اتنا ہی بڑا Role ہے کیونکہ NFC کے Decisions ہمیشہ Consensus سے ہوتے ہیں۔ جناب سپیکر، آنریبل ایم پی اے صاحب نے Infant اور Maternal mortality rate کا بھی ذکر کیا کہ وہ یہاں پہ خراب ہے، یہ بات صحیح ہے، خیبر پختونخوا کے شاید پاکستان میں سب سے بہتر ہے لیکن تب بھی جو پاکستان کے Infant اور Maternal mortality rate ہے، وہ یہاں پہ تو لکھا گیا ہے، افغانستان سے خراب ہے، شاید یہ بھی صحیح ہو یا افغانستان کا Data پتہ نہیں کتنا صحیح یا نہیں صحیح؟ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ واقعی افریقہ کے بہت ملکوں سے پاکستان کے یہ Indicators برے ہیں اور ہم نے نئے ہسپتالوں پر اور اس پہ تو اسی لئے جناب سپیکر، ہم نے اپنے بجٹ میں اعلان کیا کہ ہم پورے صوبے میں ایک Maternal ambulatory service قائم کریں گے تاکہ Expecting mothers جو ہوں وہ ان ایمبولنسز کے ذریعے اور یہ ساری نئی ایمبولنسز لی جائیں گی، وہ ڈیلیوری سنٹر پہ جا سکیں اور ہم دو سو BHUs کو RHCs کو 24/7 (Twenty-four hours a day, seven days a week) کرکے یہاں پر Labour services 24/7 شروع کریں گے تاکہ یہی Figures بہتر ہوں، یہ ہمارے Flagship projects ہیں۔ جناب سپیکر، Net enrolment rate کی بات ہوئی جناب سپیکر، خیبر پختونخوا کا Net enrolment rate، یہ ایک Backward صوبہ تھا، یاد رکھیں، اٹھ کر پورے پاکستان سے، پنجاب سے صرف کوئی پانچ چھ پرسنٹ کم رہ گیا، پنجاب نمبر ون پہ ہے Seventy three percent خیبر پختونخوا Sixty six percent کے ساتھ دوسرے نمبر پر لیکن یاد رکھیں کہ ہمارے ہاں بہت سے بچے جو ہیں، وہ سکول جانا شروع کرتے ہیں جب وہ سات سال کی عمر کے ہوتے ہیں، چھ سال کی عمر کے ہوتے ہیں اور Net enrolment rate دیکھتا ہے Right child in the right class جناب سپیکر، کیونکہ مجھے پتہ ہے کہ آپ خود ایجوکیشن سسٹم سے کافی واقف ہیں، تو اس کا مطلب کہ جو دس یا گیارہ سال کا بچہ جو ہے وہ اگر چوتھی یا پانچویں جماعت میں ہو تو وہ Net enrolment rate میں نہیں Count کرتا، تو ہمارا جو Actual primary enrolment rate ہے وہ Eighty six percent ہے Sixty six percent بھی نہیں ہے۔ اس کا ایک سروے سال دو پہلے ہوا تھا اور جناب سپیکر، یہ Credit بھی پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کو جاتا ہے کیونکہ میرے خیال میں پچھلے آٹھ سال میں جو یہاں پر ٹیچرز ہیں سکولوں میں، وہ ڈبل ہوئے ہیں اور چونکہ وہ ٹیچرز ڈبل ہوئے ہیں اور ابھی

سیکنڈ شفٹ سکول جو ہیں وہ بن رہے ہیں تو اسی کی مدد سے یہ Enrolment rate میں اتنا خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ جناب سپیکر، دو تین بار بات ہوئی، لوکل گورنمنٹ کے Shares کم کرنے کی، جناب سپیکر، لوکل گورنمنٹ کا Share ہم نے Actually کم نہیں کیا، ہم نے بجٹ میں اس لئے کم کیا تاکہ جو بات ہوتی ہے تاکہ ہمارا Development budget inflated نظر آتا ہے، وہ چیز ہم ٹھیک کریں، ہم نے چھ سات سال کا لوکل گورنمنٹ کا Data دیکھا اور دیکھا کہ تین Tiers کو Maximum release کتنی ہوئی اور وہ تین Tiers کو جو Release ہوئی تھی اور عنایت خان صاحب ہی منسٹر تھے، وہ پندرہ سولہ پرسنٹ اب ADP سے زیادہ نہیں ہوئی تھی لیکن میں یہ ان کو داد دونگا کہ جو Fifteen / sixteen percent release ہوئی تھی وہ باقی پاکستان سے دس گنا سے زیادہ ہے، تو ہم نے Fifteen / sixteen percent کے بجائے ایک تو Twenty percent کی اور یاد رکھیں پہلے تین Tiers تھے ابھی دو Tiers ہیں اور دو Tiers کے Twenty percent تین Tiers کے Thirty percent کے برابر ہے اور پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ ہم نے TMAs کا جو بجٹ ہے Overall جو Spending ان کی ہو رہی ہے وہ نو ارب سے پندرہ ارب کی بڑھائی اور ساٹھ ارب کا District Development Program اس کا بھی بڑا حصہ TMAs کے Through فنڈ ہوگا، تو جب آپ یہ سب ملائیں تو ان شاءاللہ جب نئی لوکل گورنمنٹ آئے گی تو ان کی Spending envelope پچھلی لوکل گورنمنٹ سے بھی زیادہ ہوگی اور اس میں ہم یقین رکھتے ہیں کیونکہ لوکل گورنمنٹس جو ہیں وہ لوکل مسئلوں کو بہتر سمجھتی ہیں اور ان شاءاللہ اسی طرح یہ صرف تحصیل لیول پہ نہیں ہوگا، Village level پر بھی ہوگا جہاں ہم نے دو ارب ان کا بجٹ بڑھایا ہے Village Council میں صفائی کے نظام کو بہتر کرنے کے لئے۔ جناب سپیکر، اختیار ولی صاحب کے جو تین سوال تھے، اگر وہ مجھے بیوروکریٹ سمجھتے ہیں، شاید میرے والد یا میرے نانا سے مجھے Confuse کر رہے ہیں، باقی جواب تو میں نے دے دیا ہے۔ انہوں نے Loans کی بات تھی کہ Loans 33 ارب تھے ابھی زیادہ ہیں، وہ جواب بھی میں نے دے دیا ہے، اگر Loans زیادہ ہیں تو ڈیویلپمنٹ بھی دیکھ لیں کہ آج صوبہ کس حال میں ہے اور آج سے بیس سال پہلے کونسے حال میں تھا اور آج سے دس سال پہلے کونسے حال میں تھا؟ تو ماشاءاللہ یہ جو Reforms کے لحاظ سے ایک Leading صوبہ بن گیا ہے جو UNDP کی رپورٹ بھی کہتی ہے، جو PSLN کے Indicators بھی کہتے ہیں، اس صوبے کا حق نہیں کہ ہمارے Indicators ہیلتھ کے کراچی سے بھی

بہتر ہوں، سندھ کو تو چھوڑیں کراچی دنیا کے Megapolis میں ہے، سب سے بڑے شہروں میں ہے لیکن اس صوبے کے Indicators بڑھے ہیں اور اس کا Credit اس صوبے کے لوگوں کو جاتا ہے اور پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کو جاتا ہے۔ جناب سپیکر، دو تین پوائنٹس اور، ایک دو میرے اے این پی کے Colleagues نے بات کی، ثمر بی بی میری بڑی بہن ہیں، آج تو شاید موجود نہیں ہیں لیکن انہوں نے کوئی، یا ان کو کسی نے کچھ دیا کہ گیارہ سو کا بجٹ ہے لیکن نو سو کا Throw forward، تو گورنمنٹ کے پاس تو صرف دو سو ارب روپے رہ گئے ہیں، میں ثمر بی بی، میری رشتہ دار بھی ہیں تو میں ان کو ریکویسٹ کروں، آ جائیں میں ان کو Budgeting کے Basics سمجھا دونگا کہ جو Throw forward ہوتا ہے وہ ایک اور چیز ہوتی ہے، جو بجٹ ہوتا ہے وہ ایک اور چیز ہوتی ہے، وہ Throw forward چار سال میں پورا ہونا ہوتا ہے، تو وہ جناب سپیکر، میں ریکارڈ پہ لانا چاہ رہا تھا، باقی میں ان کو سمجھا دونگا Over a cup of tea. Similarly انہوں نے اے جی این قاضی کی بات کی، وہ بھی میں نے Clear کر دیا، انہوں نے یہ کہا کہ Stamp کے کوئی ریٹ بڑھے ہیں کہ Stamp کی ڈیوٹی ڈبل ہو گئی ہے، وہ بھی میرے خیال میں ان کے فنانشل ایڈوائزر کچھ کمزور ہیں، سوشل میڈیا کی تو ان کی ٹیم کافی بہتر ہو گئی ہے اور میں اے این پی کو داد دونگا کہ Finally وہ سوشل میڈیا پہ دس سال لیٹ ہی نہ سہی لیکن بڑی اچھی Presents انہوں نے لگا دی ہے لیکن وہ صرف Stamp کا ریٹ بڑھ رہا ہے، Stamp duty جو پراپرٹی یا لینڈ کی Transaction سے Overall ہوتی تھی وہ تو ہم نے Seven percent سے Two percent پہ کم کر دی، اگر وہ Stamp کا ریٹ سو روپے سے دو سو روپے ہو جائے تو کروڑ یا دو کروڑ یا تین کروڑ کی Transaction پہ میرے خیال میں وہ سو دو سو روپے جو بھی دیتا ہے وہ Afford کر سکتا ہے، یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے، مجھے لگتا ویسے یہ کہ جناب سپیکر، یا تو وہ رشتہ داری ہونے کی وجہ سے سافٹ تنقید کر رہی تھیں یا پھر ان کے پاس کچھ تھا نہیں تو کچھ سافٹ سے پوائنٹس ہی انہوں نے اٹھائے ہیں۔ بابک صاحب نے BRT کی بات کی کہ BRT آپ کیسے Justify کرتے ہیں؟ جناب سپیکر، BRT کو تو وہ پینتالیس ملین 4.5 کروڑ Trip لوگ Justify کرتے ہیں جنہوں نے صرف نو مہینوں میں BRT کو استعمال کیا اور یہ ثابت کیا کہ یہ واقعی Gold standard BRT تھا، یہ ایک ایسا پراجیکٹ تھا، ایسا منصوبہ تھا جو اس شہر میں اس کی Economy کو Interconnect کر رہا ہے، جو Mobility کو Improve کر رہا ہے اور ان شاء اللہ جس میں مزید Improvement بھی آئے گی کیونکہ ان

شاءاللہ اس کو ہم آگے نوشہرہ کو، چارسدہ کو، پوری پشاور ویلی کو، خیبر کو Connect کر سکیں گے۔ جناب سپیکر، ظفراعظم صاحب نے ایک ریکویسٹ کی تھی کہ کوہاٹ ڈویژن ایک ایسا ڈویژن ہے جہاں پہ MTI hospital نہیں ہے اور ان کو MTI hospital چاہیئے، پہلے تو مجھے خوشی ہوئی کہ ایک ایسے Reform جو کہ کافی Controversial تھا کہ آج وہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ہماری اپوزیشن کے ایم پی ایز MTI کا Status مانگ رہے ہیں، ان شاءاللہ ہم کوشش کریں گے، یہ بات ان کی بالکل صحیح ہے، وہاں پہ میڈیکل کالج بھی ہے، وہاں پر ایک ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہاسپیٹل بھی ہے، ہم نے یہ ڈھونڈنا ہے کہ چونکہ وہ میڈیکل کالج KMU کے ساتھ ہے کہ اس کو ہم Integrate کیسے کریں؟ ان شاءاللہ ہم کوہاٹ میں MTI بنائیں گے۔ جناب سپیکر!

Janab Speaker, I will request for a couple of minutes in English, because my friend Salahuddin typically speaks in English and talked about the lack of development in his constituency. I will just say two things to the honourable Member; (he) is very well dressed today as always. (Laughter) Mr. Speaker, the first thing I like to say is_ how we could spend money in your constituency when you had stayed all the money in the courts; you can't have it to your way. And the second thing that I will say that is_ you are actually saying that nothing has been built in your constituency then I will actually argue that this the young PTI supporter and you speaking because as replied back to him yesterday, something should have been built in the last hundred years his party has been around for the last hundred year we are just a young party i.e. just been around in this Province for the last seven or eight years so may be it the latent PTI supporter and Salahuddin that's actually complaining against his own party but don't worry Salahuddin we will develop your constituency as well.

واپس میں آتا ہوں جناب سپیکر، اور Drop off کرتا ہوں، اگر کسی کے پوائنٹس رہ گئے ہیں تو میں معذرت چاہتا ہوں۔ آگے کٹ موشنز بھی ہیں، Individually بھی Reply دیں گے۔ میں ایک بار پھر اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے جو Atmosphere رکھا اور جو انہوں نے Balanced تنقید کی بجٹ پہ اور جو انہوں نے کہیں کہیں تعریف بھی کی، ہم نے اپنے لئے ایک چیلنج رکھ دیا ہے لیکن ہم نے ایک ریکارڈ بھی بنایا، ایک Record development budget بھی بنایا ہے، ہم نے جناب سپیکر،

جو پانچ سو ارب کی بجٹ کی Development plus spending کی ہے ان شاء اللہ اس سے اس صوبے کی تقدیر بدلے گی، ان شاء اللہ وہ پورے پاکستان کے لئے ایک مثال ہو گی۔ ہم نے جناب سپیکر، جو Operational budget میں جو increases کئے ہیں میرے خیال میں وہ پاکستان میں Budgeting کی Improvement کی ایک Trail blazing ایک راستہ دکھائیں گے چاہے وہ ہاسپیٹلز کے Operational budget کو بہتر کرنا ہو، MTI سے نیچے آکر BHU تک، چاہے وہ TMAs WSSCs, WSSPs, Development Authority ان سب کے Operational budget improve کرنے کی جو Grant ہو، چاہے وہ سکول میں فرنیچر اور مزید Operational improvement کے لئے Current budget سے Grant ہو، چاہے وہ وہ Grants ہوں جو ہم نے خواتین کے لئے، Minorities کے لئے، سپیشل ایجوکیشن کے لئے، senior citizen کے belt کی Implementation کے لئے رکھے ہوں، چاہے وہ Financing ہو جس سے ان شاء اللہ ہم ایکسائز کی، بورڈ آف ریونیو کی، Mining کی، ان کی Capacity اٹھائیں گے تاکہ انشاء اللہ ہم یہ پچھتر (75) ارب روپے کا Revenue target meet کر سکیں، یہ Innovations ہیں، چاہے وہ PEDO کو بہتر کرنا ہو تاکہ یہ صوبہ اپنے Hydro energy کے Resources کو بہتر استعمال کر سکے۔ یہ سارا ہم اس بجٹ میں لائیں گے جناب سپیکر، اور جو ہمارے Tax reforms ہیں جس کی واقعی میرے خیال میں بہت تعریف ہوئی ہے، میں یہی پوچھتا ہوں کہ یہ ایک Bureaucratic budget تھا یا ایک NGOs` budget تھا تو یہ کام کوئی بھی کر سکتا تھا پہلے، کیوں نہیں کیا کہ یہ ہم نے سوچا جناب سپیکر، جب ہم نے یہ Agree کیا خلیق خان نے اور میں نے کہ ہم گاڑی پہ ٹیکس ایک روپے کا رکھیں گے، اس کے پیچھے ایک سوچ ہے کہ اگر ہم نے یہاں کی Economy کو اٹھانا ہے، ہم نے اپنے نمبر پلیٹ اپنے صوبے کی گاڑیوں اور ان کی values بڑھانی ہیں اور یہ واقعی ایک چیلنج تھا کہ War on terror کے بعد یہاں پہ لوگ اپنی گاڑیاں نہیں رجسٹرڈ کرتے تھے، ہم نے وہ Signal اس صوبے کے لوگوں کو دینا ہے اور ابھی چاہیئے کہ اسمبلی کا ہر فرد جس کی گاڑی اسلام آباد میں رجسٹرڈ ہے، وہ خلیق خان کے Universal number plat کو استعمال کرتے ہوئے وہ ایک روپے دیئے بغیر بھی اپنی گاڑی خیبر پختونخوا میں رجسٹرڈ کریں۔ جناب سپیکر، جب ہم نے لینڈ ٹیکس Zero کیا تو اس کے پیچھے بھی ایک Thinking تھی کہ غریب کسان کو کوئی تنگ نہ کرے اور جو زیادہ بڑا Land owner ہے وہ اپنا

ایگریکلچر انکم ٹیکس کا فارم صحیح طرح بڑھائے تاکہ اس میں جو دو نمبری ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے۔ جناب سپیکر، جب ہم نے پروفیشنل ٹیکس کو Zero کیا حالانکہ اس کا ہمیں Hit بھی آتا ہے، ہم نے اس لئے کیا کیونکہ ہم ایک جو Double taxation کا کلچر ہے اس کو ختم کرنا چاہتے تھے، ہم نے KPRA کے ٹیکسز کم کئے ہیں، ہم ابھی چاہتے ہیں کہ یہ سارا کرکے اور مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے، اس دن میں نے سو ریسٹورنٹ کی لسٹ دی جو سارے KPRA کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں، جنہوں نے RIMS (Restaurant Invoice Management System) کی مشین لگائی ہوئی ہے، یعنی کہ وہاں پہ جب آپ بل دیتے ہیں تو وہ ٹیکس سیدھا KPRA کے پاس پہنچتا ہے اور پھر اسی بجٹ کے Through آپ پہ لگتا ہے، مجھے خوشی ہوئی کہ مجھے اور ریسٹورنٹس والے نے فون کیا کہ ہم بھی لگا رہے ہیں، ہمارا نام کیوں نہیں شامل کیا؟ تو یہ ہم ایک کلچر بنا رہے ہیں، یہ کلچر بنے گا تو اس صوبے کی آمدن زیادہ ہوگی، آمدن زیادہ ہوگی تو ترقی زیادہ ہوگی، ترقی زیادہ ہوگی تو خوشحالی زیادہ ہوگی۔ اور جناب سپیکر، جو ایک اور بڑا Innovative step تھا جو کہ کوئی بھی لے سکتا تھا، کبھی کسی نے نہیں لیا ہے Hundred percent development release on July 1st کیوں کیا؟ ایک Traditional approach تھا کہ وہ جولائی گزرتے گزرتے 30/ 31 جولائی پہ فنانس خط لکھتا تھا کہ جی Development budget release ہوا، پھر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ کو خط لکھتا تھا، پھر مہینہ بعد ڈیپارٹمنٹ سے کوئی آتا تھا پی اینڈ ڈی کے پاس، پھر وہ فنانس کو دیتا تھا کہ Punching کرے، نومبر دسمبر تک ایک پیسہ بھی نہیں لگتا تھا، اپنے پہ تو ہم نے پریشر ڈال دیا کہ ہم Account balance کو دیکھ لیں گے لیکن اس سے زیادہ ضروری ڈیپارٹمنٹ پہ جناب سپیکر، ہم نے پریشر ڈالا کہ پیسے آپ کیلئے Available ہیں، آپ ان کو خرچ کریں اور یہ آپ سوچیں کہ ستر سال ایک روایت رہی ہے کہ تیس چالیس فیصد Development budget جون میں خرچ ہوتا ہے، کیا Quality of spending ہوئی، یہ ہم تبدیل کر رہے ہیں، یہ ہے وہ Transformation جس کی وجہ سے یہ بجٹ Appreciate ہوا ہے، Budget box کو ہم نے Soft اس لئے بنایا حالانکہ اس کی وجہ سے مشکل سوالات بھی ہوتے ہیں، یہ جو سوالات ہیں کہ Development budget تین سو ارب کا تھا لیکن خرچہ دو سو تیس ارب ہوا ہے کہ قرضہ جو ہے وہ دو سو ساٹھ ارب ہے، چاہے ان کے جوابات بھی ہوں یہ Politically مشکل سوال ہوتے ہیں Answer کرنے کیلئے لیکن ہم نے اس لئے کیا کہ یہاں پہ ڈیبیٹ کا کلچر، پارلیمنٹ میں میں Quality

of debate جو As MPA's ہم اس صوبے کو Manage کرتے ہیں، نگہت بی بی نے کہا کہ اس صوبے کی Power چیف منسٹر، اس ہاؤس کی Power، Collectively چیف منسٹر کی Power سے بھی زیادہ ہوتی ہے کہ ہم اس Power کو اس طاقت کو صحیح طریقے سے استعمال کریں، اس لئے ہم وہ شفافیت لائے ہیں اور جیسے عنایت خان صاحب نے کہا تھا، ہم اس کو برقرار رکھیں گے، ہم اس کو بہتر کرینگے ہم اس کو Institutionalize کرینگے۔ اور End میں میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں، جو کامران نے کہا تھا، اس Point of view سے مجھے ضرور اختلاف ہے کہ یہ کوئی بڑا مظلوم صوبہ ہے، ہمارے ایشوز ضرور ہیں لیکن میرے خیال میں تو ہم فخر سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ خیبر پختونخوا ایک ایسا صوبہ ہے جو پورے پاکستان میں Reforms میں Lead کرتا ہے جو ڈیویلپمنٹ کو Lead کر رہا ہے، جس کے شہر شاید کراچی یا لاہور جتنے Develop نہ ہوں لیکن جن کی ڈیویلپمنٹ کی رفتار جو ہے، چاہے وہ پشاور ہو، ایبٹ آباد ہو، سوات ہو، ڈی آئی خان ہو یا ہمارے Rural areas ہوں، وہ باقی ملک سے کافی تیز چل رہے ہیں، تو میں تو کہتا ہوں کہ یہ ایک ایسا صوبہ ہے جس کے لوگ اگر پوری دنیا میں محنت کرنے کیلئے جا سکتے ہیں، ہمارے پہ Responsibility ہے اور ہمیں وہ Responsibility لینی چاہیئے، وہ یہ ہے کہ ہم پورے پاکستان کو Reforms کی ترقی کا راستہ دکھائیں اور یہ میرے خیال میں جناب سپیکر، ہماری Responsibility ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس Responsibility کو نبھانے میں ہاؤس میں Treasury benches بھی Help کریں گی، Opposition benches بھی Help کریں گی، میں امید کرتا ہوں کہ ہماری آگے بھی بجٹ پہ ڈیبیٹ اس ماحول میں ہو اور اسی مثبت طریقے میں ہو جس طریقے سے ابھی تک ہوئی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

(تالیاں)

جناب سپیکر: پریس گیلری کی نئی کابینہ کا آج الیکشن ہوا ہے، I congratulate, on my behalf and on behalf of Assembly, to the newly elected cabinet, the president Mr. Gulzar from Jang, Mr. Soor Dawar, General Secretary from Geo and Coordinator, Mr. Rizwan Sheikh also from Geo. The sitting is adjourned till 02:00 pm, Friday, 25th June, 2021.

(اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 25 جون 2021ء بعداز دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)